UNIVERSAL LIBRARY
OU_226612
UNIVERSAL LIBRARY

تنقیحات

OSMANIA UNIVERSITY
COLLEGE LIBRARY.

یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین

الحمد للہ کہ بتائید رب جلیل

رسالہ

ارمغان اسرائیل

۱۳ ھ ۲۰

مؤلفہ
شیخ محمد منظور الدین صاحب اکبرآبادی

باہتمام مجدد السنۃ مشرقیہ ابوادریس احمد حسن شوکت
در مطبع شوکت المطابع شحنۂ ہند و طوطی ہند
میرٹھ طبع گردید

195

تصحیح نامہ

جس طرح شال کشمیری مین پیوند ورفو کا ہونا ایک جوہر سمجھا جاتا ہے اوسیطرح مطبوعہ کتاب کی غلطیون کو قبل مطالعہ درست کرلینا ایک قابل قدر جوہر ہے مولف کی عدیم الفرصتی اور غیر معمولی عجلت کیوجہ سے مسودہ پر نظر ثانی نہوسکی اور اصل مسودہ بغرض طبع بھیجدیا گیا اسلئے کتابت مین غلطیان رہگیئن لہذا انکا تصحیح کرنا ضروری سمجھا گیا تاکہ فہم مطالب و معانی مین خلل نہ ہو فقط۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۸	اولو	اولی	۲۰	۱۷	نصعب	مصعب
۶	۱۶	نام	نام مشابہ نام	۲۱	۱۶	ربا کم	دیکم
″	۱۸	نصف	نصف	۲۲	۸	ابعد	ابعد قدرت
۸	۶	وائبل	روائبل	۲۵	۲	گھر	گھرکے
″	۱۴	جاے	جادر	″	۳	اگرکے	اگر
۹	۸	مین	ہین	″	۱۵	امان	مان
″	۱۸	وان	دان	۳۳	۷	آیایا	آیا
۱۲	۸	هونن	مومن	۴۰	۱۹	کراہی	کررہاہی
۱۳	۱۶	مین	ہین	۴۱	۱۳	اثردے	اثردہے
۱۸	۱۴	شاع	ساع	۴۳	۱	مورشن	موتین
″	۱۸	ایک	ایک	۴۵	۱۱	قربانی	قربانی
۱۹	۱۵	منہ	تہ	۵۰	۱۴	آخیر	اخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

ہست نخستین سخن ہر اثیم	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
آرم ازان بعد تحیت بکام	کین شود م باعث فوز مرام

الحمد للہ الذی اغرق الفرعون و الھامان و الصلوٰۃ علی سید المرسلین رسولہ الکریم الذی اخبر بفساد آخر الزمان و السلام علی آلہٖ و سایر اصحابہ الذی تلعو بنیان اھل البدع والبھتان

اما بعد خیر خواہ اہل اسلام الراجی الی رحمتہ رب العالمین محمد منظور الدین ابن شیخ محمد ظفر الدین ابن شیخ محمد اصلح الدین اکبر آبادی المدعو بمظھر الحق اصلح اللہ تعالےٰ حالہم واحسن مآلہم وامور دینہم و آلہم مدعا گذار ہے کہ علم تواریخ عجب برگزیدہ علم ہے سبحان اللہ خود کتب آسمانی خصوصًا ہمارے قرآن مجید و فرقان حمید میں تواریخی واقعات و قصص

موجود ہین پس تواریخی واقعات کا جاننا بے شائبہ امور دین مین داخل ہے تمام انبیاء کے حالات اور بعثت کے کوائف تواریخ ہی سے معلوم ہوئے ہین جنپر ایمان لانا فرض ہے - دنیا مین بہی ہمیشہ تاریخ دان مدام زیب مجالس سلطانی اور باعث حظ زندگانی ہوتا ہے اور تواریخ کے پڑہنے سے مسرت وخرمی اور اطمینان قلب اور انقلاب روزگار دیکھ کر عبرت وتنبیہ حاصل ہوتی ہے اسلئے ارادہ کرتا تہا کہ مین بطور یادگار کچہ لکہون مگر اپنی عدیم الفرصتی سے معذور تہا ایک شب القاء غیبی سے دل مین یہہ خیال آیا کہ بمقابلہ دیگر اذکار وتواریخ کے ذکر بزرگان دین خصوصًا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰة والسّلام کا ذکر افضل اور موجب نزول رحمت خداوند تعالی ہے اور جہان تک تواریخ پر نظر گئی اُس مین زیادہ تر واقعات عجیب وغریب خاندان اسرائیل مین پائے گئے حتی کہ خداوند تعالی جلشانہ نے بہی قرآن مجید وفرقان حمید مین انکا ذکر کہین بطور قصہ اور کہین بطور مثال ارشاد فرمایا ہے ؎

عند ذکر الصالحین الحق نزول رحمت است	جا بجا ذکر جوان مردان دین بسیار کن

اس لئے ابتداء سے انتہا تک اس خاندان کے واقعات تاریخ ایک نئی طرز پر لکہے اور قصہ پر تاریخ کو مقدم رکہا - گو یہہ کتاب تحریر عبارت اور الفاظ کی حیثیت سے اس درجہ کی نہین ہے کہ عالمون اور دانشمندون کی نزدیک کوئی وقعت اور قدر پیدا کرے مگر بسبب شمول حالات انبیاء علیہم الصلوٰة والسلام کے اگر اولوالابصار اس کو اپنی آنکھون مین جگہ دین تو لایق ہے -

علماء دین اور واقفان راہ یقین سے اُمید ہے کہ جو غلطی ہو گئی ہو اوسکی

اصلاح فرماوین یا عین عنایت سے چھپاوین ہدف ملامت نہ بناوین ۵

غلام ہمت آن صاحبان باکرمم	کہ بہ صواب بہ بینند وصد خطا پوشند

اور جو صاحب اِس کتاب کو ملاحظہ فرماوین وہ دعاء مغفرت سے یاد کرین کہ تبارک وتعالےٰ بطفیل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری اور تمام مومنین ومومنات ومسلمین ومسلمات کی مغفرت فرماوے۔ آمین ۵

استجب ہذا الدعا یا ربنا

بیا بی ہرچہ خواہی از خدایم	خدایا کن پذیرا این دعایم

مقدمہ دربیان فضیلت وآغاز معہ وجہ تسمیہ

خاندان اسرائیل

سورۃ الجاثیہ کے دوسرے رکوع مین اللہ جلت حکمتہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمین نے دی ہے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کھانے کو دین ہم نے ستھری چیزین اور بزرگی دی اونکو تمام جہان پر۔

واضح ہو کہ دنیا مین بنی اسرائیل کا خاندان ہمیشہ سب سے اعلیٰ اور فائق چلا آیا ہے اسرائیل نام حضرت یعقوب کا ہے عبرانی مین اسراء کے معنی بندہ اور ایل کے معنی اللہ ہین پس معنی اسرائیل کے عبداللہ ہوئے عبد بن حمید ابو مجلز سے روایت ہے کہ دراصل نام حضرت یعقوب کا جو آپ کے والد ماجد نے رکھا یعقوب تہا اس واسطے کہ حضرت یعقوبؑ وحضرت عیص توام پیدا

ہوئے تھے اور عیص پہلے پیدا ہوئے اور یعقوب بعد مین۔ یعقوب کے معنی
عبرانی مین پس آیندہ کے ہین اور یہ نام آپکا جوانی تک جاری رہا ایک روز
حضرت اسحاق مصروف بعبادت تھے اور حضرت یعقوب دروازۂ عبادتخانہ
پر بیٹھے تھے تاکہ وقت خاص مین غیر شخص نہ چلا آوے اور مناجات الٰہی مین
تشویش پیدا نہ ہو اتفاق سے ایک فرشتہ مقربان بارگاہ الٰہی سے بصورت
آدمی واسطے زیارت حضرت اسحاقؑ کے آیا اور چاہا کہ حضرت اسحاقؑ کے پاس جاوے
حضرت یعقوب اوس کو مانع آئے اور فرشتہ نے دست درازی کی مگر آپ نے
اوس کو اندر نہ جانے دیا حتی کہ حضرت اسحاق عبادت سے فارغ ہو کر باہر تشریف
لائے اور یہہ حال ملاحظہ فرمایا کہ حضرت یعقوب فرشتۂ مقرب سے جھگڑا کر رہے
ہین حضرت اسحاق نے اوس فرشتہ سے عذر کیا اور کہا کہ یہہ تم کو نہین پہچانتا
تھا فرشتہ نے حضرت یعقوب کو تحسین فرمائی اور کہا کہ ادائے حق خدمت ایسا
ہی چاہئے اور فرشتہ نے نام دریافت کیا حضرت اسحٰق نے کہا کہ اسکا نام
یعقوب ہے فرشتہ نے کہا کہ میری جانب سے اسکا نام اسرائیل کہین
کیونکہ اسراء کے معنی مرد برگزیدہ اور ائیل بمعنی خدا ہے اور یہہ صاحبزادہ
آپکا مرد خدا ہے کہ ہرگز کسی کا خیال وخوف نہین کرتا اوسوقت سے آپکا
نام اسرائیل مشہور ہوا اور یہ نام مشاہیر فرشتگان مقرب مثل حضرت جبرئیل
ومیکائیل کے ہے جب حضرت اسحاق کا زمانۂ وفات قریب پہونچا تو آپنے دونو
صاحبزادون کو مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال واسباب اپنا انصافا نصف
دونون کو تقسیم کر دیا حضرت اسحاق حضرت عیص کو زیادہ عزیز رکھتے تھے

اور اہلیہ حضرت اسحاق کی دختر حضرت لوطؑ کی تہین حضرت یعقوب کو زیادہ
عزیز رکھتی تہین ایک روز حضرت اسحاق نے حضرت عیص سے کہا کہ
خاص وقت پر تم آنا مین تمہارے لئے دعا کرونگا یہہ بات اُن کی اہلیہ
بہی سُن رہی تہین اونہون نے حضرت یعقوب کو حضرت عیص کا لباس پہنایا
اور فرمایا کہ اپنے والد ماجد کی خدمت مین جا اور حضرت عیص کی سی آواز بنا کر
کہہ کہ دعا کے واسطے حاضر ہوا ہون۔ حضرت اسحاق کو اخیر عمر مین ضعف
بصارت تہا جب حضرت یعقوب اس شکل ولباس سے حاضر ہوئے تو حضرت
اسحاق نے آپ کے واسطے دعا فرمائی جسکا یہہ مضمون تہا کہ حق تعالیٰ نبوت
کو تیری اولاد مین جاری رکہے تہوڑی دیر کے بعد حضرت عیص بہی آئے
اور دعا چاہی حضرت اسحاق نے فرمایا کہ خاص وقت پر تم آئے تہے اُس
وقت تمہارے لئے دعا کرچکا ہون حضرت عیص نے کہا کہ مجہے خبر بہی نہین
بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ وہ برکت دعا حضرت یعقوب کے حصہ کی
تہی تب حضرت اسحاق نے حضرت عیص سے فرمایا کہ اب تم دوسری
وقت آنا چنانچہ دوسرے موقعہ پر آپ نے حضرت عیص کے لئے دعا
فرمائی کہ حق تعالیٰ بادشاہون کو اوسکی اولاد سے پیدا کرے حضرت
اسحاق نے اپنی وفات کے وقت دونو صاحبزادون کو وصیت فرمائی
لیکن مسجد اور سجادگی حضرت یعقوب کو دی اس لئے حضرت عیص کو
حضرت یعقوب سے رنج پیدا ہوا اور بعد وفات حضرت اسحاق کے
تمام مال پر حضرت عیص قابض ہوئے اور خلایق بہی حضرت عیص کی

جانب رجوع ہوئی اہلیہ حضرت اسحاق نے یہہ حال دیکھ کر حضرت یعقوب
کو اجازت دی کہ تم میرے بھائی لابان کے پاس جاؤ وہ مرفہ الحال اور
مالدار ہے اور اوسکے لڑکیان زیادہ ہین حضرت یعقوب لابان کے پاس
گئے لابان نے سب حال دریافت کرکے کہا کہ تم میرے بیٹے ہو اور
گھر کا سب کاروبار اونکے سپرد فرمایا اور اپنی بڑی بیٹی یعنی لیّان سے
اون کی شادی کردی جس سے یہودہ وائیل شمعون لاوی
محروں زبالون چھ صاحب زادے پیدا ہوئے اور اوسکے بعد
لیّان نے قضا کی لابان نے اپنی دوسری بیٹی راحیل سے شادی
کردی اب عمر حضرت یعقوب کی چالیس پر پہونچی اور آپ پر وحی نازل
ہوئی اور آپ پیغمبر کئے گئے اور ہدایت ہوئی کہ جانب کنعان جاکر
دین ربانی کی وہان کے لوگون کو دعوت کیجئے آپ نے یہہ سب حال لابان کے
حضور مین عرض کیا لابان سجدۂ شکر بجالایا اور کہا کہ ہرچند تمہاری اور اپنی
بیٹی کی جدائی مجھپر بہت شاق ہے مگر میری رضامندی پر سبحانہ تعالی کی
رضامندی مقدم ہے جو کچھ مال تم کو چاہیے ہمراہ لے جائیے حضرت
یعقوب نے کہا کہ مجھے کسی اسباب و مال کی ضرورت نہین مگر میری اہلیہ
اور اولاد میری ساتھ کردیجئے لابان نے اپنی بیٹی کو معہ اوس کی اولاد
کے رخصت کردیا اور پانسو راس گوسفند اور پانچسو راس گاؤ اور پانسو
راس شتر اور پانچسو راس گھوڑے اور پانچسو راس استر اور بہت سی
غلام واسطے خدمت اور حفاظت جانوران کے اور نقد و پوشاک وغیرہ

کثرت سے مال ساتھ کر دیا اور حضرت یعقوب کنعان کو روانہ ہوئے جب حضرت
عیص کو آپ کے آنے کی خبر پہونچی تو نہایت جوش مین مقابلہ کے لئے طیار
ہوئے اور بالآخر دریافت حال ہونے پر بخندہ پیشانی ملاقات کی اور بادب
تمام آپ سے استدعا کی کہ حق تعالی نے آپ کو نبوت سے مجھ پر بزرگی
دی ہے میرے لئے دعا کیجے کہ پیغمبر میری اولاد سے بھی ہون حضرت
یعقوب نے آپ کے لئے دعا کی اور کہا کہ تمہاری اولاد مین پیغمبر
پیدا ہوگا جسکا نام ایوب ہوگا اور اسکندر رومی ذوالقرنین حضرت
عیص کی اولاد سے ہین بقول نظامی رح سہ نیا زادہ عیص و اسحاق بود
اور آخر حضرت عیص حضرت یعقوب سے نہایت شایستہ طور پر رخصت
ہوئے اور حضرت یعقوب کنعان پہونچکر احکام الہی کی ہدایت فرماتے
رہے اور وہین حضرت یوسفؑ اور بنیامین پیدا ہوئے حضرت یوسفؑ
دو برس کے تھے کہ آپ کی والدہ راحیل حالت اضطراب و بیقراری
دردزہ مین جنگل کی طرف گئین جہان بنیامین پیدا ہوئے اور اوسی
وقت راحیل نے انتقال فرمایا چونکہ بنیامین جانب یمین یعنی دست
راست اپنی والدہ کے پائے گئے تھے اس لئے نام بنیامین ہی مشہور
ہوا لایان نے یہہ حال سنکر چھوٹی بیٹی زلفہ نامی کو بہت جہیز کے ساتھ
حضرت یعقوب کی خدمت مین بھیجدیا جس نے حضرت یوسف اور
بنیامین کی پرورش کی اور وان بعباد ایک دختر اوس
سے پیدا ہوئے اور جب اوس نے انتقال کیا تب لایان نے

نامی لڑکی حضرت یعقوب کی خدمت کے لئے بھیجدی جس سے
حروفان[۱۱] اشر فحتا[۱۲] پیدا ہوئے حضرت یعقوب کے کل بارہ بیٹے
تھے اور ہر ایک سے ایک سبط عظیم پیدا ہوا اور خطاب بنی اسرائیل ہین
وہ کل بارہ سبط شامل ہین تعداد انبیاء مرسل کی خداوند تعالی ہی
جانتا ہے مگر مشہور ایک لاکھ چوبتیس[۳۴] ہزار ہین حاکم ابن عباس
سے روایت ہے کہ تمام انبیاء مذکورہ بن اور مشہور ہین خاندان بنی
اسرائیل مین گذرے ہین بہ استثناء دس انبیاء ذیل کے جن مین سے
بھی بعض اجداد بنی اسرائیل سے ہین - حضرت یعقوب اسرائیل
حضرت شعیب برادر چچازاد یوسف حضرت اسحاق والد یعقوب
اسرائیل حضرت اسمعیل برادر اسحاق حضرت ابراہیم خلیل اللہ
جد حضرت یعقوب حضرت لوط برادر چچازاد حضرت اسحاق حضرت
صالح حضرت ہود جد ابراہیم خلیل اللہ حضرت نوح جد حضرت
ہود جناب خاتم الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ طبیبا لقلوبنا شفیعا
لذنوبنا صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے مولانا و محدثنا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب
اپنی تفسیر فتح العزیز مین تحریر فرماتے ہین کہ ابتداء حضرت یعقوب
سے انتہا حضرت عیسی روح اللہ تک چار ہزار پیغمبر بنی اسرائیل
مین مبعوث ہوئے ہین اور اسی وجہ سے اس خاندان کو شجرۃ الانبیاء
کہتے ہین یعنی اون اولوالعزم پیغمبرون مین بعض بصورت بادشاہ گذرے

ہین مثل حضرت داؤد و حضرت سلیمان کے ان حضرات کی سلطنت روئے
زمین پر ایسی شان و شوکت سے گذری ہے کہ دوسری نہ گذری اور نہ گذریگی
اور بعضے بصورت وزرا و مشیران مملکت مثل حضرت شموئیل اور بعضے
بصورت علما و مشائخ مثل حضرت زکریا و حضرت یحییٰ اور بعضے بصورت
زہاد ہوئے ہین مثل حضرت یونسؑ علیہ السلام کے اور توریت و زبور و
انجیل و دیگر صحائف الٰہیہ بکثرت اس خاندان مین نازل ہوئے ہین اور
بادشاہان عادل و عالمان باعمل اون مین پیدا ہوئے اور مہبط وحی الٰہی و مخزن
کتب آسمانی اور دانایان اسرار احکام شرعیہ و واقف اوضاع و اطوار انبیاؑ
ہوئے ہین اور نزول ملائکہ کے زمانہ کی ابتدا حضرت یعقوب سے زمانہ
پیغمبر آخر الزمان صلعم تک اسی خاندان مین رہی اور یہہ فضیلت اور بزرگی
اس خاندان کی تمام موجودات عالم پر فایق و اعلیٰ رہی ہے اور بجز اس
خاندان کے دوسرے فرقہ کے لئے قرآن مجید فرقان حمید مین خطاب
فضلنہم علی العالمین کا نہین آیا اور یہہ بزرگی سب سے اعلیٰ ترین بزرگی
ہے خداوند تعالیٰ نے اون بزرگون کے حالات سے مُصحف مجید کو معمور
فرماکر اپنے حبیب پاک صلعم پر بطور تاریخ نازل فرمایا جس سے ظاہر ہے
کہ علم تاریخ کو کیسا مرتبہ عالی حاصل ہوا چنانچہ سورہ نمل مین ارشاد ہوا
کہ اِنّ ھٰذا القراٰن یقص علیٰ بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون
و انہٗ لھدیً و رحمۃ للمؤمنین اور ذیل کی چوبیس سورتون مین کہین
مجملاً اور کہین مفصلاً واقعات و حالات اس خاندان کے نصیحتہً ارشاد

فرمائے ہین۔ سورۂ بقر ۱ سورۂ آل عمران ۲ سورۂ نساء ۳
سورۂ مائدہ ۴ سورۂ انعام ۵ سورۂ اعراف ۶ سورۂ یونس ۷
سورۂ ھود ۸ سورۂ یوسف ۹ سورۂ ابراھیم ۱۰ سورۂ ۱۱
بنی اسرائیل سورۂ کہف ۱۲ سورۂ مریم ۱۳ سورۂ طہٰ ۱۴
سورۂ الانبیاء ۱۵ سورۂ مومنون ۱۶ سورۂ ۱۷
شعراء سورۂ نمل ۱۸ سورۂ قصص ۱۹ سورۂ صافات ۲۰ سورۂ ۲۱
مومن سورۂ زخرف ۲۲ سورۂ دخان ۲۳ سورۂ جاثیہ ۲۴
سورۂ نازعات ۲۵ خداوند تعالیٰ نے اس خاندان کو بہت سے اوصاف
سے مخصوص کیا تھا چنانچہ کوئی پیغمبر سابقین سے ایسا نہین گذرا جس کے
دو نام قرآن مجید مین آئے ہون مگر حضرت یعقوب کو اسرائیل اور حضرت
عیسیٰ کو مسیح فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے اس خاندان کے بارہ قبیلون
کے لئے ایک پتھر سے بارہ چشمے ہر سبط کے لئے جُدا جُدا مرحمت فرمائے
وہ پتھر ہر جگہ ساتھ جایا کرتا تھا اور منّ و سلویٰ ایک کثیر چالیس سال کے
زمانہ تک نازل فرمایا حضرت موسیٰ کو اسی خاندان مین پیدا کرکے دشمنون
کے ہاتھ سے انکی پرورش کرا کے ظلم و ستم فرعون سے اوس تمام خاندان
کو بچایا اور دریائے نیل اور دریائے یرن کو ساکن اور اوس کے درمیان سے
راستہ خشک عطا فرمایا اور ملک شام کی سلطنت عطا فرمائی اس کے
علاوہ اور بھی بڑی بڑی نعمتین ابر رحمت کی طرح عنایت فرمائین ۵

قوم موسیٰ جو تھے بنی یعقوب	اہل تفسیر سے ہے یون مکتوب

اونہیں موسیٰ کو جب کیا پیدا / اور توریت کا نزول کیا
قوم موسیٰ سے تہے جو خاص و عام / بہیا فرعون سے چہوڑا کے بشام
ثانیاً تشتی نیل جس سے سب / بچ گئے غرق سے بحکم رب
رابعاً پہیرنا تہا پتہر کا / جس سے بارہ عیون ہوئے پیدا
تہے جو یعقوب کے پسر بارہ / ہوئے جاری وہ چشمے بہی بارہ
آل ہر ایک کی پچاس ہزار / اہل تحقیق کر گئے ہین شمار
خامساً ابر کا وہ سایہ تہا / وہ جو گرمی ہین اونپہ آیا تہا
اور تم پر اوتارا کہپرا کدم / من و سلویٰ بہی دشت ہین پیہم
اور ہم نے اوٹھایا تم پر طور / کہ وہ تہا ملک شام ہین مشہور
اور پہر اون کو یہہ کیا ارشاد / جا کے ہو ملک شام ہین آباد
کئے درجے یہ حق نے اون کو عطا / حبّذا حبّذا اُصلّ علیٰ

حضرت یوسف صدیق اللہ علیہ السلام

اللہ صاحب نے سورۃ المومن ہین ارشاد فرمایا کہ البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف پہلے اس سے ساتھ دلیلون کے پس ہمیشہ رہے تم بیچ شک کے ۔ اصح قول یہہ ہے کہ یوسف سے مراد حضرت یوسف صدیق اللہ بن یعقوب اسرائیل علیہما السلام ہین باقی عجیب و غریب حالات اور مفصل ذکر خیر آپکا سورہ یوسف ہین موجود ہے آپکے قصہ اور حالات کو خداوند تعالے نے احسن القصص فرمایا ہے علمار منصف بدین و فضلاء متاخرین بزرگان

دین نے آپکے حالات کو بہت کثرت سے نظم و نثر عربی و فارسی و ہر زبان مین لکہا ہے اور اونکے شرح و تفسیر تصنیف و تالیف کی ہین جن کے پڑہنے سے نیک کامون کی محبت اور گناہون سے عصمت اور طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے - یوسف مشتق ہے اسف یا اسف سے اول بکسر سین بمعنی بندہ و دوم بفتح سین بمعنی اندوہ پس یوسف کے معنی بندۂ اندوہ گین ہوئے - حکمت یہہ تہی کہ سبحانہ تعالی نے بندگی اور رنج آپکا حصہ کیا تہا اسیوجہ سے آپکا یہہ نام تا قیامت جاری رہیگا ؎

لکہا ہے وہ یوسف نبی الہ — بلاشبہ تہے خاصۂ بارگاہ
خدا کی طرف سے بہی تحقیق ہے — خطاب انکا جبہی تو کہ صدیق ہے
کبہی وہ اکیلے نہ کہاتے طعام — ہوا حسن اسواسطے انکا نام

مفسرین نے لکہا ہے کہ جسوقت حضرت یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے آپ کے حسن و جمال سے تمام زمین و زمان آسمان و مکان در و دیوار تک سب روشن ہو گئے تہے ملایک اوس فرحت و خوشی مین تسبیح پروردگار خالق النہار پڑہتے تہے اور ہر جگہ آپ کے تولد کی بشارت ملائکہ مقربین نے سنادی تہی - آپکا جسم اطہر سراپا نمونۂ قدرت الہی و جمال مبارک نمونۂ لطافت و صنعت بارگاہ سبحانہ تعالی کا تہا ؎

بوقت ولادت جو کہولی پلک — گئی حسن کی آسمان تک چمک
تولد سے انکے یہہ برکت ہوئی — گیا قحط اور سب کو فرحت ہوئی
درختون پہ کلیان ہوئین سب نمود — ہوا پانی ہر چار وان زود زود

ہوئے خوش وہاں کے وحوش و طیور	کیا قدرت حق نے اس جا ظہور
فرشتوں نے صف باندہ کر یوں کہا	کہ اللہ خالق ہے اس نور کا
فرشتے خوشی کے پھرے جابجا	یہہ مژدہ سنایا ہر اک شے کو جا
پہاڑوں میں سر جا گئے پھول کھل	خوشی سے کھلے جن و انسان کے دل

روایت معتبر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے دس حصے فرمائے نو حصے حضرت یوسف ع کو اور ایک حصہ تمام عالم کو عنایت ہوا اس سے حسن یوسف کا اندازہ کر لینا چاہئیے یعنی چشم تماشا حسن پُر انوار کے دیکھنے کی تاب نہ لا سکتی تھی آپ بشکل آدم ع تھے مگر از بس حسین تھے

ازان خوبی کہ باشد دلبران را .	وہ اور ا بخش دیا مصر دیگران را

ہمارے رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ہمارا بھائی یوسف کریم ابن کریم ابن کریم ہے یعنی حضرت یوسف ع کے والد حضرت یعقوب اسرائیل اور دادا حضرت اسحاق ع اور پردادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے یہ خوبی پشت بہ پشت کریم ہونیکی اوروں کو حاصل نہیں حضرت یوسف کا ایک گھوڑا مر گیا تہا وہ پھر آپکی دعا سے زندہ ہوا۔ ریان بادشاہ مصر و فرعون موسیٰ آپ پر ایمان لایا تہا۔ سات برس مصر میں قحط رہا آپ نے اُس قحط میں انتظام فرمایا تہا خلایق نے اول سال محصول زراعت جو جمع کر رکھا تہا وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا دوسری سال نقد اور سونا و چاندی روپیہ اشرفی سبھی تیسرے سال زیور و فرش فروش اور برتن غلہ کی قیمت میں دے

چوتھے سال غلام اور چارپائے بیچ کر غلہ لیا پانچوین سال زمین اور حویلی دے کر جان بچائی چھٹے سال زن و فرزندون کو کہ میوہ دل اور مایۂ جان تھی بیچکر جوار و گیہون خریدے۔ ساتوین سال سب نے اپنے نفوس نفیسہ کو یوسف کے ہاتھ بیچکر خط غلامی لکھ دیا اُسوقت گنج خزانہ اس قدر جمع و مہیا ہوا تہا کہ ملوک قدیم کے خزانون مین اسکا دسوان حصہ بہی نہ تہا۔ جب مدت قحط گذر گئی اور غلہ نے ارزانی شروع کی اور قحط سے خلاصی ہوئی اوسوقت تو آپ کی صلاح دولت یہہ ہوئی کہ اب مصر کے لوگون کو جو ذلت بندگی پر گرفتار رہین آزاد کیا جائے اور اُنکی غمگین خاطر کو شاد کیا جائے تاکہ آثار احسان صفحہ زمین پر تا قیامت باقی رہین۔ چنانچہ تمام اہل مصر کو جو یوسف کی بندگی کا حلقہ کان مین رکھتے تھے آزاد کر کے زمین اور حویلی اور باندی اور غلام اور مویشی اور اپنی طرف سے کچھ اور دے کر اُن کو اپنے احسان کا غلام بنایا

کیا مین نے آزاد سب کو تمام	دیا مال و اسباب سب لاکلام

اور آپ بادشاہ مصر کے ہوئے اور بعہد سلطنت مصر کے آپکا عقد بحکم خدا تعالےٰ حضرت جبرئیلؑ نے راعیل عرف زلیخا دختر بادشاہ طیموس سے کیا والدہ زلیخا یعنی اہلیہ بادشاہ طیموس کا نام عظریفیہ بنت جندع بن عمرو تہا اوس سے آپکے گیارہ صاحبزادہ ہوئے اور یہ سب نبی ہوئے چنانچہ حضرت یوشع نبی بن نون بن افراہیم اولاد حضرت یوسف صدیق سے ہین ایک پہاڑ کی چوٹی پر جو جانب مشرق شہر مصر سے ملی ہوئی ہے

جہان حضرت زلیخا نے آپ کے انتظار مین رفع وحشت کے لئے مقام کیا تہا وہان حضرت یوسف ؑ نے ایک قلعہ مستحکم اور مسجد اور حمام بنوایا تہا جو اس وقت تک موجود ہے مگر اوس مسجد کا قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور حمام ٹوٹ گیا ہے اوسکا ایک ستون ہنوز دروازہ کے آگے پڑا ہے جو تین آدمیون کے آغوش مین آتا ہے اور اس قلعہ کی مرمت و ترمیم متفرق سلاطین کے زمانہ مین ہوئی محمد علی شاہ نے اُس کو بہت خوب درست کیا تہا کاغذ کا ایجاد ہونا حضرت یوسف سے ہے حضرت یعقوب آپ کے فراق مین ۲۸ رمضان المبارک کو نابینا ہو گئے تھے ؎

یعقوب چہل سال زہجران بگریست	نابینا شد تو درد چندان بگریست
سوز دل او کسے چہ داند کہ چہ بود	او داند و آنکس کہ زہجران بگریست

حضرت یوسف نے اپنا پیراہن جو مہجورون کا باعث نجات اور رنجورون کا وسیلہ شفا تہا یہودا کے ہاتھ حضرت یعقوب ؑ کے پاس بہیجا اوس پیراہن کو جسم پر ڈالتے ہی حضرت یعقوب فی الفور بینا ہو گئے حضرت یوسف نے حضرت یعقوب کو کنعان سے مصر مین بُلایا اور بھائیون کی خطا جس کے سبب اپنے والد ماجد سے جدا ہوئے تہے معاف کی اور ہر ایک بہائی کے لئے مکانات دلکشا طیار کرائے اور وجہ معاش مقرر کر دی۔ وہ بھیڑیا جس پر آپ کے بھائیون نے آپ کے کھا لینے کا الزام لگایا تہا اور اوس نے آپ کے بھائیون کو

چھوٹا کیا تہا داخل جنت ہوگا۔ چوبیس [۲۴] برس تک حضرت یعقوب نے
بمقام مصر حضرت یوسف کے وصال سے ایام جدائی کا تدارک حاصل
کیا۔ آخر بحکم رب الجلیل حضرت اسرائیل نے حضرت یوسفؑ کو
اپنا ولیعہد فرمایا اور بعد ۳۵۲۰ سال ہبوط آدمؑ سے ہمائے بلند
پرواز روح کو میدان قرب خداوندی مین بہیجا۔ حلیہ حضرت یعقوب
کا یہ ہے کہ صورت سپیدی مایل بحمرت متواضع - لب زیرین پر
خال تہا۔ بعد چندے ایک روز حضرت یوسفؑ نے شب کو تنہائی مین
مناجات کی کہ اے کریم کارساز و اے خدائے بندہ نواز تونے مجھے
عز و جاہ عطا فرمایا اور اوج عزت پر بلند فرمایا اب مرغ روح کو قفس
جسم سے گلشن رضوان مقام ابراہیم مین پہونچا دے بعد یقین ہونے
قبولیت دعا کے یہودا کو جس کے پیشانی سے فراست ظاہر تھی بنی
اسرائیل اور خاندان خلیل کی امارت و ریاست بخشی اور آپ
عالم قدس کو روانہ ہوئے اور قیامت تک اُن کے احوال فسانہ ہوئے
چنانچہ خلیل الرحمن جس کو کنعان کہتے ہین اور قدس سے چھہ شاع
جانب جنوب پہاڑ کے نشیب مین واقع ہے اور اُس کی مسجد مین
حضرت اسحاقؑ و بیبی رقیہ کے دو قبہ ہین اور مسجد کے محاذ مین حضرت
ابراہیم خلیل اللہ اور اوسکے مقابل مین حضرت سلیمان کے مقبرہ
کے ایک مکان مین حضرت یعقوب و حضرت یوسف علیہما السلام کے
مزار کے دو قبہ بنے ہین اور ان جملہ مزارات پر غلاف مخمل زر دوزی کے

ہوئے ہین خلیل الرحمن قدس سے چھوٹا ہے مگر مکانات پختہ و باغات کثرت سے آباد ہین ایک پیسہ کے ۳۰۔۴۰ انجیر اور آدہ سیر سے زیادہ انگور بکتے ہین ۔ خدا اگر توفیق خیر رفیق عنایت فرماوے تو ان مقدس اور خدا دوست برگزیدۂ خلایق بندون کے پاک مزارات کی زیارت سے نور ایمان حاصل کرے اور وہین مرنا دار النعیم سمجھے الہی تو مجھے اُنکے مزارات کی خاک کے ذرے آنکھون سے ملنا نصیب کر آمین فاطر السموات والارض انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین ۔ اللھم اسلکنی فی سبیلک و اجعل موتی فی بلد رسولک آمین ۔

کہا جبرئیل نے حق سے آ
لیا سُنکے یوسف نے سر کو جھکا
کہ کہتا ہے اس طور سے تیرا رب
زلیخا تھی بوڑھی جوان ہے یہ اب
دیا اس کو پہلا سا حسن و جمال
تھی کافر ہوئی مومنہ باکمال
یہہ سب واسطے تیرے ہئے کیا
پھر انکار کی اس سے ہے وجہ کیا
یہہ کہکر جو جبرئیل پاس آ
زلیخا سے بازو کو اپنے ملا
ہوا اور بہی حسن اوسکا دوچند
فروزان ہوئی منہ سے بہی چاند
نہ آنکھون سے دیکھا نہ کانون سُنا
اُسے دیکھ حورون نے سر کو دُھنا
پھر اک روز روح الامین نے صبح
کیا آکے دونون کا عقد نکاح
زلیخا سے یوسف کے گیارہ پسر
تولد ہوئے اس کو باور تو کر
حمل پانچ ہین دس ہوئی گر حساب
کہ برج حمل کے تھے وہ آفتاب

حمل ایک سے ایک پیدا ہوا		یہہ گیارہ کے گیارہ ہوئے انبیا

حضرت موسیٰ کلیم اللہ و حضرت ہارون علیہما السلام

سورۂ صافات میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمنے احسان کیا موسیٰ اور ہارون پر اور بچادیا اون کو اور اون کی قوم کو اوس بڑی گھبراہٹ سے اور اون کی مدد کی تو رہے وہی زبر اور دی اون کو کتاب واضح اور سوجہائی اون کو سیدہی راہ اور باقی رکھا اون پر پچھلی خلق مین کہ سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنیوالون کو دونو ہین ہمارے ایماندار بندون مین سے ۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

حضرت موسیٰ ہارون بڑے پیغمبر و مقرب بارگاہ الٰہی تھے اور اون کی مرتبت اور بلندی منزلت کا بیان حد سے باہر ہے۔

قبل اس کے کہ حضرت موسیٰ کا ذکر لکھا جائے کچھ حال عداوت فرعون و فرعونیان کا جو فرقہ بنی اسرائیل سے تہا لکھنا ضرور ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی تکلیف دور کرنے کے لئے اون کی دعا پر موسیٰ کی پیدایش کی خبر دی تہی فرعون لغت قبطیان مین بادشاہ کو کہتے ہین اصل نام اوسکا لاطیس ولد کا تم تہا اور اہل آثار نے اوس کا نام ولید بن منصعب لکھا ہے۔ اور یہہ بھائی قابوس کا

تہا بعد انتقال حضرت یوسفؑ اور فوت ہونے قابوس کے یہہ ملک مصر کا بادشاہ ہوا اور چار سو برس تک بادشاہت کی اور کبہی بیمار نہین ہوا اوس نے ارادہ کیا کہ سب اراکین مصر کو وزیر سے لیکر اُمرا اور رعایا تک تکلیف دیجیے تا کہ اوس کو سجدہ کرین چنانچہ پہلے جس نے اوس کو سجدہ کیا وہ ہامان اوس کا وزیر تہا بعد اوس کے دیگر امرا و اعیان نے اوس کو سجدہ کیا اور جو لوگ پایۂ تخت سے دور رہتے تہے اون کے واسطے اپنی تصویر سونے کی بنا کر تخت ہائے عاج و آبنوس و چاندی پر نصب کی اور کنارہ ہائے تخت پر درخت ہائے طلائی جن کے پتے زمرّد کے تہے لگائے اور درختون کی شاخون مین چاندی کے جانور بنائے جن کی چونچ جواہرات نفیس کی تہی اور ہر ایک جانور مین اپنی تصویر چسپان کی تہی جب تخت کو لوگ جا کر حرکت دیتے تہے تو جانور کے شکم سے آواز آتی تہی کہ اے اہل مصر فرعون تمہارا خدا ہے اوس کو سجدہ کرو۔ گانون اور قصبون کے لوگ اوسکی آواز سنکر بے اختیار سجدہ کرتے رسومات کفر و ضلالت جو حضرت یوسف علیہ السلام کی وجہ سے معدوم ہو گئین تہین اوس نے از سرِ نو زندہ کین اور انا ربکم الاعلیٰ کی ندا دی اور تمام اہل مصر نے فرعون کی پرستش شروع کر دی مگر بنی اسرائیل نے اوس طریقہ ناپسندیدہ سے مخالفت کی۔ اور سجدہ نہ کیا تب فرعون نے سرداران بنی اسرائیل کو طلب کر کے کہا کہ تم زندگی سے بیزار ہو اگر مجکو سجدہ نہ کرو گے تو

طرح طرح کے عذاب دون گا اور بنی اسرائیل کو ڈرایا سرداران
بنی اسرائیل نے اپنے فرقہ سے کہا کہ عذاب فرعون ایک ساعت کا ہے
اور عذاب خداوند تعالی ہمیشگی کا ہے بہتر ہے کہ عذاب فرعون پر
صبر کیا جائے ۔ مگر اوس کو سجدہ نہ کرنا چاہئے ۔ تب فرقہ بنی اسرائیل
نے مضبوط ہو کر فرعون سے کہا کہ سجدہ بجز خداوند تعالی کے دوسری
کو لازم نہین ہم تجھکو ہرگز سجدہ نہ کرین گے جو چاہے سو کر تب
فرعون نے دیگہائے مسی و آہنی مین روغن زیتون وگوگرد ڈال کر آگ
سے گرم کیا اور جب روغن جوش مین آیا تو بنی اسرائیل کو اُن دیگون مین
جلانا چاہا او نھون نے ہرگز سجدہ نہ کیا اور صبر قبول کیا بنی اسرائیل
کہتے تھے ہمارا دہ خدا ہے جو ابراہیمؑ و اسحاق و یعقوبؑ و یوسفؑ
علیہم السلام کا تھا ہم اپنے خداوند تعالی پر ایمان رکھتے ہین حتی کہ ایک
جماعت کثیر کو جلا کر شہید کیا اگر یہ اپنی شریعت پر قایم رہے وزیر نے
فرعون سے عرض کیا کہ اس وقت مہلت دینی چاہئے تاکہ سوچ سمجھکر
حکم قبول کرین اوس وقت فرعون بنی اسرائیل کے جلانے سے رُکا
اس عرصہ مین فرعون نے تین رات متواتر خواب ہاے متوحش و خوفناک
دیکھے کہتے ہین کہ ایک آگ اوس نے دیکھی کہ شام کیطرف سے پیدا ہوئی
جو تمام شہر مصر اور ملک قبطیان کو جلاتی ہے اور جب محلہ بنی اسرائیل
مین جاتی ہے تو کسی کو نہین جلاتی اور محلہ بنی اسرائیل سے ایک بڑا
اژدہا نکلکر فرعون پر دوڑا اور اوسے تخت سے گرا دیا فرعون اس

خواب کی ہیبت سے ڈرا اور کانپا صبح کو معبرون اور منجمون کو جمع کر کے
خواب کی تعبیر چاہی سب نے کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا
جو تیری سلطنت کے زوال کا باعث ہوگا اور قبطیون کی سلطنت کی
بیخ و بنیاد اوکھاڑے گا فرعون نے تعبیر سنکر کوتوال شہر کو بولا کر حکم
دیا کہ ایک ہزار پیادہ خاص محلہ بنی اسرائیل مین تعینات کرو اور ہزار
قابلہ اونکے ہمراہ کردو کہ محلہ بنی اسرائیل مین تلاش رکھین کہ جس گھر مین
لڑکا پیدا ہوا اوس کو مار ڈالین اور لڑکی کو زندہ چھوڑ دین چنانچہ دو سال یہہ
ظلم جاری رہا لاکھ ۹ لاکھ بچے قتل ہوئے تیسرے سال نجومیون نے
فرعون سے کہا کہ نطفہ تمہارے دشمن کا فلان رات کو قرار پاوے گا چنانچہ
اوس نے منادی کرا دی کہ بنی اسرائیل کے تمام مرد آج شہر سے
باہر جمع ہون اون کا قصور معاف کرون گا۔ چنانچہ بنی اسرائیل شہر
سے باہر چلے گئے اور فرعون نے خیال کیا کہ آج شہر مین رہ کر اپنی منکوحہ
سے صحبت کیجیئے تاکہ مولود موعود اوس کی صلب سے پیدا ہو اس
ارادہ پر عمران کو جو حضرت موسیٰ کے والد اور بڑے مقرب سردار
اولاد لاوی سے تہے واسطے نگہبانی کے مقرر کیا شب کو جب
عورتین محل مین آئین اون مین سے عمران مذکور نے اپنے قبیلہ
کو جس کا نام عایذ تہا اپنے پاس رکھ لیا اور وہ حضرت موسیٰ سے حاملہ
ہوئین۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جو پیغمبر باپ کی پشت سے
جدا ہوتا ہے تو ستارہ اوسکا اوسی شب آسمان پر ظاہر ہوتا ہے

کہ بنی اسرائیل سے پیدا	ہووے بیدار بخت اک بیٹا
کرے قبطی کو تاخت اور تاراج	زور سے اونکا ملک لے اور راج

چنانچہ نجومیون نے اوس وقت ستارۂ جدید پیغمبر کا ستارہ آسمان پر دیکھکر شور و غل مچایا جس سے فرعون پر رعب غالب ہوا اور تمام رات نیند نہ آئی۔ حضرت موسیٰ ع کی والدہ فرماتی ہین کہ کوئی آثار حمل کسے نمودار نہین ہوئے اور اسی وجہ سے فرعون کی کوئی دایہ اونپر مقرر نہ ہوئی حالانکہ دائیان ہر روز گھر مین اور پیادے دروازہ پر واسطے دریافت و اطمینان کے آتے تھے۔ چنانچہ حادثہ ۵۷۵ سال بعد ابراہیم ع کی شب کو حضرت موسیٰ پیدا ہوئے وقت پیدایش دایہ نے حضور کو دیکھا تو اوسے بے اختیار محبت پیدا ہوئی اور ہرچند چاہا کہ اون کو مار ڈالے لیکن نہو سکا آخر آپ کی والدہ سے عرض کیا کہ میرا ہاتھ مارنے کو نہین اوٹھتا۔ کیا تدبیر کیجئے آپ کی والدہ نے فرمایا کہ پڑوس مین ایک شخص نے بکری ذبح کی ہے اوس بکری کا گوشت دیگچی مین ڈالکر پیادون کو دیکھایا جائے کہ اس گھر مین لڑکا پیدا ہوا تھا اوس کو مار ڈالا صبح کو پیادے بنا بر تحقیق آئے اور دایہ نکلی اور پیادون کو ایک سربستہ دیگچی دکھائی کہ لڑکا اس گھر مین پیدا ہوا تھا مین نے اوس کو مار ڈالا۔ اور جنگل کو لئے جاتی ہون پیادون کو دائیون پر اعتماد کلی تھا اس لئے زیادہ تحقیق نہ کی اور حضرت موسیٰ گھر مین رہے لیکن نجومیون نے جمع ہوکر فرعون کو خبر دی کہ لڑکا متذکرہ پیدا ہوگیا ہے اور ستارہ

اوس کا نکلا ہے خبردار رہیئے تلاش کرنا چاہیئے فرعون نے کوتوال پر تاکید اور پیادون پر بڑی سختی کی پیادون نے کہا کہ بجز ایک گھر کسی گھر بچہ دریافت نہین ہوا اور دایہ کے کہنے پر اعتبار کیا ہے۔ اگر کہے فرمایئے تو گھر مین جاکر پوری تلاش کیجاوے اور دائیون پر اطمینان نہ کیا جاوے۔ کوتوال نے کہا کہ فورًا جاؤ اگر لڑکا چھپا ہے تو معلوم ہوجائیگا حضرت موسیٰ اسوقت اپنی بہن مریم کی گود مین تھے جب اونہون نے دیکھا کہ پیادے شور کرتے گھر کے اندر آتے ہین تو آپ کو جلتے تنور مین ڈالدیا تاکہ تمام گھر کے لوگون پر آفت نہ آوے اور وہ بظاہر بچ نہ سکتے تھے اور اون کی موجودگی مین سب پر الزام تہا پیادون نے تمام گھر تلاش کیا مگر کہین لڑکا نہ پایا اور چونکہ تنور جل رہا تہا اوسکا خیال نہین کیا اور بعد تلاش چلے گئے آپ کی والدہ اس واقعہ دردآمیز سے نہایت ازخود رفتہ ہوگئین بعد افاقہ کے لڑکی سے پوچھا کہ لڑکے کو کہان ڈالدیا اوس نے کہا کہ اس تنور مین ڈالدیا ہے والدہ سخت رنجیدہ تنور کی طرف آئین اور دیکھا کہ شعلے آگ کے تنور سے نکلتے ہین آپکی والدہ آپ کی زندگی سے مایوس ہوگئین ناگاہ تنور سے آواز آئی کہ اے امّان غم مت کھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو میرے پر سرد کردیا ہے جیسا کہ میرے دادا ابراہیمؑ پر کیا تہا آپ کی والدہ متعجب ہوئین اور فرمایا کہ اب کس طرح تم کو تنور سے نکالون حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تیرے ہاتون کو بھی آگ نقصان نہ پہونچاویگی آپ نے ہاتھ ڈالکر نکال لیا۔ اوس روز حضرت

موسیٰ کی عمر چالیس روز کی تہی والدہ نے آپ کو تنور سے نکالا اور گھر کے
آدمیون سے مشورہ کیا کہ یہ لڑکا قدرت الہی کا ایک عجیب نمونہ ہے۔ مگر پھر
یہ لڑکا ہی ہے بولیگا اور روئے گا اور پیادگان فرعون گھر گھر تلاش مین
پھرتے ہین اوس کی آواز سنین گے تو اوس کو اور ہم کو سخت اذیت ہوگی
بہتر ہے کہ اس کو ایک صندوقچہ مین رکھکر دریائے نیل مین چہوڑدین
تاکہ یہہ کسی گانون والے کے یہان خود پہنچ جائے اور زندہ رہے اور
ہم بھی فرعون کے خیال سے نجات پاوین چنانچہ سب کی یہی رائے قرار
پائی اور ایک بڑہئی کو جس کا نام سالوم تہا خفیہ طور پر بولایا اور کہا
کہ ایک صندوقچہ اس قدر عرض وطول کا بنادے اور تختہ ایسا ملادے
کہ اوس مین پانی اثر نہ کرے بڑہئی نے دریافت کیا کہ صندوقچہ کس
لئے ضرورت ہے آپ کی والدہ نے فرمایا کہ ہمارے یہان لڑکا پیدا
ہوا ہے اوسے دریائے نیل مین چہوڑدین گے تاکہ بادشاہ پر ظاہر نہ ہو
بڑہئی نے کہا بہت اچھا بناکر لاتا ہون جب گھر گیا اور سُنا کہ فرعون کی
منادی ہوئی ہے کہ جو کوئی اوس لڑکے کی خبر دیگا جو آج کل بنی
اسرائیل مین پیدا ہوا ہے تو طرح طرح کے انعام ملین گے بڑہئی کو
طمع ہوئی اور چاہا کہ کوتوال سے احوال کہے۔ جب قدم گھر سے نکالا
اول اندہا ہوگیا اور دونون پاؤن لنگڑے ہوگئے اور زمین مین دہنس گیا
غیب سے آواز آئی کہ اگر یہہ راز کسی سے کہیگا فی الفور زمین مین سما
جاوے گا بڑہئی نے توبہ النصوح کی تب اندہے پن اور دہنسنے سے نجات

بڑہی گہر مین آیا اور راتون رات صندوقچہ حسب فرمایش بنایا اور صندوقچہ
مین جانب آسمان سوراخ رکہے اور اوسی رات صندوقچہ والدہ حضرت
موسیٰ کے پاس پہونچا دیا آپ کی والدہ نے بہت روپیہ اوس کی اُجرت
مین دیا مگر اوس نے نہ لیا اور کہا کہ مین دل اور جان سے اس لڑکے کا
معتقد ہون اور مرید ہون ہرگز ہرگز اوس کے کام مین اُجرت نہ لون گا
مگر زیارت سے مشرف کرا دیجئے والدہ نے آپ کو دکھا دیا اور اوس
نے اپنی آنکہین آپ کے قدمون سے ملین اور چلا گیا اول جو آپ پر
ایمان لایا وہ یہی بڑہی تہا آپ کی والدہ نے دوسری رات حضرت موسیٰ
کو غسل دیا اور خوشبو ملی اور نئے کپڑے پہنائے اور آنکہون مین سرمہ
لگایا اور دودہ پلایا اور صندوقچہ کی درازین روغن قیر سے بند کین
اور روئی بچہائی اور اوس مین آپ کو نہایت پوشیدہ ہوکر دریاے
نیل پر لے گئین اوس وقت ابلیس لعین بصورت اژدہاے بزرگ
و سیاہ ظاہر ہوا اور کہا کہ اگر اس کو تم دریا مین ڈالو گے تو مین ایک
لقمہ کر جاؤن گا آپ کی والدہ بہت عقلمند تہین جانا کہ اگر یہہ اژدہا
قسم جانور سے ہے تو نطق کہان سے پایا بالیقین شیطان لعین ہے
اوس کے کہنے پر التفات نہ کیا اور صندوقچہ اوس بحر مکرمت کا دریا مین
ڈالدیا اور زار زار روتی تہین اور زبان حال سے یون فرماتی تہین شعر

میروی و میرود جانم بتو	خوش برو فالله خیر حافظاً

مگر اپنی بیٹی سے کہا کہ اگر میری زندگی چاہتی ہے تو اوس صندوقچہ کے

پیچھے جا اور دیکھ کہ کہان جاتا ہے اگر حدود شہر سے نکل جاوے گا تو مجکو
اطمینان ہوگا اگر شہر کے کسی آدمی نے دیکھا تو ضرور لے کر بادشاہ
کو دے دیگا چنانچہ آپ کی ہمشیرہ کنارہ کنارہ دریا کے ہمراہ صندوقچہ
ہو کر بیگانہ وار جاتی تہین کہتے ہین کہ تاریخ تولد موسیٰ تک بارہ ہزار کے
قریب لڑکے بنی اسرائیل کے قتل کیے گئے اور اسی خیال سے کہ اگر
لڑکا ہوگا قتل کیا جاوے گا مستورات نے نوے ہزار حمل گرا دے
مگر تقدیر الٰہی سب پر مقدم تہی فرعون کی تدبیر نے کچھ اثر نہ کیا۔
القصہ وہ صندوقچہ دریائے نیل سے ایک نہر مین ہو کر جو دریائے
مذکور سے فرعون اپنے باغ عین الشمس مین لے گیا تہا عین باغ مین پہونچا
اوسوقت فرعون سیر باغ کر رہا تہا اور آسیہ بنت مزاحم بنی اسرائیل
جو بڑی خداترس اور پاک باز تہین زوجہ فرعون اور اوس کی بیٹی اور
نیز دیگر اہل محل اوس وقت موجود تہے صندوقچہ کو دیکھکر
دوڑے اور اوس کو لے کر فرعون کو دے دیا ہمشیرہ موسیٰ نے
جب دیکھا کہ صندوقچہ نہر مین سے ہو کر فرعون کے باغ مین چلا گیا
تو دوڑ کر اپنی مان سے ذکر کیا اوس وقت آپ کی والدہ بیتاب
ہوگئین اور قریب تہا کہ شور و غل کر کے گھر سے نکلین حق سبحانہ
نے اون کے دل پر الہام فرمایا کہ رنج مت کر اور قدرت کا تماشا
دیکھ کہ کس طرح یہ بچہ تجھ تک پھونچاتا ہون اور آخر اُس کو
رسولان اولی العزم سے کرتا ہون آخرکار جب فرعون نے تابوت

کھولا تو ایک لڑکا صاحب جمال دیکھا کہ اپنے انگوٹھون سے دودھ پیتا تھا ہامان وزیر کو بولا کر کہا کہ یہہ وہی لڑکا ہے جس کی منجمان نے مجکو خبر دی تھی میرے اقبال کو دیکھ کہ کس طرح خود بخود مجھ تک پھونچا اس کو مارڈال ارکان سلطنت نے بھی جو اس واقعہ سے خبردار ہوئے تو یہی عرض کیا کہ یہہ وہی لڑکا ہے جو انہدام سلطنت کا باعث ہوگا اس کے قتل مین ایک ساعت کا توقف نہ ہونا چاہیئے مگر آسیہ زوجہ فرعون لعین آپکا جمال جہان آرا دیکھ کر فریفتہ ہوگئی اور کہا کہ اس بے گناہ کو خیال فاسد سے نہ مارو زندہ رکھو شاید ہمارے کام آوے اور ہم اپنا لڑکا بنا لین کیونکہ ہمارے کوئی لڑکا نہین۔ مقلب القلوب نے آپ کی محبت فرعون کے دل مین ڈالی اور بوجہ اصرار اپنی بی بی کے آپ کو نہ مارا و آسیہ نے آپ کو اپنا بیٹا بنایا اور دائیان آپ کے لئے تلاش کین مگر آپنے کسی کا دودھ نہ پیا آپ کی ہمشیرہ بغرض دریافت حال بار بار محل مین آتی تھین اونھون نے یہہ حال سنکر کہا کہ مین اتنا بتاؤن جو نہایت دردمندی اور خیرخواہی سے دودھ پلائے اور اپنے گھر لیجا کر پرورش کرے اور یقین ہے کہ یہہ اوسکا دودھ پئے اور اپنی والدہ کے پاس آئین اور کہا کہ لو امان مبارک ہو بھائی کو فرعون کی بی بی نے بیٹا بنایا ہے چلو تم کو دودھ پلانے کے لئے بلاتی ہین وہ خوشی کے مارے جامہ مین نہ سمائین۔ وہان جاکر بیٹے کو دیکھ کر دل بیتاب

قابو سے نکل گیا مگر پھر سنبھالا اور آپ کو دودھ پلایا فرعون نے ایک
اشرفی رائج الوقت مقرر کردی اور کہا کہ یہی اتنا دودھ پلادے
آسیہ نے آپ کے لئے سونے کے تختون کا گہوارہ بنوایا اور آپکو
نہایت عزت واحترام سے رکھا۔ دو سال تک آپ کی والدہ نے
فرعون کے محل مین آپ کو دودھ پلایا اور بعد دو سال کے آسیہ
نے ایک خچر سونے سے لدا ہوا اور کئی اونٹ جس مین تحفہ لدا تھا
حضرت موسیٰ کی والدہ کو دے کر رخصت کیا اور حضرت موسیٰ کو
خود تربیت دینا شروع کیا فرعون کی بیٹی ابلیپ نامی کو برص کا مرض
تھا اطبا اعلاج سے عاجز ہوگئے تھے آرام نہ ہوتا تھا اور یہ بھی معلوم
ہوا تھا کہ اس کو شفا ایک جاندار کے لعاب دہن سے ہوگی جو دریا
سے نکلے گا چنانچہ حضرت موسیٰ کا لعاب دہن اوس نے عقیدتہً
پیا فوراً شفا پائی چونکہ آپ کو نہر مین درختون کے نیچے پایا تھا اس
لئے آپ کا نام موسیٰ رکھا گیا زبان عبرانی و قبطی مین می کے معنی
پانی اور شا کے معنی درخت کے ہین اس لئے اصل نام میشا تھا جو
مقرر کیا گیا تھا مگر عربی مین یا کو واو سے اور ش کو س سے بدل
لیا جس سے موسیٰ ہوا۔ جب آپ تین سال کے ہوئے ایک روز
آپ کو فرعون گود مین لئے کہلاتا تھا ناگاہ آپ نے اوس کی ڈاڑہی پکڑ
کے کھینچی اور کئی بال توڑ ڈالے اور فرعون کے مونھ پر زور سے
طمانچہ مارے اور نہایت خوشی سے کھل کھلا کر ہنسے فرعون کو غصہ آیا

اور اپنی بی بی سے کہا کہ مین نہ کہتا تہا کہ یہہ میرا وہی دشمن ہے جس سے
مین ڈرتا تہا اور تمنے مارنے نہ دیا اب بھی اوس سے دست بردار
ہو بی بی آسیہ نے کہا کہ تم کس خیال مین ہو لڑکون مین ایسی بیوقوفی
کی باتین بہت ہوتی ہین ان کی بے عقلی کی باتون کو دشمنی پر قیاس
نہ کرنا چاہیئے فرعون نے کہا کہ اس لڑکے کو مثل اور لڑکون کے
خیال نہ کرنا چاہیئے قیافہ سے اُس مین عقل ہوش بمقابلہ دیگر لڑکونکے
بہت زیادہ ہے اور یہہ حرکت اُس کی جان بوجھ کر ہے آسیہ نے
کہا کہ اس عمر مین عقل کہان اور مین اوسکا امتحان کرتی ہون
اگر یہہ فعل قصداً صادر ہوا ہے تو قابل سزا ہے ورنہ قابل معافی و
درگذر ہے پس واسطے آزمایش کے ایک طشت زر آگ سے بھر کر
اور ایک طشت نقرہ مروارید و یاقوت سے پُر کر کے منگوایا گیا اور حضرت
موسیٰ سے کہا کہ جو کچھ تم کو چاہیئے ان دونون طشت سے لے لو۔
حضرت موسیٰ نے چاہا کہ ہاتھ طشت مروارید و یاقوت پر بڑھاؤن
مگر حضرت جبریل امین بحکم خدائے تعالیٰ فوراً پہونچے اور آپکا
ہاتھ آگ کے طشت مین ڈالدیا اور ایک چنگاری اوس سے اوٹھاکر
حضرت موسیٰ کے موتھ مین پہونچا دی جس سے زبان جل گئی اور
گرہ پڑگئی تب اوس چنگاری کو پھینکدیا اور اوس وقت سے آپ کو
لُکنت ہوگئی۔ فرعون سے بی بی آسیہ نے کہا کہ آپ نے اس
لڑکے کی عقل و ہوش کو دیکھا۔ حضرت موسیٰ جب آٹھ برس کے

ہوئے ایک روز فرعون کے سامنے بیٹھے تھے فرعون نے مرغبان
سے کہاکہ مُرغیان چُگنے کو کھولدو چنانچہ مرغ نکلے اور اونھون نے
پہلی بازی کی اور پھر بولے ۔ حضرت موسیٰ نے فرمایاکہ سچ کہا ۔
فرعون نے پوچھاکہ یہہ کیا کہتا ہے ۔ حضرت موسیٰ نے فرمایاکہ یہہ
پروردگار کی تسبیح کرتا ہے ۔ اس مضمون سے کہ وہ پاک ہے
خداوند جس نے اسپر چہ وا ہے کو ایک مدّت دراز کے لئے ساتھہ
دولت وحشمت کے بنایا اور طرح طرح کی نعمتین اوس کو دین
حالانکہ وہ بجائے ہر نعمت کے کفران و ناشکری کرتا ہے فرعون
نے کہاکہ مرغون کو ان باتون سے کیا کام ہے اپنی طرف سے تم
باتین بناتے ہو حضرت موسیٰ نے مرغ کو آواز دی کہ یہان آ ۔ اور
زبان عام سے بول مرغ آگے آیا اور زبان فصیح سے پہلے مضمون
کی تفسیر کی فرعون کا چہرہ اوتر گیا اور بہت ڈرا ہامان وزیر
موجود تہا اوس نے عرض کیاکہ یہہ مرغ جادو کیا ہوا ہے چاہئے کہ
اوس کو ذبح کردو جب وہ ذبح کیا گیا تو حق تعالیٰ نے اوس کو مکرر
روح عطا فرمائی اور ہوا پر اڑ گیا اور غائب ہو گیا جب حضرت موسیٰ
نو برس کے ہوئے فرعون نے آپ کو اپنے تخت پر مہربانی سے بٹھایا
اور تمام وزیر اور امیر اوس تخت کے چارون طرف کھڑے تھے ۔
فرعون جو اپنی عادت کے مطابق مغرور و متکبر تھا کفر کے کلمات
کہنے لگا حضرت موسیٰ غصّہ مین آکر اوس کے تخت سے اوتر آئے ۔

فرعون نے پوچھا کہان جاتے ہو حضرت موسیٰ نے اوس تخت بین
اپنے پاؤن سے ٹھوکر ماری کہ دو پائے تخت کے ٹوٹ گئے اور
تخت ٹیڑہا ہو گیا اور فرعون تخت سے گرا اور ناک سے بہت خون گیا
دربار مین غلغلہ مچگیا حضرت موسیٰ جلدی سے بھاگ کر آسیہ کے
پاس آئے اور یہہ سب قصہ کہا فرعون جب محل مین آیا اور حضرت
موسیٰ کو آسیہ کے پاس بیٹہا دیکہا تو آسیہ پر غصّے ہوا کہ تم نے
اس لڑکے کے مارنے کو منع کر دیا اب یہہ لڑکا شہرہ پشت ہے -
آسیہ نے کہا کہ بچّے کم سنی مین شوخی کرتے ہین اور مان سے لپٹتے
ہین یہہ جگہ شکایت کی نہین بلکہ دال ہے کہ بعد بلوغ بہت عقل اور
تمہیز سے اس تمام شوخی اور قوت کا استعمال مان باپ کے دشمنون
کے ساتھ کرے گا - اور تمام وزیر اور امیر اس کے قہر و خوف سے
تمہارے ساتھ ہوشیار رہین گے اوس کے بعد دسترخوان بچہا کہ
اور کہانا چنا گیا فرعون اور حضرت موسیٰ ایک ساتھ کہانا کہاتے تھے
ایک پورا بزغالہ جو تنور بین پکّا تہا فرعون کے لئے لایا گیا حضرت موسیٰ
نے اوس بزغالہ سے فرمایا کہ قم باذن اللہ وہ بزغالہ یعنی مرغ کوہی
اوٹہا اور دوڑا فرعون نہایت متعجب ہوا آسیہ نے کہا کہ یہہ سب
چیزین تیری بقاء ملک و دولت کے کام آوینگی اس لڑکے کو
غنیمت جان بعد اوس کے فرعون نے حضرت موسیٰ کو آداب سکہلائے
اور ادن سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا چودہوین سال بین آپ نبوت سے

مشرف کئے گئے جب سن مبارک ۱۰ سال کا ہوا تو چار سو غلام
زربفتی لباس اور تاج مرصع اور طوق زرین سے آراستہ
آپ کی ملازمت مین رہتے تھے جس وقت آپ نہایت حشمت و
تجمل سے سوار ہوتے تھے تو سب آپ کو شاہزادہ مصر جانتے
تھے جب حضرت موسیٰ ۱۲ سال کے ہوئے ایک روز دریا سے
نیل پر وضو فرما کر نماز پڑہتے تھے اتفاق سے فرعون کا ایک خاص
شخص اوس جگہ آیا اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ اس طریقہ پر
کس کے لئے عبادت کرتا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ واسطے
اپنے آقا و خداوند تعالےٰ کے اوس نے کہا کہ تم کو اپنے باپ کی
عبادت کرنا چاہیئے وہ کافی ہے۔ دوسرا آقا تم کو نہ چاہیئے۔ حضرت
موسیٰ نے فرمایا کہ تجہپر اور فرعون پر خدا کی لعنت اوس نے
کہا کہ مین فرعون سے یہ سب حال کہون گا حضرت موسیٰ نے فرمایا
کہ زمین اس کو پکڑ زمین نے اوس کو زانو تک دہنسایا اور نچہوڑا
جب تک اوس نے سخت قسم نہ کہائی کہ ہرگز فرعون سے نہ کہونگا
مگر آپ کی نماز اور عبادت کا حال مصاحب فرعون تک پہونچا اور
رفتہ رفتہ فرعون نے سُنا اور کہا کہ جب حضرت موسیٰ نماز پڑہین
مجکو خبر کرو ایک خدمتگار وقت نماز کا منتظر رہا جب حضرت موسیٰ
نے نماز شروع کی اوس نے فرعون سے اطلاع کی فرعون خود آیا
اور تا فراغ نماز حضرت موسیٰ وہان کہڑا رہا اور بعد مین حضرت موسیٰ سے

پوچھا کہ یہہ عبادت کس کے لئے کرتا ہے ۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ
یہہ اوس آقا کے واسطے جو مجکو کھلاتا پلاتا ہے پہناتا اور تربیت دیتا
ہے فرعون نے کہا کہ سچ کہتے ہو یہہ سب کام مین کرتا ہون حضرت
موسیٰ بنی اسرائیل کے مسن لوگون کو بلاتے اور اون سے زیادہ
موافقت رکھتے تھے یہہ بات فرعونیون کو شاق گذری ایک روز
حضرت موسیٰ نے سرداران بنی اسرائیل کو اپنی مجلس مین
بلایا اور دریافت کیا کہ کب سے فرعون کے عذاب مین گرفتار
ہو اونہون نے کہا کہ ایک زمانہ گذر چکا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا
کہ یہہ خدا کی جانب سے تمہارے گناہون کا بدلا ہے اب تم کو چاہئے
کہ نذر مانو یہہ عذاب جاتا رہے تو اوس نذر کو پورا کرنا سب نے کہا کہ
ہم نماز پڑہین گے اور روزہ رکھین گے اور مساکین کو روٹی بہت
دین گے آپ نے فرمایا کہ ایک چیز اپنے اوپر واجب کر لو وہی سب کو
کفایت کرے گی اور وہ یہہ ہے کہ اپنے پروردگار کی اطاعت کرو
سب نے دل و جان سے قبول کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مین
نے سنا ہے کہ زمانہ سابق کے بت پرستون مین ایک پیغمبر
تہا ۔ مگر اونہون نے مرتبہ پیغمبر کا نہ جاناا ور گڑھے مین لکڑیان
جمع کر کے آگ جلائی اور پیغمبر کو اوس آگ مین ڈال دیا
مگر آگ نے کچھہ نقصان نہ پہونچایا ۔ وہ پیغمبر ہمارے اور تمہارے
دادا تھے یعنی حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت

موسیٰ نے فرمایا کہ مثل اپنے دادا کے رہنا چاہیئے اور فرعون اور فرعونیون
کی ایذا سے نہ ڈرنا چاہیئے خدائے تعالیٰ اوس کی شر سے تم کو نجات
دے گا جب حضرت موسیٰ تئیس سال کے ہوئے تو اپنے ایام دولت مین
بسبب جنسیت کے بنی اسرائیل پر ہمیشہ ترحم فرماتے تھے اور قبطیون
سے ناخوش رہتے تھے ایک روز راستہ مین دیکھا کہ ایک داروغہ
باورچیخانہ فرعون کا ایک بنی اسرائیل کے سر سے گٹھا لکڑیون کا کھینچ
رہا ہے اور کہتا ہے کہ باورچیخانہ فرعون تک پہونچا دے اسرائیلی نے
جب موسیٰ کو دیکھا تو فریاد کرنے لگا حضرت موسیٰ نے ہرچند بطور نصیحت
کے اوس کو ظلم کرنے سے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا اور مجبورًا ایک گھونسا
اوس کی پیشانی پر مارا کہ وہ ملعون جہنم کو سدھارا اور مظلوم اسرائیلی
نے نجات پائی اور اپنے گھر کو چلا گیا یہہ خبر فرعون کو پہونچی اوس
نے کہا یہہ غلط ہے کہ حضرت موسیٰ نے اسرائیلی کی حمایت
پر قبطی کو مارا ہو دوسرے روز جب شہر کو نکلے تو پھر وہی اتفاق
ہوا کہ وہی اسرائیلی دوسرے قبطی کے ساتھ دست وگریبان ہو رہا تھا
اوس نے حضرت موسیٰ کو دیکھ کر پھر فریاد کی حضرت موسیٰ نے اوّل
اوس اسرائیلی کو جھڑکا کہ تیرے سبب ایک بار ایک قبطی کو مار چکا ہون
آج پھر وہی قضیہ ہے اوس کے بعد حضرت موسیٰ نے چاہا کہ اوس
قبطی کو دور کرین مگر اسرائیلی نے سمجھا کہ مجکو مارتے ہین اسرائیلی
تو زور پنجہ موسیٰ روز اول دیکھ چکا تھا بے اختیار بول اوٹھا کہ

اے موسیٰ کل تو نے ایک شخص کو مار ڈالا ہے اور آج مجکو مارنا چاہتا ہے قبطی
نے بنی اسرائیل کو چھوڑ دیا اور سب بازار کے لوگون نے دربار فرعون
مین گواہی دی کہ قبطی کے قاتل موسیٰ ہین اور رؤسا قبط نے فرعون
سے چاہا کہ موسیٰ کو بعوض قبطی کے مار ڈالین فرعون نے قتل موسیٰ
مین توقف کیا حزقیل قبطی جو ایمان سے مشرف ہو چکے تھے اوس
مجلس سے اوٹھے اور حضرت موسیٰ کو اطلاع دی کہ امیران قبط تمہارے
مار ڈالنے کی کوشش کر رہے ہین بہتر ہوگا کہ تم چند روز کے لئے اس
شہر سے چلے جاؤ حضرت موسیٰ یہہ سنکر بلا سواری اور بلا معلوم راستہ
کے سات روز مین مدین پہونچے راستہ مین دو شیر ببر آپ کے ہمراہ
رہے جو رات کو آپ کی حفاظت کرتے اور دن مین راستہ بتلاتے تھے
حضرت شعیب نے آپکی خبر تشریف آوری کی سنکر آپ کو بلایا اور
دولت واقبال کی نشانیان آپ کی پیشانی سے معلوم کر کے اپنی دختر
صفورا سے آپکی شادی کر دی حضرت موسیٰ نے بعوض دین مہر کے
دس سال اپنے خسر کی بکریان چرائین حضرت شعیب نے فرمایا کہ گھر
مین جاؤ اور ایک لاٹھی اون لاٹھیون مین سے جو پیغمبرون سے ہم کو
میراث مین ملی ہین لے آؤ حضرت موسیٰ گھر مین گئے تو اندھیرے مین لاٹھی
حضرت آدم ع کی جو بہشت سے لائے تھے خود بخود آپ کے ہاتھ لگی حضرت
شعیب نے اوس کو بسبب ضعف بصارت کے ہاتھ سے چھوا اور فرمایا کہ
دوسری لاٹھی لاؤ غرض سات بار گئے اور وہی لاٹھی ہاتھ آئی حضرت شعیب

نے جانا کہ یہہ خلعت رسالت سے بھی مشرف ہوگا فرمایا کہ اس لاٹھی
سے غافل نہ ہوجیو بہت کام آوے گی اور وہین آپ کے جیبر سوم
نامی لڑکا پیدا ہوا دش برس کے بعد آپ کو اپنے گھر کا خیال آیا
اور اپنی بی بی اور بیٹے کو ہمراہ لیکر موسم سرما مین وہان سے
تشریف لے چلے اور پانچ روز کے بعد چھٹوین روز آپ وادے
سینا مین پہونچے اور ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اور نہایت سردی
طاری ہوئی بہ ضرورت وہان مقام کیا اور سردی کی وجہ سے
ہرچند چقماق جہاڑے مگر آگ نہ نکلی ایک لحظہ کے بعد جنگل کی طرف
نگاہ کی تو طور سینا کی طرف روشنی نظر آئی لاٹھی لے کر آگ لینے کے لئے
اوس طرف روانہ ہوئے اور اپنے اہل کو وہین چھوڑا کہتے ہین کہ
وہ روشنی فرودگاہ سے بارہ فرسنگ پر تھی آپ اپنی قوت دعائے
اور کمال نفسانی سے جلد اوس کے نزدیک پہونچے تو دیکھا کہ
روشنی شفاف بے دود سبز درخت کی شاخون سے نکل کر آسمان
کی طرف بلند ہوتی ہے اور لحظہ بہ لحظہ وہ روشنی اور درخت کی
تازگی زیادہ ہوتی جاتی ہے حضرت موسیٰ اس فکر مین حیران کھڑے
رہے کہ کس طرح بیرا اوس سے آگ حاصل کرون کیونکہ جب وہ
متوجہ ہوتے تھے تو روشنی اوپر کو چلی جاتی تھی اس عرصہ مین ایک
آواز سنی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی وہ یہہ تھی (یا موسیٰ م) حضرت
کلیم نے جواب دیا کہ لبیک لبیک مگر چارون طرف کوئی نظر نہ آتا تہا

جب تین بار یہ آواز سُنی تب کہا کہ اے منادی احسان کر تو کون ہے
تیری آواز سُنتا ہون اور تجھکو کہین نہین دیکھتا پھر ندا سُنی کہانی انا
اللہ رب العلمین و انا ربک یا موسیٰ حضرت موسیٰ سجدہ مین فوراً گرا
گئے اور عرض کیا کہ خداوندا یہہ کلام تیرا ہے یا تیرے رسول کا خطاب
ہوا کہ یہہ کلام میرا کلام اور یہہ نور میرا نور ہے اور مین پروردگار
عالم ہون اے موسیٰ آگے آ اس بات کے سُننے سے حضرت کلیم اللہ
کے مزاج پر خوف و بیم غالب ہوا بہزار حیلہ لاٹھی ہاتھ مین لے کر کھڑے
ہوئے اور ایک فرشتہ نے بموجب حکم الٰہی حضرت موسیٰ کی مدد درخت
تک پہونچنے مین کی جب درخت کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو حکم ہوا
انی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی یعنی
مین تیرا رب ہون اپنی جوتیان نکال تحقیق تو وادی مقدس مین ہے
جس کا نام طویٰ ہے پھر حضرت موسیٰ پر خدا کی عنایت خاص ہوئی
کہ خلعت نبوت پہنایا اور معرفت کے نور سے آپ کے دل کو آراستہ
کیا اور فرمایا کہ انا اخترتک فاستمع لما یوحیٰ یعنی مین نے تجھکو
برگزیدہ کیا پس سُن تو جو وحی کیجاوے۔ پس تجلی خداوند تعالیٰ کی آپکو
ملاحظہ ہوئی اور بلا وساطت فرشتہ آپ خداوند تعالیٰ سے ہم کلام
ہوئے اور اوسی روز آپ موسیٰ کلیم اللہ مشہور ہوئے اور معجزات
عطا ہوئے جس کی تصریح تفاسیر مین بخوبی موجود ہے اور وہان ہی
ہدایت ہوئی کہ بنی اسرائیل کی آہ و زاری پر مجھے رحم آیا تم فرعون سے

کہو کہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دین اور فرعون و فرعونیون
پر غلبہ دینے کا وعدہ ہوا اور ارشاد ہوا کہ حضرت ہارون جو بہت بڑے
فصیح اللسان ہین اون کو تمہارا قوت بازو اور وزیر بنا وین گے
حضرت موسیٰ وہان سے معہ اہل وعیال کے چلے اور قریب مصر کے
راستہ مین حضرت ہارون بحکم خداوند تعالیٰ پیشوائی کے لئے کھڑے تہے
حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو خداوند تعالیٰ کا پیغام بشارت التیام سنایا
سب سنکر سجدۂ شکر مین گر پڑے اور نہایت خوش ہوئے حضرت موسیٰ
و ہارون اوسی روز بڑی کوشش کر کے فرعون کے پاس گئے اور کہا
کہ ہم خداوند تعالیٰ کے پاس سے پیغام لائے ہین آپ خداوند عالم سے
ڈر کر راہ راست پر آیئے اور بنی اسرائیل کو تکلیف نہ دیجئے فرعون نے
کہا کہ خداوند عالم کون ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا جس نے آسمان و زمین
اور ہر چیز پیدا کی ہے فرعون نے کہا کہ تم وہی ہو جو خون کر کے
بھاگ گئے تھے اب یہہ منصب اعلیٰ کہان سے پایا کہ مجھے نصیحت
کرنے آئے ہو آپ نے فرمایا کہ مین نے ایک گھونسا تادیبًا مارا تہا نہ
اس خیال سے کہ وہ مر جاوے ایسی صورت مین قصاص لازم نہین آتا
تو بسبب عداوت اصلی کے میرے قتل پر مصروف تہا اور مجھے مقابلہ کی
طاقت نہ تہی اب اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا رسول کر کے تیری دعوت
کو بہیجا ہے اور تعجب ہے کہ تو ایک کافر کے مارنے سے مجھے سرزنش
کرتا ہے اور چار سو برس سے بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کر رہا ہے

اب مناسب یہ ہے کہ خدا کی وحدانیت اور میری نبوت کا اقرار کر اور بنی
اسرائیل کو میرے سپرد کر یہہ تاریخ ۲۵ رمضان المبارک کی تہی کہ
آپکا مباحثہ ومناظرہ فرعون سے مجمع عظیم مین ہوا فرعون نے کہا کہ یہہ
دیوانہ ہے اِس کو حبس دوام کرون گا آپ نے فرمایا تجہکو مجہپر دسترس
نہ ہوگی اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے تئین حجت ظاہر اور دلیل قاہر عطا
کی ہے چنانچہ حضرت نے اپنا عصا لاٹھی پھینکا وہ فی الفور اژدہائے عظیم بنگیا
اور آنکھین مانند مشعل کے روشن ہوئین اور مُنہ سے شعلے نکلنے لگے
اور دانتون کے پیسنے کی آواز مہیب لوگون کے کانون مین پڑی اور
مانند شیر مست کے غرانے لگا اور جس چیز پر گذرتا تہا اوس کے ٹکڑے
کرتا تہا اور جس چیز پر گذرتا تہا وہ جل جاتی تہی فرعون ہیبت کے
مارے تخت سے گر گیا اور تخت کا پایا پکڑ کے فریاد کرنے لگا کہ اگر تو
اس بلا کو دفع کرے گا مین تیری نبوت کو قبول کرونگا جب آپ نے
اوس اژدہا کے مُنہ پر ہاتھ ڈالا تو بدستور سابق وہ لاٹھی ہوگئی اور فرعون
اور اوس کے مصاحب پھر بدستور بیٹھے پھر حضرت نے اپنا ہاتھ
جیب مین ڈال کر نکالا تو اوس کی روشنی سے سب کی آنکھین خیرہ ہوگئین
اور کوئی تاب ید بیضا کے دیکھنے کی نہ لاسکا کس واسطے کہ شعاع اوسکی
آفتاب پر فوق تہی سب نے امان چاہی۔

نقل ہے کہ فرعون نے کہا کہ اگر آپ کی دعوت قبول کرلون تو مجھکو
کیا عوض ملیگا آپ نے اوس سے فرمایا کہ اگر تو ایک کام بجا لاوے تو

اوس کے عوض مین چار چیزین تجھکو ملین گی اوس نے پوچھا کہ آپکی
کیا خواہش ہے آپ نے فرمایا کہ تو عبادت کر اوس خدا کی جس کے سوا
کوئی دوسرا خدا نہین پھر پوچھا کہ وہ چار چیزین کونسی ہین فرمایا کہ اول
مین دعا کرونگا کہ تو جوان رہیگا۔ دویم ہمیشہ بادشاہ رہیگا کوئی تیرے
ہاتھ سے بادشاہی نہ لیگا۔ سویم تندرست رہیگا کبھی بیمار نہ ہوگا۔ چہارم
آخرت مین بہشت دائما تجھے نصیب ہوگی۔ فرعون نے کہا کہ آج مین
اس مقدمہ مین عقلمندون سے مصلحت کرونگا۔ اول اوس نے
اپنی بی بی سے کہا اوس نے جواب دیا کہ ایسی نعمتون کو کوئی ہاتھ سے
نہین دیتا۔ بے توقف ایمان لے آ۔ پھر اوس نے باہر نکل کر ہامان
بے سروسامان سے دریافت کیا وہ بولا کہ ابتک تو مسند الوہیت
پر بیٹھا اور اب عبودیت پر بیٹھیگا فرعون نے ہامان کے استقلال سے
حضرت موسیٰ سے انکار کیا اور کہا کہ یہہ شخص جادوگر ہے اس حیلے سے
ملک لینا چاہتا ہے پس بمشورہ اہلکاران و امیران عید کا دن مقرر کر کے
ع ہزار بڑے بڑے جادوگر ہر شہر کے اشتہار دے کر بلوائے اور
میدان عیدگاہ مین ایک خلق تماشائی جمع ہوئی کہ صحرا و کوہ آدمیون سے
بھر گیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ و ہارون رسول کریم اللہ بھی تشریف
لائے جادوگرون کی درخواست پر فرعون نے کہا کہ اگر تم غالب ہوگئے تو ہمارے
پاس رہا کرنا جادوگرون نے حضرت موسیٰ سے پوچھا آپ نے کمال بے پرواہی
سے فرمایا کہ تم جو چاہو سو کرو چنانچہ اونہون نے فرعون کا نام لے کر اپنے شعبدے کو

حدیث متعہ کئی طریق سے مروی ہے اور یہہ حدیث صرف مسلم میں آئی ہے آپ افرادِ مسلم سے ہیں۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی آپکا بیٹا ربیع ہے آپکی وفات خلافت معاویہ میں ہوئی۔

(۹۱) ابو عمرہ سفیان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ ثقفی طائفی۔ آپسے صرف ایک حدیث مسلم میں آئی ہے۔ وھو ھذا: یارسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسئل عنہ احدا غیرک قال قل امنت باللہ ثم استقم ۔ یعنے سفیان نے کہا اے اللہ کے رسول کوئی ایسی اسلامی بات مجھے تبلائیے جس میں غیر سے پوچھنے کی حاجت باقی نہ رہے۔ آپنے فرمایا تو کہہ اللہ پر ایمان لایا اور اسپر قائم دائم رہ۔ آپسے ترمذی ابن ماجہ نسائی نے سوائے ابوداؤد کے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر نے عثمان بن ابی العاص کو طائف سے برطرف کرکے آپکو وہاں کا عامل بنایا تھا۔

(۹۲) ابو عدی سوید بن مقرن۔ صرف مسلم نے آپسے ایک ہی حدیث کو روایت کیا۔ آپکے راوی آپکا بیٹا معاویہ اور ہلال بن یسار ہے۔ آپ کوفہ میں رہتے تھے اور کوفہ ہی میں انتقال کئے۔

(۹۳) ابو عبدالرحمن سفینہ۔ آپ حضرت رسول پاک صلعم کے زرخرید ہیں آپکی ایک ہی حدیث۔ کان رسول اللہ صلعم یغتسل بالصاع ویتطھر بالمد مسلم میں آئی ہے۔ حدیث کا ترجمہ یہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نہاتے صاع سے اور مد سے اپنے کو پاک کرتے۔ آپکے راوی آپکا بیٹا عمر اور ابو ریحانہ اور سعید بن جمہان ہے۔ آپ ابنائے فارس سے کہے جاتے ہیں۔ آپ کو ام سلمہ نے بایں شرط خریدا تھا کہ حضرت صلعم کی دس برس تک خدمت کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکو آزاد کردیا۔ آپکا نام پہلے مہران تہا حضرت صلعم نے آپکا نام سفینہ رکھا آپسے ایک عجیب نقل آئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں ایک کشتی میں سوار ہوکر دریا میں چلا کہ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختہ کو پکڑ کر اوسپر سوار ہو گیا۔ اور اس تختہ پہ

نے بہی اپنا ایمان لانا ظاہر کیا فرعون کے دل مین تو کینہ تہا اوس مظلومہ
بے گناہ کو بہی شہید کیا فرعون نے اور زیادہ بنی اسرائیل کو تکلیف
دینی شروع کی اور حضرت کی سفارش کا کچہہ خیال نہ کیا بنی اسرائیل نے
عرض کیا کہ پہلے اپنے باپ دادون سے آپ کی نبوت کی خوش خبری
سُنتے تہے کہ آپ کے عہد نبوت مین ہم نجات پاوینگے اس لئے تکلیف پر صبر
اور آپ کی امید پر جیتے تہے اب آپ کی تشریف آوری پر ہمارا دُکھہ نہ مٹا
اب ہم کو طاقت تحمل کی نہین اگر حکم ہو تو اس مُلک سے ہجرت کر جاوین۔
یا لڑین مگر حضرت موسیٰ نے سب کی تسلی کی اور کہا کہ زمین خدا کی ہے۔
خدا کو اختیار ہے کہ تم کو ہی نائب کرے اور تمہارے دشمن کو زمین مین
کہپاوے پھر حسب ایما حضرت موسیٰ حضرت ہارون نے دریائے نیل
اور ہر ایک بلند تالاب پر عصا مارا کہ وہ سب پانی خون ہو گیا اور مچھلیان
مر گئین سات روز تک یہی تکلیف رہی **نقل ہے** کہ ایک قبطن ایک بنی
اسرائیل کی عورت سے بہ منت بولی کہ اے بہن مین پیاس سے مرتی
ہون تو اپنے منہ مین کُلّی لیکر میرے مُنہ مین ڈالدے جب پڑوسن نے
کُلّی اوس کے منہ مین ڈالی وہ فی الفور خون خالص ہو گئی **نعوذباللہ**
من غضبہ مگر فرعون نے اس کا خیال نہ کیا تب پھر عصا آپ نے دریا اور
نہرون اور تالابون پر مارا کہ مینڈک بیشمار چڑہ آئے اور تمام زمین مصر کی
چہپ گئی کہانے مین پانی مین بستر مین مینڈک ہی مینڈک تہے۔ تب
فرعون نے عاجز آکر دعا چاہی اور کہا کہ بنی اسرائیل کو جانے دونگا تب موسیٰ کی

دعا سے سب مر گئے اور اونکے تودے لگائے گئے اور زمین سڑ گئی
مگر فرعون برگشتہ ہو گیا تب آپ نے پھر عصا مارا کہ تمام جوئین ہو گئین حتی
سب لوگ عاجز آ گئے مگر اوس سنگدل پر کچھ اثر نہوا تب حضرت موسیٰ نے
حسب آمد وحی صبح کے وقت فرعون سے کہ وہ دریا کو جا رہا تھا کہا کہ خدا کے
بندون کو اپنے ملک سے جانے دے ورنہ سوائے زمین جشن کے جہان
بنی اسرائیل رہتے تھے خدا تعالیٰ تیرے ملک پر مچھرون کو مسلط کرے گا
اور سب تکلیف پاوین گے چنانچہ خدا نے ایسا ہی کیا جس سے فرعون اور
اوس کے گھر والے اور تمام اہل مصر چیخ اوٹھے تب فرعون نے حضرت
موسیٰ و حضرت ہارون کو بلا کر کہا کہ بنی اسرائیل شہر سے باہر نہ جاوین۔
یہین قربانی کر لین حضرت موسیٰ نے انکار کیا اور کہا کہ اہل مصر گائے
پوجتے ہین تین دن کی راہ باہر مصر سے جا کر قربانی کرین گے فرعون نے
منظور کیا اور کہا کہ بہت دور نہ جانا اور میری اس بلا کے دور ہونے کے
لئے بھی دعا کرنا تب حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ بلائین سب دور دفع
ہو گئین مگر فرعون وعدہ سے پھر گیا پھر حکم الٰہی حضرت موسیٰ نے
فرعون سے کہا کہ اب مویشیون مین موت آویگی چنانچہ مصریون
کے تمام جانور مر گئے۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ بیل۔ گدھا۔ نام کو نہ بچا
اور بنی اسرائیل کا ایک بھی جانور ضائع نہ ہوا پھر بحکم الٰہی حضرت
موسیٰ نے بھٹی کی خاک لے کر آسمان کی طرف اوڑائی کہ مصر کے
تمام آدمیون اور جانورون مین طاعون پھنسی اور پھوڑے اس

کثرت سے پیدا ہوئے کہ الامان - پہر حضرت موسیٰ نے فرعون سے
راستہ مین کہاکہ بنی اسرائیل کا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو ایمان
لے آ اور بنی اسرائیل کو جانے دے ورنہ ایسا طوفان آوے گا کہ
کبھی آجتک مصر مین نہین آیا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ کے حکم سے
ملازمان فرعون جو خدا سے ڈرتے تھے وہ بھی سب اپنا اپنا مال
میدان سے گھرون مین لے آئے اور حضرت موسیٰ کے عصا
آسمان کی طرف اوٹھاتے ہی ابر اور ہیبتناک کڑک اور بجلی نمودار
نمودار ہوئی اور ایسے بڑے بڑے اولے برسے کہ پرندون اور
چرندون انسان اور حیوان درخت اور کھیتی سب ستیاناس
ہوگئی مگر آراضی جشن مین اولے نہ برسے تب فرعون نے حضرت
موسیٰ و ہارون سے کہاکہ بیشک مین نے گناہ کیا خدائے عادل سے
تم دعا کرو آپ کو بغیر دعا کئے نہین جانے دونگا تب آپ کی
دعا سے وہ بلا دفع ہوئی مگر فرعون پہر پہر گیا اور کہنے لگا کہ یہہ
بہلائی ہمارے واسطے ہے اور وہ کمی حضرت موسیٰ کے سبب
سے ہوئی تہی حضرت موسیٰ نے فرعون سے پہر کہاکہ اب بھی
باز آ - اور خدا کے آگے عاجزی کر اور خدا کے بندون کو جانے
دے ورنہ باقی ماندہ درختون کو ٹڈیان چاٹ جاوینگی - بعد
تشریف بری حضرت موسیٰ کے فرعونیون اور اوس کے ملازمون
نے جو خفیہ ایمان رکھتے تھے فرعون کو سمجھایا کہ مصر اوجڑ گیا ہے -

اور اب بہت معجزے آپ کے دیکھ چکا ہے پھر بھی قتل پر آمادہ
ہے کاش اگر اب کوئی بلا آئی تو کیسے دفع ہوگی مثل قوم نوح و عاد
و ثمود و شعیب کے ہم تم تباہ ہو جاوینگے خدا کسی پر ظلم نہین
کرتا تمکو نصیحت تمہاری سمجھ مین نہین آتی خداوند تعالی جسکو برباد
کرتا ہے اوسپر کسی کی ہدایت اثر نہین کرتی مجبور ہوکر فرعون نے کہا
کہ اچھا مرد قربانی کے لئے چلے جائین اور باقی یہین رہین مگر حضرت
موسی نے انکار کیا اور کہا کہ اگر جاوینگے تو سب کو ہمراہ لیکر
جاوینگے اسپر فرعون ناخوش ہوا اور آپ کو دربار سے نکلوا دیا
حضرت موسی نے اپنا عصا بحکم خداے تعالی آسمان کی طرف اوٹہایا
کہ تمام دن اور رات پروا آندھی چلی اور دوسرے روز صبح ہی بے شمار
ٹڈیان آئین اور تمام روے زمین کو ڈہانک لیا اور تمام ملک مصر
کی گہانس اور درخت کی سبزی نہ چہوڑی تب فرعون نے عاجز
ہو کر آپ کو پہر طلب کیا اور کہا کہ واقعی مین گنہگار تمہارے خدا کا ہون
اب منت کرتا ہون کہ اس مرتبہ میرا گناہ معاف کرا دیجیے حضرت موسی
نے دعا فرمائی اور ایک ٹڈی بھی باقی نہ رہی مگر فرعون پہر پہر گیا اور بولا
کہ مجکو چہوڑو کہ مین مار ڈالون موسی کو اور پکارنے لگا اپنے رب کو اور
کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ موسی بگاڑے تمہارا دین اور ڈالے ملک مین
خرابی فرعون یقینا جانتا تہا کہ یہہ نبی ہین اور جو کچھ یہہ لاے ہین
وہ سچ ہے سحر نہین ہے اور نہ وہ مفسد اور خونی کہ ذرا سی

بات مین آدمی کو مار ڈالنا تہا مگر یہہ خیال اُسکے دل مین ضرور بیٹھا ہوا تہا
کہ ایسا نہ ہو مین ارادہ کرون موسیٰ کے قتل کا اور خود ہلاک
ہو جاؤن چنانچہ یہہ حیلہ کہ لگا پکارنے اپنے رب کو اور کہنے لگا کہ
چہوڑ دو مجہکو کہ مین مار ڈالون اُسکے ڈرنے کی تصدیق ہے اوسکا کہنا واسطے
فریب قوم کے تہا کہ نہین روکتے ہو والا مین تو مارنے کو مستعد
ہون حالانکہ مارے ڈر کے مار نہین سکتا تہا صرف جہوٹ موٹ
اظہار کرتا تہا ورنہ کسی سے مشورہ کی کیا ضرورت تہی اور مشورہ
پہر کیون موقوف رکہتا پہر بحکم خدائے تعالیٰ حضرت موسیٰ نے
اپنا ہاتھ آسمان کی طرف لمبا کیا تین روز تک روئے زمین پر سخت
اندہیرا رہا کہ ایک کو دوسرا نظر نہ آتا تہا۔ تب فرعون نے حضرت
موسیٰ کو بولا کر کہا کہ تم اور تمہارے بچے جاوین اور گائے وبہینس
وغیرہ یہین رہین مگر حضرت موسیٰ نے منظور نہ فرمایا کہ ایک
جانور بہی یہان نہ چہوڑا جاوے گا تب فرعون سخت ناخوش ہوا
اور کہا کہ مجہے مُنہ نہ دکہانا ورنہ قتل کرا دونگا پہر تو غضب
موسوی جوش مین آیا اور فرمایا کہ اچہا اب مین بہی تیرا مُنہ نہ دیکہونگا
چنانچہ چالیس سال اس فہمایش اور دعوت باحجت ساتہ معجزون
کے یعنی عصا ید بیضا خون ہونا پانی کا مینڈک کثرت مچہرون
اور جوئین وغیرہ کی گذر گئے۔ جب فرعون اور قبطیون کے ایمان
لانے سے مایوسی ہوئی تب حضرت موسیٰ نے خداوند عالم سے

عرض کیا کہ آپ نے فرعون بے عون اور فرعونیون کو اس قدر
مال وزینت دنیا کی دی ہے کہ جس کے سبب وہ لوگون کو گمراہ
کر رہا ہے یہہ بغیر عذاب الیم کے ایمان نہ لاوین گے اون کا
مال تباہ کر اور اونکے دلون پر سخت سے سخت صدمہ پہونچا اور
بنی اسرائیل کو کسی حیلہ سے اُن سے چُھڑا کہ وہ بے خوف وہراس
تیری عبادت کرین خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی بلا نازل کرونگا
کہ سب کلیجہ تھام کر رہجاوین گے اور تم کو خود بخود یہان سے نکال
دین گے اور اگر فرعون تمہارا پیچھا کرے گا تو ہلاک ہوگا تم سب
اس مہینہ کی دسوین تاریخ کو اپنے مکانون کو قبلہ بناؤ اور فی گھر ایک
ایک بکرا بے عیب لے کر چودہوین تک رکھو اور شام کو خدا کے
نام سے ذبح کرو اور بھون کر کھا جاؤ یہہ تمہاری عبادت اور عید
فسح ہوگئی اور اوس بکری کے خون سے ہر ایک مکان کے
دروازے پر نشان کر دینا اور اوس سے پہلے ہر ایک مرد اور
عورت اپنے اپنے ہمسایہ سے سونے اور چاندی کے برتن مستعار
لے وہ تم کو بلا وسواس دیدینگے کیونکہ مین مصریون کے
دل مین تم کو عزیز کر دون گا چنانچہ سب بنی اسرائیل نے
ایسا ہی کیا آدھی رات ملک الموت مصر مین آیا اور امیر سے لیکر
فقیر اور انسان سے لیکر حیوان تک سب کا پہلوٹا بچہ مرگیا اور
گھر گھر ایسا سخت کہرام برپا ہوکہ نہ ایسا کبھی ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا۔

فرعون نے رات کوہی آپ کو اس خیال سے کہ گریہ جاوینگے تو ہم سب مرجاینگے کہا کہ ابھی بنی اسرائیل کو معہ اپنے کل مویشی کے لیجائے اور قربانی کرنے کے لئے اجازت دو اور کہدو کہ میرے لئے بھی دعائے برکت چاہین پھر تو بنی اسرائیل کو وہان سے روانہ کرانے مین بہت ہی عجلت کی گئی اس وجہ سے بنی اسرائیل نے گندھا ہوا آٹا بلا انتظار خمیر کے لگن سمیت کپڑون مین باندہ کر اوٹھا لیا تھا اور رئیسان بنی اسرائیل نے اپنے تمام فرقہ کو جو مصر مین منتشر تھے اور جو بنی اسرائیل بطور معلمی و علیٰ ہذا قبطیون کے نوکر تھے سب کو ایک جگہ جمع کیا اور رات ہی رات کو کوچ کیا کیونکہ رئیسان بنی اسرائیل نے فرعون سے کہدیا تھا کہ ہمارا روز عاشورہ کا متبرک اور دن تولد حضرت آدم کا ہے چاہتے ہین کہ کل بنی اسرائیل باہر شہر سے جمع ہوکر خدائے تعالیٰ کی عبادت کرین اور رسم عید بجالائین تمام بنی اسرائیل نہایت زیب و زینت اور زیور و پوشاک کے ساتھ جو قبطیون سے بہ بہانہ عید لیا تھا شہر سے باہر خیمہ گاہ پر آئے آخر شب کو جب سب جمع ہوگئے حضرت ہارون آگے اور حضرت موسیٰ جماعت کے پیچھے تھے بعد طوفان نوح ۵...۱ مین بنی اسرائیل نے مصر سے یہ کوچ کیا تھا مگر راہ نہ ملی ہر چند چپ و راست چلے مگر راستہ کا سراغ نہ ملا جملہ مردمان کار چھہ لاکھ ستر ہزار تھے اور مجموعہ مرد و عورت لڑکے اور جوان اور بڈھے سب بارہ لاکھ تھے حضرت موسیٰ نے بزرگان بنی اسرائیل سے پوچھا کہ راہ نہ ملنے کی

کیا وجہ ہے حالانکہ بارہا اس راستے سے آمد و رفت رہی ہے بزرگان
بنی اسرائیل نے کہا کہ اصل وجہ یہہ ہے کہ حضرت یوسف نے قبل
وفات کے وصیت فرمائی تہی اور اپنی اولاد اور اپنے بہائی کی اولاد
سے عہد و پیمان لیا تہا کہ جس وقت مصر سے باہر جاؤ تو میرا تابوت
بہی ساتھ لیجانا اور آبائی مدفن مین پہونچا دینا اب چونکہ مصر سے علحدہ
ہوتے ہین مگر تابوت ہمراہ نہین لیا اس لئے غیب سے یہہ راستہ بند
ہو گیا حضرت موسیٰ نے دریافت کیا کہ قبر مبارک کہان ہے جہان سے
تابوت ہمراہ لیا جاوے جملہ بزرگان بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم کو موقع
قبر معلوم نہین ہے مگر اپنے باپ دادا سے یہی وصیت سنی تہی حضرت
موسیٰ نے تمام لشکر مین منادی فرمائی کہ خدا کے لئے جس کو اس قبر
مبارک کی خبر ہو وہ اطلاع دے مگر کسی نے اقرار نہین کیا لیکن ایک
پیرزال فرتوت نے کہا کہ مین قبر مبارک کا موقع جانتی ہون مگر مجہے
خداوند تعالیٰ وعدہ فرمائے کہ اگر مین نشان دیدون تو جو کچہ چاہون
وہ پاؤن حضرت موسیٰ نے توقف فرمایا اوسی وقت وحی نازل ہوئی
کہ عہد کر لو اور جو وہ چاہے اوس کو دیدو پیرزال نے کہا کہ میرے
مطلب دو ہین ایک دنیا مین اور دوسرا آخرت کے لئے یعنی پیر
فرتوت ہون طاقت چلنے کی نہین مجہے سواری سے ہمراہ لے چلو
اور آخرت کو بہشت مین درجہ تمہارا سا پاؤن حضرت موسیٰ نے اوسکی
دونون باتین منظور فرمائین پیرزال نے نشان قبر مبارک کا معین

دریائے نیل مین تبلایا حضرت موسیٰ گئے اور خود تابوت جو سنگ مرمر کا
تھا نکال کرلائے اور لشکر کے آگے لیچلے اور راستہ گم شدہ مل گیا
اور صبح بھی نمودار ہوئی قبطیون نے صبح کو ایک بنی اسرائیل کا اثر نہ
پایا تو اپنے مال کیوجہ سے دیوانون کی طرح شور وغل مچانے لگے
اور واویلا کرنے لگے آخر جاسوسین نے فرعون کو اطلاع دی کہ
بنی اسرائیل جائے عید سے جہان جمع ہوئے تھے راتون رات کوچ
کر کے آگے کو روانہ ہوگئے اب حضرت موسیٰ کی عمر ۸۰ سال اور حضرت
ہارون کی عمر ۸۳ سال کی تھی فرعون نے غصہ مین آکر منادیون کو
حکم دیا کہ گرد و نواح شہر و قصبہ و گاؤن سے سواریان عمدہ
گھوڑون کی حاضر کیجاوین اور چاہا کہ اوسی روز تعاقب کرے مگر
چونکہ اوس روز سب قبطیون کا پہلوٹا بچہ مرا تھا مجبوراً توقف
ہوا دوسرے روز فرعون نے خود بھی فوج کے ساتھ سوار ہوکر
قریب وقت اشراق کے پیچھا کیا کہتے ہین کہ ستر ہزار سوار ابلق
اوس کے مقدمۃ الجیش مین تھے سو ہزار سوار تیر انداز اور
اوسیقدر نیزہ بردار اور اوسی قدر گرز بردار تھے جملہ للہ عدلاکھ
سوار اور چھ سو گاڑیان اپنی اور اہل مصر کی ساتھ لین جن مین
فرعونیون کو بٹھایا بنی اسرائیل نے تین روز مین رعمیس سے سکات
اور وہان سے ایتام اور وہان سے فی الحیرات مین بحل سفون کے
مقابل جو بحر قلزم مین واقع تھا قیام کیا اور خیمے کھڑے کر رہے تھے

کہ چھ گھڑی دن چڑھے فرعون کا مقدمۃ الجیش آ گیا بنی اسرائیل
نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ یا نبی اللہ مصر مین جگہ قبرون کی نہ تھی
کہ ہم کو بیابان مین لے آئے کیونکہ آگے دریا طغیانی مین ہے اور
کشتیان اس قدر میسر نہ ہونگی اور پیچھے فرعون کا مقدمۃ الجیش
آ گیا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کچھ خوف نہ کرو وعدہ خدائے تعالیٰ
کا سچا ہے غمگین مت ہو اسی اثنا مین حضرت جبرئیل معہ وحی نازل
ہوئے کہ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ کہ عصا دریا پر مارو کہ پھٹ جاوے
اور راستہ دے مگر دریا بدستور رہا بعدہٗ حکم آیا کہ دریا کو کنیت کے
ساتھ یاد کرو۔ دوسری بار حضرت موسیٰ نے عصا دریا پر مارا اور
فرمایا کہ اے ابوخالد بحکم خدائے تعالیٰ پھٹ جا اور راستہ دے
چنانچہ فوراً بارہ راستے خشک قعر دریا مین ہو گئے اور دریا جریان
سے رک گیا حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس روز
دو آفتاب دریا پر مسلط فرمائے کہ دریا کے اجزا جدا جدا ہو گئے اور
نسیم عنایت چلنے لگی اور آفتاب لطف الٰہی نے زمین کو خشک کر دیا کہ
بنی اسرائیل آرام سے گذر گئے اور اول حضرت یوشع و حضرت ہارون
و بعدہٗ جملہ بنی اسرائیل بارہ اسباط ہر ایک جدا جدا راستہ سے گذرے
تھے اور سب کے پیچھے حضرت موسیٰ معہ اسباط خود گذرے حضرت
موسیٰ کنارہ دریا پر اتنے عرصے کھڑے رہے کہ تمام صغیر و کبیر دریا
کے اندر داخل ہو گئے بعد اوسکے حضرت موسیٰ بھی روانہ ہوئے

اور دائین بائین پانی کے بڑی بڑی دیوارین تہین پانی کی اون
دیوارون مین روشن دان تھے کہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو
اطمینان کے لئے دیکھتا تہا اور باتین کرتا تہا حتّٰی کہ سب سلامتی
سے چار گھڑی مین بخوبی اس دریائے حائل سے ساحل نجات پر عبور
کر گئے بجز اس مرتبہ کے کبھی آفتاب اوس زمین پر نہ چمکا تہا اور نہ
قیامت تک چمکیگا فرعون نے یہ حال دیکھ کر کہا کہ یہہ دریا میرے
اقبال سے پھٹ گیا ہے تاکہ جنکا تعاقب کیا گیا ہے اون کو پکڑ لون
اور معجزۂ حضرت موسیٰ سے قدرت خداوند تعالیٰ کا کرشمہ دیکھ کر
مارے ہیبت کے کانپا اور دریائے فکر مین ڈوبا کہ آیا متابعت حضرت
موسیٰ کی کرون یا مصر کو پھر جاؤن اور ہامان نے بھی فرعون کو دریا
مین جانے سے روکا کہ کشتی سے عبور کرنا چاہیئے مگر حضرت جبرئیلؑ
اسپ مادہ پر سوار ہو کر دریا مین داخل ہوئے اور فرعون کا گھوڑا
اوس کو دیکھ کر بے اختیار فی الفور دریا مین داخل ہوا اور اوسکے
پیچھے اوس کے لشکر بھی دریا مین داخل ہوئے اور مقدمہ لشکر
فرعون کا کنارے کے قریب پہونچا کیونکہ میکائیل مردمان بازماندگان
فرعونیون کو ہانکتے تھے پھر بحکم خدا جل شانہ حضرت موسیٰ نے دریا
پر عصا مارا اور دریا اپنی اصلی حالت پر آگیا اور پانی نے فرعون
اور اوس کے ساتھیون کو ہلاک کیا اور سب ڈوب مرے اور وہ
دن منگل کا تہا ڈوبتے مین فرعون نے کہا مین بنی اسرائیل کے خدا

تعالیٰ پر ایمان لایا فرشتہ نے جواب دیا کہ اب ایمان لاتا ہے۔ نعوذ
باللہ من غضب اللہ و غضب رسول اللہ اور بنی اسرائیل نے کنارہ
دوم بحر قلزم پر فرعون اور اوس کے لشکر کی نعشین بہتی ہوئی دیکہین
یہ تاریخ عاشورہ کی تہی چنانچہ حدیث صحیح مین حضرت عباس رضہ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین
یہودیون کو روزہ رکہتے دیکہا دریافت سے اونہون نے عرض کیا
کہ آج دن عاشورہ کا ہے آج کے دن حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل
کو فرعون سے نجات دی اور فرعون غرق ہوا حضرت موسیٰ نے
بطریق شکریہ کے روزہ رکھا ہے اوس کی اقتدا مین ہم بہی روزہ
رکہتے ہین حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلعم نے بہی صحابہ سے فرمایا
کہ مجہپر بہی حق ہے اس لئے خود روزہ رکھا اور دوسرون کو روزہ
کی ہدایت فرمائی اور اخیر عمر مین ارشاد فرمایا کہ اگر آئندہ سال زندہ
رہا تو ہمراہ یوم عاشورہ کے نہم تاریخ کو بہی روزہ رکہون گا تاکہ یہودیون
کی مشابہت نہ رہے۔ کہتے ہین کہ ایک عورت بنی اسرائیل کی اخیر
رات کو پانی بہرنے کے واسطے دریا پر گئی اور جب پانی بہر چکی تو
ڈاڑہی فرعون کی جو جواہرات و مروارید سے مرصع تہی اوس
عورت کے ہاتھ پڑی اوس نے جہٹ سے اوکھاڑ لی اند جواہرات
اوس سے لے لئے اور یہ وہ عورت تہی جس نے محل فرعون مین
کچہ محنت کی تہی مگر اجرت نہین ملی تہی غیب سے آواز آئی کہ عوض

اپنی اجرت کے لے لے۔ اوس نے یہ آواز سُنی اور سب سے یہہ قصہ
بیان کیا اور ڈاڑہی مروارید کی دکھلائی اور لوگون کو یقین ہوا کہ نتیجہ
ظلم کا ذلت و خواری ہے اور اخیر مظلوم کا رستگاری و فلاح ہے حضرت
موسیٰ نے حضرت یوشع نبیرۂ حضرت یوسف صدیق اللہ علیہ السلام
کو معہ چوبیس ۲۴ ہزار مردمان کار کے مصر کو بھیجا اونہون نے وہان پہونچکر
تمام خزانہ و اموال منقولہ جمع کر کے حضرت موسیٰ کے حضور بھیجدیا اور
باغ و املاک ضبط کئے اور ایک شخص کو وہان کا حاکم کر کے خود حضرت
موسیٰ کے حضور واپس آگئے اور پھر بنی اسرائیل قلزم سے کوچ کر کے
تین دن مین سور کے بیابان مین پہونچے اور وہان سے ایلیم مین آئے
جہان بارہ چشمے اور ستر ۷۰ درخت کھجور کے تھے اور دوسرے مہینہ کی
پندرہوین تاریخ کو سین کے بیابان مین پہونچے وہان بنی اسرائیل
نے بھوک کی فریاد کی کہ مصر مین مرتے تو بہتر تہا جہان گوشت کی ہانڈیون
کے پاس بیٹھے تھے اور من بھر کی روٹیان کھاتے تھے تب خوان نعمت
خداوند تعالیٰ نے اس طرح پر نزول فرمایا کہ کھانے کے لئے بٹیرین
بھیجین جن کو سلویٰ اور سمانی بروزن حبابی بھی کہتے ہین اور یہہ
اکثر دریائے شور پر ہوتی ہین جنوبی ہوا اون کو جوق جوق عصر کے
وقت بنی اسرائیل کے خیمون پر اوڑا لاتی تہی اور بنی اسرائیل ہاتہ
اور پادرو پکڑی سے او انکا شکار کرتے اور بفراغت شکم سیر ہو کر کھاتے ۵

بعض تفسیر مین ہے یون مسطور	آگے شاخون پہ بیٹھتے تھے طیور

بسبب وہ ہوتے تھے صوت دلکش سی	مثل بلبل ترانۂ خوش سے
گرتی اون پر جو ایک باد اثر	گرتے اونکے تمام بال اور پر
بے رگ وخون واستخوان وہ تمام	پاتے بریان یہ حق کا تہا انعام
حسب حاجت کے اون کو لاتے تھے	ساتھ من کے اونہین وہ کھاتے تھے

اور قریب صبح اوس پڑتی تہی جو برف سے زیادہ سفید چہوٹے چھوٹے دانون کی طرح درختون پر ملتی تہین اور کھانے مین شہد سے زیادہ میٹھی تہی اون کو من کہتے تھے اور اہل کتاب نے اون کو ترنجبین بھی کہا ہے خداے بزرگ و تعالی نے فرمایا کہ تمہارے لئے گوشت اور روٹیان ہین ہر شخص خوراک ہر روز کی جمع کرلے اور جمعہ کو دو دن کی کیونکہ سنیچر کو جمع نہ کیا کرین اوس روز کی تعظیم ضرور جانے چالیس برس تک یہ من وسلوی بنی اسرائیل کو ملتا رہا جب تک کہ وہ ملک کنعان مین پہونچکر آباد ہوئے خداے تعالی نے حضرت موسی کو ارشاد فرمایا کہ کچہ من ایک مرتبان مین واسطے یادگار آیندہ نسلون کے رکھ لو چنانچہ آپ نے رکھ لیا۔

پھر مقام سین سے کوچ کرکے رفیدیم مین پہونچے وہان بنی اسرائیل کے عذر پر بحکم خداے تعالی حضرت موسی نے حوریب پہاڑ کی ایک چٹان پر اپنا عصا مارا اوس سے بارہ چشمے بہ تعداد اسباط بنی اسرائیل کے جاری ہوئے۔ ف

یعنی بارہ تھے سبط جیسے عیان	یون ہی بارہ ہوئے وہ چشمے روان

جاتا ہر ایک قوم نے تحقیق کوچ کرتا اگر کہیں لشکر	گھاٹ اپنا کر آپ سے تطبیق ساتھ لیجاتے اپنے وہ پتھر

اور اوسی جگہ قوم عمالیق جس کو عمالقہ کہتے ہین اولاد حضرت عیص سے جو اطراف کنعان مین بڑے جنگجو تھے بنی اسرائیل پر چڑھ آئے اور حضرت موسیٰ نے بحکم خدائے تعالیٰ حضرت یوشع کو معہ دیگر مردان جنگی بنی اسرائیل کے واسطے دفع کرنے کے بھیجا اور حضرت موسیٰ وحضرت ہارون پہاڑ حورب پر جاکر دعا کرنے لگے جب تک وہ دعا فرماتے بنی اسرائیل فتح پاتے اور جب ہاتھ لٹکا دیتے تو عمالیق غالب آتے حتیٰ کہ حضرت موسیٰ کے ہاتھ بھاری ہوگئے اور آخرکار بنی اسرائیل نے فتح پائی اور حضرت موسیٰ نے وہان قربانی گاہ قایم کی حضرت شعیب خبر پاکر معہ صفورا اہلیہ حضرت موسیٰ اور دونون بیٹون کے جیر سوم اور الیعزر تشریف لائے حضرت موسیٰ استقبال کو تشریف لے گئے حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم جو تمام دن بنی اسرائیل کی عدالت کرتے ہو تھک جاؤگے اپنا نائب مقرر کرو چنانچہ حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور حضرت شعیب واپس تشریف لے گئے اور مصر کے خروج سے تیسرے مہینے بیابان سینا مین جہان کوہ طور ہے بنی اسرائیل پہونچے اوس کو کوہ سینا اور سین بہی کہتے ہین اور خیمے پہاڑ کے آگے کھڑے کئے گئے بنی اسرائیل نے کئی بار حضرت موسیٰ سے عرض کیا کہ ہمارے لئے علحدہ شریعت چاہئے

جس کے موافق ہم عمل خیر کر کے رضائے الٰہی حاصل کرین خداوند تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ کو کوہ طور پر طلب فرمایا اور ہم کلام ہوا اور فرمایا کہ تم بنی اسرائیل سے
کہدو کہ خدا نے تم کو پنجہ ظلم سے کیسا بچایا اور مین نے تمہارے ظالمون کے
ساتھہ کیا کیا اگر تم میرے حکمون پر چلوگے تو مین رحمت بھیجون گا مگر ان
حضرات نے حضرت موسیٰ کی ہدایت پر کہا کہ جب تک ہم خدائے تعالیٰ کو اپنی
آنکھ سے نہ دیکھین گے یقین نہ لاوینگے تب بحکم خدائے تعالیٰ حضرت
موسیٰ نے فرمایا کہ دو روز نہاؤ اور دہوؤ اور پاک وصاف ہو تیسرے روز
خدائے تعالیٰ کی تجلی اور ظہور کوہ سینا پر ہوگا مگر کوئی شخص پہاڑ کو
نہ چھوئے اور نہ اوس پر چڑہے ورنہ ہلاک ہوگا چنانچہ آپ مع حضرت
ہارون ویوشع ندب وغیرہ ستر بزرگان بنی اسرائیل کو ساتھہ لے کر پہاڑ
پر تشریف لے گئے تیسرے روز پہاڑ پر کالی گھٹا امڈی اور اس زور شور
سے زلزلہ اور بجلی کی کڑک ہوئی کہ سب طالبان دیدار فنا ہو گئے اور نور
الٰہی ظاہر ہوا حضرت نے مناجات کی کہ توہی گمراہی سے ہدایت مین لانے
والا ہے اگر تو نے اون کو طمع کلام سنانے کی ندی ہوتی تو وہ دیدار
کی جرأت نہ کرتے تو چاہتا تو ان سے آگے مجھے اور پھر سب کو ہلاک کرتا
اب تنہا کس صورت سے قوم مین جاؤن اللہ جل شانہ نے آپ کی دعا
قبول فرمائی اور پھر سب کو زندہ کر دیا ۔ ع

صاعقہ سے وہ سب ہوئے جو ہلاک	دیکھہ موسیٰ ہوئے تحسیر ناک
آگے حیرت مین عجز و زاری سے	عرض کی یون جناب باری سے

اے خداوند کارساز جہان — تجھ پہ روشن ہے حال راز نہان
آل یعقوب جب کہین یہ سوال — پوچھین احبار قوم کا احوال
اسکا مین کیا جواب دون ان کو — اے خداوند کیا کہون اُن کو
پس ہوئی اُن کی مستجاب دعا — حق نے ایک ایک کو کیا اچھا

جب حجاب اوٹھ گیا تو قوم نے کہا کہ ہم نے یہ شفقت اسواسطے کی تہی کہ ہم بہی کلام الٰہی سنین اور قوم کے روبرو گواہی دین — آپس مین جھگڑنے لگے تب پہر حضرت موسیٰ نے عرض کیا اور بحکم خداتعالیٰ فوراً ایک سفید بادل پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ کو مع ستر آدمیون کے اوس نے چھپا لیا اور ان سب نے کلام الٰہی سنا اور تجلی نور خداوندی کا ملاحظہ کیا جس سے ان کا دل زیادہ مشعوف ہوگیا اور سب نے اپنے گناہ سے استغفار کیا اور حضرت موسیٰ کی نبوت کی تصدیق کی اور یہین معلوم ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے توریت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو نیابۃً اپنی جگہ چھوڑا اور فرمایا کہ اچھی طرح پر کام کرنا اور خود اربعین لیلۃً یعنی تیس ۳۰ رات ذیقعدہ اور دس رات ذالحجہ چلہ چالیس ۴۰ دن رات پہاڑ پر معتکف رہے اور یہین سے صوفیہ کرام رض نے ریاضت و خلوت کیلئے چلہ کی میعاد حاصل کی ہے اول غرہ ذیقعدہ سے تیس دن کا اعتکاف ختم ہونے مین صرف ایک روز باقی تہا اوسوقت روزہ اور کمزوری کی وجہ سے بوئی دہان بدل گئی تہی اس لئے آپ نے مسواک فرمائی غیب

حکم آیا کہ وہ بوئے مشک سے زیادہ بہتر ہے اس لئے دس روزہ اور رکھو تو دسوین
ذالحجہ کو کتاب عطا کرون گا اور اپنے کلام سے آپ کو مشرف کرون گا حضرت
موسیٰ نے دوسری نیت اعتکاف دس روز کی اور کی اور اوسجگہ سے اوس
ظلمات لاہوتی دور ہوگئی اور دسوین ذالحجہ کو بوقت صبح کلام مشتمل وعظ
وحکم بلا سبب اور بلا درمیانی واسطے کے حضرت موسیٰ اور خداوند تعالےٰ
کے مابین ہوا حدیث شریف مین آیا ہے کہ (۵-۱۵) کلمات طیبات خداوند
تعالیٰ نے اپنی زبان قدرت سے ارشاد فرمائے حضرت موسیٰ کو دیدار کا
تردد تہا خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ مین اس پہاڑ پر تجلی کرتا ہون پس جب
خداوند تعالیٰ نے تجلی فرمائی تو پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور حضرت
موسیٰ بھی بیہوش ہوگئے - جب ہوش آیا تو عرض کیا کہ الٰہی توبہ ہے اور تو
پاک ہے اور سب سے پہلے مین تجہپر ایمان لایا ہون اور بارہ لوحین زبرجد
کی جسپر توریت لکھی تھی اور اوس مین احکام حسب ذیل تھے عطا فرمائے
اول کسی جاندار کی صورت نہ بنانا نہ اوس کو سجدہ کرنا -
دوم - خدا تعالیٰ کے نام کی تعظیم وتکریم کرو فضول طور پر نام نہ لو -
سوم - سینچر کے دن کی تعظیم کرو اور اوس روز کچہ کام نہ کرو -
چہارم والدین کی تعظیم اور خدمت کرو -
پنجم - خون نہ کرو -
ششم - زنا نہ کرو -
ہفتم چوری نہ کرو -

ہشتم - اپنے ہمسایہ کی جہوٹی شہادت نہ دو۔
نہم - ہمسایہ کے گھر کا لالچ نہ کرو۔
دہم - پڑوسی کی جورو لونڈی او رمویشی و دیگر اشیار کا لالچ نہ کرو
علاوہ اس کے اور بہت سے احکام عبادت و سیاست و حلت و حرمت جانورو
اور امامت حضرت ہارون کے لئے اور لباس کی قیود وغیرہ عطا ہوئین
اور یہ بہی ارشاد ہوا کہ عمل نیک کرین اگر بے انصافی کرین گے تو اون کے
دل پہیر دون گا۔ ہدایت و ضلالت دونون اوسی کی طرف سے ہین جیسے
بہشت و دوزخ پہر ملک سینا سے ملک شام کیجانب طیاری کے لئے حسب
ارشاد حضرت موسیٰ ایک بڑا خیمہ اور اس کا سامان طیار کیا گیا کیونکہ حکم
الٰہی تہا کہ طیاری لشکر کیجاوے بعد انتظام و تربیت لشکر کے دوسری
سال کے پہلے ماہ مین وہان سے کوچ کیا تمام دن ابر سایہ کرتا تہا اور رات
کو وہی ابر سراسر روشنی بنجاتا تہا دوسری ماہ کی ۲۰ تاریخ کو دشت فاران
مین پہونچے اور قیام کیا اور وہ ابر وہین پہونچکر ٹہیرا جو تین دن کی راہ پر تہا
یہان بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے دعا کے لئے کہا اور التجا کی کہ ہم سے
ایک کھانا یعنی من و سلویٰ پر صبر نہین ہوتا (اس لئے کہ وہ انکو بے محنت
ملتا تہا مولف) اور کہا کہ مچھلی جو مصر مین مفت ملتی تہی اور پیاز اور لہسن اور گندنا
اور کہیرے اور ککڑیان اور خربوزے اور ترکاریان وغیرہ یاد آتی ہین ع

پس ہمارے لئے تو اے موسیٰ	مانگ اپنے خدا سے اب یہ دعا
ہم نہ ٹہیرینگے ایک کھانے پر	صبر ہرگز کرین نہ سرتاسر

حضرت موسیٰ نے غصہ مین آکر خداوند تعالیٰ سے عرض کیا کہ ان لوگون کا
بار مجھپر کیون ڈالا ہے کیا مین ان لوگون کا باپ ہون تب خداوند تعالیٰ
نے فرمایا کہ آئندہ منزل پر چلو چنانچہ دوسری منزل پر مری پہیلی اوراسیکو
سے اوس جگہ کا نام قبرات التہاوہ رکھا اور وہان سے کوچ کرکے حصیرت
مین آئے یہان حضرت موسیٰ سے کچہ لوگون نے شکایت کی مگر اللہ تعالیٰ
آنکو اوس الزام سے بری فرمایا۔ اس وقت حضرت موسیٰ کے ساتھ بارہ
اسباط بنی اسرائیل سے پانچ پانچ ہزار ہر ایک سبط بنی اسرائیل تہا
یہان حضرت موسیٰ نے بارہ نقیب ہر ایک سبط سے ایک ایک شخص
لے کر ملک کنعان کی جاسوسی کو طیار کیا جن مین یوشع بن نوح اور کالب بہی
تہے اور میدان قادس سے ملک کنعان کو تشریف لے گئے اور وہان سے
چالیس روز بعد سب حال دریافت کرکے اور انگور وغیرہ میوہ جات لیکر
واپس تشریف لائے اور وہان کا سب حال کہا اور اوس زمین کی بڑی
بڑی خوبیان ظاہر کین کہتے ہین کہ ان نقیبون کا قد چار پانچ گز سے کم نہ تہا
مگر بہ نسبت قد عمالقہ کے یہ لوگ مثل چڑیا کے نظر پڑتے تہے اور سب نے
بجز یوشع اور کالب سے عہد شکنی کرکے چونکہ وہ عوج بن عنق کو دیکھ آئے
تھے اوس کی قد وجسامت کی نسبت یہ بہی کہا کہ وہان کے رہنے والے
جنگ جو اور قد آور ہین اور مقابلہ اُن سے مشکل ہے تب اور لوگون نے
کہا کہ جب تک وہ وہان رہین گے ہم نہ جاوین گے بلکہ ہم یہین ٹہیرین گے
اسے موسیٰ تم معہ اپنے خدا کے جاؤ اگرچہ یوشع اور کالب نے اس بہید کو

چھپایا اور ہر چند اطمینان دیا اور کہا کہ اونکا اقبال جاچکا ہے تم فتح اور
نصرت پاؤ گے خداوند تعالیٰ نے تمہارے بزرگون سے وعدہ کر لیا ہے اور
خدا کے بھروسہ پر چلو مگر وہ نہ گئے تب حضرت موسیٰ نے حضور خداوندی
مین دعا کی کہ مین اور میرا بھائی تیری خدمت مین موجود ہین اور اونسے
مجھے جدا کر دے کیونکہ اُن کے خیالات اچھے نہین ہین تب خداوند تعالیٰ
نے اوسی وقت ایک ابر پیدا کیا جس مین سے آواز صریح آئی کہ یہ لوگ
کہان تک ظاہر معجزون سے منکر ہون گے اتنا نہین جانتے کہ طرفۃ العین
مین سب کو ہلاک کر دون گا اور اون سے اوتنے ہی لوگ پیدا کر دون گا
پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یا رب تو اپنے قہر سے ان لوگون کو ہلاک
کرے گا تو تیرے ملک مین نقصان نہوگا لیکن جو امت میرے بعد ہوگی وہ
کہین گے کہ موسیٰ نے اپنی قوم کو بد دعا سے ہلاک کرایا تیرا احسان بہت
ہے بخشدے اور ناگاہ مت ہلاک کر۔ حکم آیا کہ مین نے تیری دعا قبول کی
اور اُن کو تیری خاطر سے بخشا لیکن تو نے اُن کو فاسق کہا ہے مجھے اپنی
حیات کی قسم ہے کہ سوا تیرے دونون بھائیون یعنی یوشع و کالب کے سب
کو اس بیابان مین [illegible] حکم [illegible] اور دس
آدمی کے جھوٹون سے [illegible]
تمام لوگ اسی جنگل مین گرفتار رہے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع
و کالب تو عالم قدس کو تشریف لے گئے اور بنی اسرائیل [illegible] طرف
روانہ ہوئے تمام دن سفر کرتے مگر شام کو اپنے تئین منزل اول ہی

حنا کا خضاب کرتے۔ آپ مہاجر حبشہ سے ہیں۔ آپ جنگ بدر میں (۴۱) سال کے تھے۔ اسی دن آپکے والد کافر ارے گئے۔ آپکے مناقب میں حضرت نے فرمایا لکل امۃ امین وامیننا ایتھا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح ہر امت میں ایک امین ہوا ہے اور ہماری امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ جب اہل نجران امین کے طالب ہو کر آئے تو حضرت صلعم نے آپکو اُن کے ساتھ کیا۔ بی بی عائشہ رضہ سے پوچھا گیا کہ صحابہ میں کون لوگ حضرت کے پاس زیادہ محبوب تھے آپنے فرمایا۔ ابو بکر پھر کہا گیا اور کون آپنے کہا عمر۔ پھر پوچھا گیا اور کون۔ فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح۔ آپ عمواس قریہ اردن میں جو رملہ اور بیت المقدس کے درمیان ہے طاعون سے ۱۸ھ کو بعمر ۵۸ انتقال کئے۔ آپکے جنازہ کی نماز معاذ بن جبل نے پڑھائی۔ آپ کو قبر میں رکھنے کے لئے ساتھ عمر بن العاص ضحاک بن قیس اوترے آپکی قبر رملہ اور بیت المقدس کے درمیان ہے۔ عمواس کے طاعون میں جو اموات ہوئے اوس کی تعداد (۲۵۰۰۰) پچیس ہزار بیان کی گئی ہے اس وقت ایک جماعت صحابہ کی شہادت کا رتبہ بفحوائے حدیث الطاعون شہادۃ لکل مسلم (بخاری) آپکے دو لڑکے تھے یزید۔ عمیر۔ دونوں کی ماں ہندہ بنت جابر تھیں۔

(۱۱۱) ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مسعود۔ بن غافلہ۔ کوفی۔ ماں انکی ام ابن عبد بنت ود ہذلیہ تھیں۔ آپ مہاجر حبشہ سے ہیں۔ آپکی ماں بھی مہاجرہ تھیں۔ آپ کل مشاہد میں رہے۔ آپ عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ آپسے صحیحین میں (۶۴) حدیثیں اور صرف بخاری میں (۲۱) اور صرف مسلم میں (۳۵) آئی ہیں۔ آپسے اکثر محدثین نے روایت کیا۔ آپکے راوی۔ علقمہ۔ اور اسود ہیں۔ آپکی وفات کوفہ میں اور بعض لکھتے ہیں۔ مدینہ میں ۳۲ھ یا ۳۳ھ کو ہوئی۔ آپ بقیع میں دفن ہوئے آپ کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان اور بعض لکھتے ہیں کہ زبیر اور بعض کا بیان ہے کہ عمار نے پڑھائی۔

(۱۱۲) ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس بن اسلم۔ اشعری۔ آپکی ماں ظبیہ بنت وہب العکیہ

جاوین گے اور کچھ نقصان نہ کرین گے باغون اور کھیتون اور گھانس کو بہی
نہ چھوئین گے اور اگر لین گے تو قیمت سے لین گے مگر وہ رضامند نہ ہوا۔
تب اوس راستہ کو چھوڑ کر کوہ طور پر سب بنی اسرائیل گئے جہان حکم آیا
کہ حضرت ہارون کا وقت آپہونچا ہے۔

حضرت ہارون کا مختصر حال

حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے اور تین سال حضرت موسیٰ سے
بڑے تھے آپ گندم گون اور خوبصورت بہن چشم غضبناک فصیح اللسان تہے
جب فرعون کے ظلم سے اطفال بنی اسرائیل قتل ہوئے تو قبطیون نے
فرعون سے کہا کہ اگر ایسا ہی حال رہا تو بنی اسرائیل کی نسل منقطع ہوجاویگی
اور جب کوئی مشکل کام آئے گا تو ہمپر سخت مصیبت پڑجاوے گی تب فرعون
نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل ہون اور ایک سال قتل نہ کئے جاوین چنانچہ
حضرت ہارون سال معافی مین اور حضرت موسیٰ سال قتل مین جیسا کہ اوپر لکھ
چکا ہون پیدا ہوے باقی حال آپکا حضرت موسیٰ کے حال سے شامل ہے بعمر
۱۳۲ سال کوہ حور کی چوٹی پر آپ نے اس جہان پرشور سے ملک جاودانی کو
رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور بحکم خدائے تعالیٰ آپ کے کپڑے
آپ کے صاحبزادے الیعذر کو پہنائے گئے اور وہ آپ کی جگہ امام ہوئے اور
جنت مین کسی کے ڈاڑہی نہوگی مگر آپ کی ڈاڑہی تا ناف ہوگی۔ بنی اسرائیل
نے ۳۰ دن تک آپکا ماتم کیا۔ اور چالیسوین سال خروج کے کنارہ ملک ادوم کے

سفر کرتے ہوئے قریب ملک کنعان کے پہونچے تو وہانکے بادشاہ عراد نے جسکا پایہ تخت دکہن کی طرف تہا آپ کی آمد دریافت کرکے جنگ کے واسطے اوٹہا اور ایک جماعت کو گرفتار کرکے لے گیا بنی اسرائیل نے خدا سے التجا کی اور منت مانی اور پہر لڑائی کو اوٹہے تو بہت سے کنعانیون کو گرفتار کرکے اونکی آبادیون اور قصبون کو نیست ونابود کردیا اور وہان سے کوچ کرکے موآب مین آئے اور وہان سے سیحون نامی بادشاہ حسبون سے راستہ چاہا مگر وہ بہی رضامند نہوا تب بنی اسرائیل نے لشکر اوس کو بہی فتح کیا اور حسبون اور اوسکے سب شہرون اور نواح کو قبضہ مین کیا اور اب بنی اسرائیل پہیلنا شروع ہوئے اوسوقت ملک شام مین طوایف الملوکی تہی یعنی چہوٹے چہوٹے رئیس تہے حسبون سے بنی اسرائیل یعزیر کو فتح کرتے ہوئے بسن مین آئے اور یہان کے عوج بادشاہ سے مقام ادراعی مین سخت مقابلہ ومقاتلہ ہوا جسکا قد لمبا یہود مین مشہور ہے اور مثل رستم کے شجاع اور مثل حاتم کے سخی اور مثل قارون کے مالدار تہا آخر بنی اسرائیل نے اوس کو معہ زن وفرزند قتل کرکے اوس کے ملک پر قبضہ کیا وہان سے نہر یردون کے قریب شہر یریحو کے مقابلہ مین جس کو اریحا بہی کہتے ہین مقام کیا وہان بادشاہ بلق بن صفور کو بہت خوف ہوا اور سب اہالی موالی بہی خوف زدہ ہوگئے آخر اوس نے بلعم باعور کو جو شہر فتور مین بڑا بابرکت شخص تہا پیغام بہیجا کہ مصر سے بنی اسرائیل مثل مور وملخ سب ملکون مین پہیلتے چلے آتے ہین اون کے لئے بد دعا کیجئے اول اوس نے عذر کیا مگر بعد مین مجبور ہوا

اور راستے مین چلا تو اوس کی سواری کا خچر بیٹھ گیا جب اُسنے خچر کو بہت مارا
پیٹا تب خچر نے بحکم خدائے تعالیٰ زبان سے کہا کہ فرشتہ میرے چلنے کو روک
رہا ہے خدا کا حکم نہین تو فرشتہ کو دیکھ لے الغرض بلعم بادشاہ
کے پاس گیا اور بد دعا کرنے سے انکار کیا مگر بادشاہ نے ضد کر کے مجبور کیا تب
بد دعا کی مگر بد دعا کی جگہ زبان سے دعا ہی نکلتی تہی آخر بادشاہ سخت ناراض ہوا
اور بلعم واپس آئے اور بنی اسرائیل نے مقابلہ مین شکست فاش دی اور
ملک پر قبضہ کرلیا وہان سطیم پر خیمۂ بنی اسرائیل نصب ہوا تہا۔ غالباً جب
بلعم کی دعا کا اثر نہوا تب اُنہون نے موابی عورتون سے تدبیر زنا کی نکالی جس سے
سخت وبا آئی اور چوبیس ہزار آدمی مر گئے مگر فینحاس نبیرۂ حضرت ہارون
نے بڑی ہوشیاری کی جن خیمون مین زنان فاحشہ تہین اون کو قتل
کر دیا جس سے وبا دفع ہوگئی اور پہر بہ تعداد بارہ ہزار لشکر بنی اسرائیل مدیان
پر جنہون نے وہ تدبیر نکالی تہی چڑہا اور مدیان کے بچون اور عورتون کو قید
اور بلعم باعور کو قتل کیا حضرت موسیٰ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اب تمہاری
وفات قریب ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع کو اپنا قایم مقام اور خلیفہ
کیا اور الیعذر کو حضرت ہارون کی جگہ امام مقرر فرمایا اور حکم فرمایا کہ تمام بنی
اسرائیل کا شمار کرو اور اون لوگون کو جو مصر سے نکلنے کے وقت حاضر تھے
تلاش کرو نقیبون نے عرض کیا کہ سوائے یوشع اور کالب کے اون مین کوئی
باقی نہین پھر سب کو جمع کیا اور وصیت کی حضرت یوشع کو قوم کی تربیت کا اور
قوم کو حضرت یوشع کی فرمان برداری کا بڑی تاکید سے حکم دیا۔ اور بنی اسرائیل

کو اطلاع دی کہ حضرت رسول خدا صلعم نبی و رسول اولی العزم پیدا ہونے والے ہین اون کی نا فرمانی نہ کرنا ورنہ سخت مصیبت ابدی مین پکڑے جاوگے اور ہمیشہ لوگون کی آنکھون مین ذلیل و خوار ہوگے اور بہت کچھ وصیت و نصیحت فرمائی اور کاتبون کو جمع کرکے توریت کے نسخے لکھوائے اور ایک نسخہ اپنے دست مبارک سے لکھکر بذریعہ جبرئیل علیہ السلام مقابلہ کیا اور باقی نسخے اوس نسخے سے مقابلہ کئے گئے اور اسباط تقسیم کئے اور سب سے رخصت ہوکر اباریم کے پہاڑ کی چوٹی پر تشریف لے گئے جہان خداوند تعالی نے وہ ملک جو دریا یردن کے پرلے پار تہا آپ کو دکہایا اور فرمایا کہ یہہ ملک بنی اسرائیل کو دونگا اور وہین دہم ماہ نیسان ۳۸۶۸ شمسی کو بعد ہبوط آدم بہ عمر ۱۲۰ سال جان بحق ہوکر اپنے خاص لوگون مین شامل ہوئے قلم آپکا عبرانی تہا اور اٹہارہ آپکے فرزند تھے بنی اسرائیل مواب کے میدانون مین ۳۰ دن تک روتے رہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز عشاء آپکے زمانہ مین جاری ہوئی تہی آپ کا رنگ گندمی خوب چشم تیز نظر مضطرب اور غضبناک تھے۔

بیان صندوق شہادت یعنی تابوت سکینہ

سورۂ بقر کے اکتیسوین رکوع مین اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے جسکا ترجمہ اس طرح سے ہے کہ آوے تمہارے پاس ایک صندوق جس مین ہے دلجمعی تمہاری رب کی طرف اور کچھ بچی ہوئی چیزین ہین جو چھوڑ گئی موسی اور ہارون

کی اوسکے صندوق شہادت کی حقیقت جسکو تابوت سکینہ بھی کہتے
ہین یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ کا وقت رحلت قریب پہونچا تو حق تعالےٰ
سے دعا مانگی کہ بنی اسرائیل کو شرافت وکرامت ودشمنون پر ظفر
ونصرت اور سبب افتخار او بخشیت کا مرحمت فرما۔ تب خداوند تعالےٰ
نے حکم فرمایا کہ ایک تابوت بناؤ حضرت موسیٰ نے یہ صندوق درخت
شمشاد سے بنایا اور پتر زرین سے اوسکو محکم فرمایا اور وہ تین گز
لانبا اور دوگز بلند اور دوگز چوڑا تہا اور ایک قبہ سبکا تیس گز عرض اور
دس گز مرتفع تہا اور قبہ پر سراپردہ بنایا جو طول مین سو گز اور ارتفاع مین
پچاس گز تہا خزانہ الواح کے صندوق کا شہادت اور قبہ کا ہیکل اور
سراپردہ کا بیت المقدس نام رکھا تہا اوسکے اندر مین کا مرتبان
اور حضرت ہارون کی تبرکات چھڑی وغیرہ تہین اور وہ پتھر جس سے
بیابان تیہ مین بارہ چشمے بنی اسرائیل کے لئے جاری ہوئے تھے اور
الواح توریت اور وہ طشت جس مین انبیاء علیہم السلام کے قلوب دہوئے
جاتے تھے اور لباس حضرت ہارون کا اور جامہ اور نعلین بھی رکھی تہی
یہ صندوق نہایت سخت وقت پر خیمۂ جماعت سے باہر نکالا جاتا تہا اور
جب غنیم طاقتور ہوتا تہا تو اوسکے مقابلہ مین اوسی کو لیجاتے تھے
اور اوسکی برکت سے فتحیاب ہوتے تھے یہ بھی بنی اسرائیل کے
سپرد فرمایا تہا ؎

تھے جو صندوق مین تبرک چند	اونکی تفصیل سن تو اے دلبند

یعنی نعلین اوس مین تہین اور عصا	اور الواح حضرت موسیٰ
اور ہارون نبی کی تہی دستار	اور کر تو ترنجبین کو شمار
اور سلیمان نبی کی خاتم جان	یہ تبرک کے ہین اوسی کے بیان

ذکر عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام

واضح ہو کہ حضرت موسیٰ کا عصا درخت آس بہشت سے تہا اور دس ہاتہہ لنبا تہا کہ نصف اوسکا حضرت موسیٰ کے قد کے برابر تہا اور اسمین دو شاخین تہین جو اندہیری رات مین مثل مشعل کے روشن ہو جاتی تہین اصل مین یہ عصا حضرت آدم بہشت سے لائے تھے اور ورثتہً انبیا علیہم السلام مین چلا آتا تہا حضرت ابراہیم نے اپنے صاحبزادہ کو جو مدین مین قیام پذیر تھے عطا کیا تہا اور اون سے کئی واسطون سے حضرت شعیب کو ملا تہا اور حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کو دیا تہا حضرت موسیٰ جس پتھر سے پانی چاہتے عصا مارتے اور اوس سے پانی جاری ہو جاتا یہ عصا ذی روح ہو کر داخل جنت ہوگا۔

حضرت یوشع علیہ السلام

سورہ کہف کے آٹھویں رکوع مین آپکا ذکر ہے آپ حضرت یوسف کے پوتے تھے یعنی آپ کے والد ماجد کا نام نون بن افراہیم بن یوسف تہا آپ پندرہ سو سال بعد طوفان نوح کے مدینہ اریحا مین پیدا ہوئے آپ ایک عمدہ

شاگرد حضرت موسیٰ کے تھے اور ہنگام زیست موسیٰ و ہارون علیہم السلام
کے نبوت سے مشرف ہوئی اور حضرت موسیٰ کے امر بالعروف و نہی عن المنکر
مین کوشش وسعی فرماتے رہے حضرت موسیٰ نے وقت انتقال کے
آپ کو اپنا قایم مقام و خلیفہ فرمایا تہا اوس وقت بنی اسرائیل سے جو بیس
برس کی عمر مین مصر سے نکلے تھے بجز یوشع و کالب کوئی زندہ نہ تہا۔
آپ نے بنی اسرائیل کو واسطے فتح کرنے ملک پار یردن کے آمادہ کیا
جو حضرت موسیٰ کے زمانہ مین فتح کرنا باقی تہا اوس وقت دریائے یردن
کا پل نہ تہا جیسا کہ حضرت موسیٰ نے قلزم سے بنی اسرائیل کو پار کیا تہا
ویسا ہی یہ دریا بیچ سے خشک ہوگیا اور بنی اسرائیل اوتر گئے اور شہر
یریحو پر پہونچکر حملہ کیا اور سب ملک فتح کرکے بنی اسرائیل مین تقسیم کردیا
اور نابلس کے پاس حضرت یوسف کے تابوت کو دفن کردیا یہین
حضرت یوسف ع کی بیع ہوئی تہی حضرت موسیٰ ع کے ۲۸ برس بعد
آپ نے انتقال فرمایا آپ کی عمر ۱۱۰ سال کی تہی جانب شرق جامع
قمریہ شونیزیہ بغداد مین آپکا مزار ہے۔

سورۂ کہف کے آٹھوین رکوع مین رب العزت ارشاد فرماتا ہے کہ
کہا موسیٰ نے اپنی جوان یوشع سے مین نہ ہٹون گا جب تک کہ نہ پہونچون
دو دریا کے ملاپ تک چلا جاؤن گا قرنون۔

حضرت موسیٰ کے دل مین ایک مرتبہ یہہ خیال گذرا تہا کہ تمام عالم مین
مجھسے زیادہ کوئی عالم اور فاضل نہین۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرا

ایک بندہ خضر نامی تجھ سے زیادہ عالم ہے اور عابد بھی ہے موسیٰ کو ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ اور عرض کیا یا الٰہی اوسکا پتہ تبلا ارشاد ہوا کہ نمکین مچھلی لے لو اور دریا کے کنارہ کنارہ چلے جاؤ جب وہ پتھر دیکھو جہاں چشمۂ حیوان ہے اوسکا پانی جب مچھلی پر پڑے گا تو وہ زندہ ہوجائیگی وہین حضرت خضر ملینگے۔ حضرت موسیٰ نے سفر کا عزم بالجزم کیا اور حضرت یوشع سے کہا کہ اب مین سفر کرتا ہون کبھی نہ رکون گا اور نہ دم لون گا جب تک کہ مجمع البحرین تک نہ پہونچون ورنہ یون ہی برسون چلا جاؤن گا مجمع البحرین وہ ہے جہان کھاری اور میٹھا پانی جمع ہوگیا ہے اور جہان بحر فارس اور بحر روم ملتا ہے۔ ؎

دست از طلب ندارم تا کام من برآید	یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید

حضرت یوشع نے فرمایا کہ مین بھی آپ کے ساتھ چلون گا اور ساتھ ہی رہون گا ؎

خوش است آوارگی آن را کہ ہمراہی چنین باشد

جب موسیٰ اور یوشع توشہ کے لئے بھنی ہوئی مچھلی ساتھ لے دریا کے مجمع پر پہونچے جہان حضرت خضر کا مقام تھا حضرت موسیٰ پر خواب غالب ہوا اور وہان پر آرام کیا اور حضرت یوشع نے اوس چشمہ مین وضو کیا اور ایک قطرہ آپ کے ہاتھ سے بریان مچھلی پر گرا مچھلی نے زندہ ہو کر دریا کی راہ لی اور جس راہ سے گئی وہ راہ سرنگ کی طرح خشک ہوگئی جب صخرہ سے دونون آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ نے کہا کہ لاؤ دوپہر کا کھانا کھاوین حضرت یوشع

نے کہا کہ جب ہم مجمع البحرین پر تھے تو بریان مچھلی زندہ ہو کر دریا مین چلی گئی موسیٰ نے کہا کہ وہی تو مقام ملاقات حضرت خضر کی نشانی تھی فوراً دونون وہان سے پچھلے پاؤن لوٹے اور جب صخرہ پر آئے تو حضرت خضر سے ملاقات ہوئی - بقیہ حالات ملاقات تفسیر سورہ کہف مین موجود ہیں ۱۲

فینحاس

یہان صرف حضرت یوشع کا ذکر غرض ہے

یہ حضرت ہارون کے پوتے تھے ملک بردن کے تخت حکومت پر سترہ سال حکمرانی کی اور کالب بھی سرداری کرتے رہے - بعدہ

غیثال

یہ کالاب کے بھائی تھے - آپ نے بنی اسرائیل کو کشان کے ہاتھ سے چھوڑایا اور چالیس سال تک بہت عمدگی سے حکمرانی کی سنہ ۹۲ موسوی مین راہی ملک بقا ہوئے - بعدہ

آہوذ

آپ کی حکومت اسّی سال تک رہی - ایک سو نوے ۱۹۰ سال موسوی مین انتقال کیا بعدہ

شمکار

پورے ایک سال بھی سلطنت نہین کی - بعدہ

باراق

سنہ ۲۱۱ موسوی مین تخت حکومت پر قبضہ کیا اور چالیس سال تک بہت خوب حکومت کی اور انتقال کیا - بعدہ

کدعون

سنہ ۲۵۸۰ موسوی مین بادشاہ ہوئے اور بنی اسرائیل کو بہت آرام دیا اور چالیس ۴۰ سال تک حکمران رہے۔

ابی مالخ

کذعون کے بیٹے تھے سنہ ۲۹۸ موسوی مین تخت نشین ہوئے اور تین سال حکومت کی۔

یوائر برجبرشی

بائیس ۲۲ سال حکومت کی اور سنہ ۳۲۴ موسوی مین انتقال کیا۔

یفتح جبرشی

سنہ ۳۴۱ موسوی مین تخت حکومت پر بیٹھے اور موابیون کو جو بنی اسرائیل پر مسلط ہوگئے تھے بے شمار قتل کیا اور چھ ۶ سال حکومت کی۔

الصن پادشاہ

سات سال فرمان روائی کرکے سنہ ۳۵۴ موسوی مین رحلت کی۔

آلون

دس سال تخت حکومت پر فرمان روا رہے۔

عبدون

آٹھ سال فرمان روائی کی اور سنہ ۳۷۲ موسوی مین راہی ملک بقا ہوئے

شمسون جبار

سنہ ۴۱۲ موسوی مین پادشاہ ہوا اور بنی اسرائیل کو بہت آرام دیا اور بیس ۲۰

برس تک حکومت کی - ان کی عورت نے کچھ ان سے مخالفت کی تھی اسلئے اوس کو طلاق دیدی اور اہل فلسطین موقع پاکر انکو معہ صندوق شہادت لے گئے اور اپنی کنیسہ کے ستون سے باندہ دیا تھا چونکہ یہہ بہت ہی زور آور تھی ستون اُکھڑ گیا اور چھت گر پڑی یہہ اور بڑے بڑے سردار فلسطین دب کر مر گئے اور دس سال تک کوئی سردار نہ رہا-

عالی بادشاہ

۴۲ سنہ موسوی مین تخت حکومت پر بیٹھا اور یہہ بڑا نیک اور اچھا بادشاہ ہوا اس کی تخت نشینی کے پہلے سال مین حضرت سموئیل ع موضع شیلوہ مین پیدا ہوئے اور اونیسویں سال مین حضرت داود ع پیدا ہوئے یہہ بنی اسرائیل مین کاہن یعنی امام تھا چالیس سال حکومت کی اور ۸۲ سنہ موسوی مین انتقال کیا-

حضرت سموئیل

اللہ صاحب سیپارہ سیقول مین سورہ البقر کے اکتیسویں رکوع مین ارشاد فرماتا ہے کہ کیا تو نے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل مین سے موسیٰ کے بعد جب کہا کہ اپنے نبی کو کھڑا کر دے ہمارے واسطے ایک بادشاہ کہ ہم لڑائی کرین اسکی راہ مین -

سموئیل عرف شموئیل

حضرت شموئیل بیٹے امان ابن علقمہ اسباط لاوی سے تھے گیارہ سال تک
آپ نے بنی اسرائیل کا انتظام و سرداری کی سنہ ۴۹۳ موسوی تک یہہ
مثل قاضیون کے اور بستی کے سردارون اور چودھریون کے حکومت
اور فیصلہ جات اور کاروبار کرتے رہے اس کے بعد سلطنت کا طور قایم ہوا
او بنی اسرائیل نے بیت المقدس مین جمع ہوکر حضرت سموئیل سے کہا کہ
کوئی بادشاہ قایم کردیجئے جس کی ذریعہ سے ہم اپنے مخالفون سے جہاد
کرین اور فتحیاب ہون الم تر الی الملاء من بنی اسرائیل من بعد
موسیٰ اذ قالوا لنبی لھم ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللہ

کیا تو نے گروہ وہ دیکھا
سب وہ بعد از وفات موسیٰ تھے
بولے وے اون سے اے نبی اللہ
تا لڑین ہم خدا کی راہ مین سب

کہ بنی اسرائیل سے وہ تھا
سید القوم اور رؤسا تھے
ہم کو ٹھہرا دو ایک تم اب شاہ
تا ہو جالوت ساتھہ جنگ و حرب

اونہون نے بحکم خدائے تعالیٰ ساؤل طویل القامت کو جنہین طالوت
کہتے ہین بادشاہ مقرر کیا یہہ یہودا کی اسباط سے تھے مگر سلطنت
پہلے سے ان کے خاندان مین نہ تھی بلکہ بذریعہ دستکاری اون کی معاش
تھی اس لئے دیگر بنی اسرائیل نے کہا کہ انیٰ یکون لہ الملک علینا
ونحن احق بالملک منہ ولم یوت سعۃ من المال یعنی اوس سے
زیادہ ہم مستحق بادشاہت کے ہین خدائے تعالیٰ نے ایک عصا اور قدح پُر
از روغن نازل فرمایا کہ جس کے قد سے یہ عصا برابر ہوا اور جس کو دیکھہ کر

یہ روغن جوش کرے اور تیل کی مالش سے وہ شیر اکلیل یعنی تاج ہوجاوے
وہی لایق بادشاہت کے ہے چنانچہ بنی اسرائیل اوسکا امتحان کرتے
تھے اتفاق سے ساؤل اوس جگہ سے گذرے اور امتحانی چیزین سب
پوری اوترین حضرت سموئیل نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اوس کو علم و
جسم مین بھی فضیلت دی ہے اور اس کی سلطنت مین صندوق شہادت
بھی از خود واپس آجاوے گا یہ بھی ایک برہان قطع ہے۔ واللہ یوتی
ملکہ من یشاء واللہ واسع علیم اور اللہ دیتا ہے اپنی سلطنت
جس کو چاہے اور وہ کشایش والا ہے اور سب جانتا ہے۔ کیونکہ سلطنت
کسی کا حق موروثی نہین جس کو خدا چاہتا ہے اوسکو دیتا ہے چنانچہ اوس
صندوق شہادت سے قبطیون کو نحوست معلوم ہوئی اور اون کے
پانچ شہر برباد ہو گئے تب اونہون نے لاچار ہوکر دو بیلون پر صندوق
شہادت لادکر اور راستہ پر لاکر ہانک دیا فرشتے بیلون کو ہانک کر
یہان لے آئے سب اوس کو پاکر سجدہ شکر بجالائے قصہ کوتاہ جمیع اکابر نے
طالوت کو تخت سلطنت پر بٹھایا۔

ملک طالوت

اللہ تعالےٰ نے پارہ سیقول مین سورہ بقر کے الم تر الی الملا کے رکوع مین ارشاد
فرماتا ہے اور کہا اون کو اونکے نبی نے اللہ تعالیٰ نے کھڑا کر دیا تم کو
طالوت بادشاہ آپ کے والد قیس بن قانع بن حہلث بن اخنوح

بن یہودا ابن یعقوب تھے اور آپ بہت خوبصورت اور طویل قامت
تھے اسی وجہ سے طالوت کے نام سے موسوم ہوئے۔ جب آپ
بادشاہ ہوئے تو تین سو تیرہ بہادران بنی اسرائیل سے لیکر جنمین
حضرت داؤد کے والد اور بیٹے اور جنکے بھائی قدآور بھی تھے واسطے
قتل جالوت کے چلے راستے مین تین پتھر اون کو ملے اور وہ بولے
کہ ہمکو اٹھالے جالوت انسے مریگا چنانچہ وہ ساتھ لے گئے۔

کیفیت قصہ اس طرح ہے

کہ جالوت بادشاہ کافر تھا اور قدآور اور بہادر تھا اور اوسکے سر مین
ایک بیضہ تھا جسکو تین آدمی اوٹھاتے تھے اور جسکے مقابلہ
مین کسی کو جرات نتھی اور بنی اسرائیل کے اطراف کے بلاد اوسنے
چھین لئے تھے حضرت سموئیل نے فرمایا کہ جالوت کو وہ دشمن قتل
کریگا جسکی نشانیان خداوند تعالی نے مجھے بتلائین اور ظاہر
کی ہین چنانچہ حضرت سموئیل موضع بیت اللحم مین ایشا عرف
یسی کے یہان گئے اور اون کے بیٹون کو طلب کیا اونہون نے
بارہ بیٹے بھیجے تو یہ سب جوان زیبا طلعت اور خوبصورت
وقوی ہیکل زبردست تھے اور ایک اون مین بہ ملاحت رخسارہ
وطول قد وفربہی سب بہائیون مین امتیاز رکھتا تھا سموئیل نے
جانا اغلب ہے کہ قاتل جالوت یہی جوان ہوگا متوجہ امتحان

ہوئے اور استعمال روغن اور زرہ کا کیا مگر کچہ علامت اثر اونکا ظاہر نہ ہوا اوس وقت خطاب آیا کہ تو اختیار کرتا ہے آدمیون کو حسن و جمال پر اور مین اختیار کرتا ہون عبادت قلوب پر حضرت سموئیل نے مناجات کی کہ یارب مین نے بموجب حکم آزمایش کی مگر وہ شخص اُن مین موجود نہ پایا وحی آئی کہ ایک فرزند اوسکا اور ہے جو اس امر خطیر کے لایق ہے حضرت سموئیل نے ایشی سے کہا کہ اپنے دوسرے فرزند کو حاضر کرو جواب دیا کہ میرا اور فرزند نہین ہے کہا کہ حضرت عالم الغیب والشہادۃ نے خبر دی ہے کہ تیرا فرزند اور بہی ہے ایشی نے کہا کہ بیٹا چہوٹا اور ہے جو بہ نسبت اور بھائیون کے دُبلا پتلا ہے اور وہ فلان جنگل مین بکریان چراتا ہے حضرت سموئیل بہی وہان گئے اور دیکھا کہ شدت سے پانی جاری ہے اور حضرت داؤد ہر نوبت دو دو بکریان اوٹہاکر پانی سے اوتار رہے ہین حضرت سموئیل نے بہ نور نبوت جانا کہ مظہر موعود یہی ہے پاس جاکر سلام کیا اور سنگ تاج مذکور اون کے سر پر رکھا چنانچہ روغن اوس سے ٹپک کر مانند تاج کے اونکے سر پر کھڑا ہوا اور زرہ اون کے قد پر درست رہی بعد ازان حضرت سموئیل نے کچہ عجائبات اون سے پوچھی اور اونہون نے بیان کی اور پوچہا کہ جالوت کو مارو گے اونہون نے اقرار کیا اور نشان کرنے اور زیادہ اطمینان کرنے کے لئے اونکے سر پر تیل ڈالا اور اون کو لشکر مین شامل کیا اور یہ بھی حکم دیا کہ

دریاء یردن کا پانی کوئی نہ پیوے مگر بہت لوگون نے پیاس مین صبر نہ کیا اور پانی پی لیا اس لئے اون لوگون کو جنہون نے پانی پیا تہا علحدہ کردیا اور خاص خاص لوگون کو ہمراہ لے کر مقابلہ کیا۔ ۵

قدر اسی ہزار تھی جا نی	کی جنابت جنہون نے بے پا نی
جس نے پانی وہ سیر ہو گے پیا	پیٹ سوجا تمام اور نہ جیا

جالوت کا لشکر دیکھہ کر بعض گھبرائے مگر حضرت داؤد نے ایک گوشہ سے نکلکر سب کا اطمینان کیا اور صرف تین سو تیرہ آدمیون نے جو موافق عدد اصحاب بدر کے باقی رہ گئے تھے مقابلہ کیا جالوت نے جب اس جماعت قلیل کو دیکھا تو نہایت عار و ننگ آئی کہ اتنے آدمیون پر صف آرا ہونا کمال ناموسی ہے اسواسطے خود ابلق گھوڑے پر سوار ہو کر ہتیار باندہ کر میدان مین آیا طا لوت کو اپنی لڑائی کیواسطے طلب کیا اور کہا کہ اگر خود باہر نہ آوین تو اور کسی کو بند کر کے بھیجین تاکہ جنگ آزمائی کرے طالوت نے حکم دیا کہ جو شخص میری فوج سے مقابلہ کر کے اوس کو مارے گا مین نکاح نصف اوس کو دون گا مگر یہ حصہ حضرت داؤد کے ۔۔۔ تہا چنانچہ جالوت مع ایک لاکھ مرد تیغ زن کے خود باہر نکلا اور یہ کہتا تہا کہ مین تم سب کو تنہا کافی ہون میرے سامنے آتے جاؤ حضرت طالوت نے اول اون دلاوران صف کو ساتھہ لے کر جناب الہی سے دعا مانگی ربنا افرغ علینا صبرًا وثبت اقدامنا یا الہی ہمارے تئین صبر و ثبات قدم عنایت کر اور قوم

کفار پر فتح دے۔ داؤد نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور مثل شیر غرّان کے کھڑے ہو کر وہی تین پتھر گوپھن میں رکھ اس طرح پر مارے کہ وہ جالوت کے سر پر گرے اور پیچھے سے نکل گئے اور جالوت گھوڑے سے زمین پر دہم سے گرا اصل میں اوسکا ماتھا کھلا ہوا تھا اور تمام بدن لوہے میں غرق تھا فوراً اوس کے تیغہ سے اوسکا سر قلم کیا گیا۔ اور اس جوانمردی کی دہوم ہوگئی اور بنی اسرائیل خوش ہوئے یہان سے پایا جاتا ہے کہ جہاد ہمیشہ رہا ہے ورنہ مفسد لوگ ملک کو ضرور ویران کر دیتے بعد فتح کے ملک طالوت نے حسب وعدہ اپنی بیٹی سے داؤد کی شادی کردی اور نصف سلطنت بھی دیدی آخر کار چالیس سال سلطنت کر کے فلسطیون کی لڑائی میں مع اپنے کئی لڑکون کے شہید ہوئے خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں بوجہ ان کے بادشاہ ہونے کے بخطاب ملک یاد فرمایا ہے ان کے بارہ بیٹے تھے یوناثان انبیاداب ملک یشوع ایش بوست عرف اشبت برحیا آرمینا وغیرہ

ایش بوشت عرف اشبت

چھ برس تک گیارہ فرقہ بنی اسرائیل پر حکمران رہا۔

حضرت داؤد علیہ السلام

اللہ صاحب دوسرے پارہ سورہ البقر کے ۳۲ رکوع مین فرماتا ہے کہ
اور مارا داؤد نے جالوت کو اور دی اوس کو اللہ نے سلطنت اور تدبیر
اور سکہایا اوس کو جو چاہا۔
ظاہر ہو کہ آپ کے والد کا نام جولسی عرف عیبار بواسطہ دس پشت کے
حضرت یعقوب تک پہونچتا ہے یعنی عرف علیبان بن عوبن سلیمان
بن بحشون بن عمی بن مادان بن حصرم بن قارص بن یہودا بن
یعقوب تہا اوائل مین بموجب ایما اپنے والد ماجد کے فلاخن یعنی
گوپیا اور تھیلا پتھرون کا اور ایک عصا ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے
ایک دن اپنے والد سے کہا کہ میرا سنگ فلاخن جس چیز پر پہونچتا ہے
اوس کو گرا دیتا ہے اونہون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے
تجکو قلعون کا حاکم کرے گا پہر اونہون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج
مین نے دیکہا کہ فلان جنگل مین شیر میرا تابع ہوا اور اوسپر مین سوار
ہوا اور اوس کے کان پکڑے اور اوس نے میری تابعداری کی آپکے
باپ نے جواب دیا کہ حضرت ذوالمنن ایک مرد عالی مرتبہ کو تیرا مسخر
کرے گا پہر ایک روز آپ نے فرمایا کہ جب مین پہاڑون کی سیر مین تسبیح
کرتا ہون تو سب پہاڑ میرے ساتھ تسبیح کرتے ہین آپ کے والد نے
کہا کہ تجہے بشارت ہو کہ بخشندۂ بے منت خیر و کرامت تجہکو عطا فرمائیگا
پس بعد انتقال ابن یوسف عرف النسیت کے آپ تمامی ممالک
وخزائن کے مالک و متصرف ہو کر تخت سلطنت و حکومت پر بعمر ۳۶

(۱۷۳) ابو محمد فضالہ بن عبید بن نافذ۔ انصاری اوسی عمری۔ آپ احد اور مابعد کے کل مشاہد میں حضرت صلعم کے ساتھ رہے اور آپ زمانہ عمر رضہ میں فتح مصر میں رہے اور دمشق میں سکونت پذیر ہوئے اور آپ زمانہ معاویہ میں دمشق کے قاضی ہوئے آپکی وفات سنہ ۵۳ہجری کو دمشق میں ہوئی بعض کہتے ہیں کہ آپکی نعش مبارک کو حضرت معاویہ نے اوٹھایا آپسے مسلم میں (۲) حدیثیں آئی ہیں اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی۔ ابو علی ہمدانی اور حسن جشمانی اور محمد بن کعب ہیں۔

حرف القاف

(۱۷۴) ابو الفضل قیس بن سعد بن عبادہ بن ولیم۔ انصاری خزرجی مدنی صحابی بن صحابی۔ جواد بن جواد بن جواد بن جواد یعنے آپکی ۴ پشت سے سخاوت چلی آتی تھی آپ بھی سخی مشہور تھے۔ آپکے والد صحابی اور آپ بھی صحابی تھے آپ کو حضرت علی رضہ نے مصر پر عامل بنایا۔ آپ حضرت علی رضہ کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابل رہے۔ آپکی وفات آخر امارت معاویہ سنہ ۵۹ھ یا سنہ ۶۰ھ کو ہوئی۔ آپکے والد سنہ ۱۶ھ کو حوران میں انتقال فرمائے۔ آپکے والد کی قبر دمشق میں مشہور ہے۔ ممکن ہے کہ آپکے والد کی نعش کو حوران سے دمشق میں لائی ہو (حوران۔ اردن کا ایک موضع تھا۔ اور اردن شام کا ایک صوبہ) صحیحین میں آپکے والد سے کوئی روایت نہیں آئی لیکن آپسے مسلم و بخاری میں (۱) اور صرف بخاری میں (۱) آئی ہے آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی شعبی عبد الرحمن بن ابی لیلےٰ ہیں۔

(۱۷۵) ابو عمر قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر۔ انصاری ظفری بدری آپ اخیافی بھائی ہیں ابو سعید خدری کے آپ احد و بدر اور کل مشاہد میں رہے۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے اور آپسے سوائے ابو داؤد کے

تینوں نے روایت کیا۔ آپکے راوی ابوسعید خدری اور محمود بن لبید ہیں۔ آپکی وفات صحیح طور پر مدینہ میں سنہ ھ ہجری کو ہوئی۔ وقت وفات آپکی ۸۵ برس کی عمر تھی۔ آپکے جنازہ کی نماز آپکی وصیت کے موافق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپکو قبر میں محمد بن مسلمہ نے اتارا۔

(۱۷۶) قطبہ بن مالک۔ ثعلبی۔ کوفی آپ منسوب ہیں طرف ثعلبہ بن سعد کے آپسے مسلم میں (۱) حدیث نماز کے بارے میں آئی ہے۔ آپ افراد مسلم سے ہیں بعد آپسے سوائے ابوداؤد کے تینوں نے روایت کیا۔ آپکا راوی آپکا بھانجا زیاد بن علاقہ وغیرہ ہے۔

(۱۷۷) ابو بشر قبیصہ بن المخارق۔ بن عبداللہ ہلالی۔ بصری۔ آپسے مسلم میں (۲) حدیث آئی ہیں۔ ایک مشترک ہے اور ایک خاص مسلم کی روایت سے آپسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ آپکے راوی۔ ابوقلابہ۔ اور ابوعثمان نہدی ہیں۔

حرف الکاف

(۱۷۸) ابوعبداللہ کعب بن مالک بن عمر۔ انصاری۔ خزرجی سلمی۔ آپ کل مشاہد میں سوائے تبوک اور بدر کے رہے آپکو احد میں (۱۱) زخم لگے۔ آپ شاعر تھے۔ حضرت رسول پاک صلعم کے (۳) شاعر ہوئے ہیں۔ (۱) حسان۔ یہ حسب نسب کے بیان کرنے میں کمال رکھتے (۲) دوسرا۔ ابن رواحہ۔ یہ کفر سے غیرت و عار دلاتے (۳) تیسرا کعب۔ یہ عذاب خدا سے ڈراتے۔ آپسے صحیحین میں (۳) بخاری میں (۱۱) مسلم میں (۲) ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے بیٹے عبداللہ عبدالرحمٰن ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں سنہ ۵۰ھ کو بعمر (۷۰) ہوئی

(۱۷۹) ابومحمد کعب بن عجرہ۔ قضاعی۔ بلوی۔ انصاری۔ آپ آخر میں اسلام لائے اور بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۲) احادیث

نہ کرتے تہے آپ کی وفات کے بعد ہزار زرہین آپ کے خزانہ مین موجود تہین ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاداؤد اناجعلنٰک خلیفۃً فی الارض یعنی ای داؤد ہم نے تجھکو زمین مین نائب ملک کیا کہا سلیمان نے خلیفہ وہ ہے کہ عدل کرے رعیت مین اور تقسیم کرے درمیان اون کے برابر اور شفقت کرے اون پر جیسے کوئی شفقت کرتا ہے اپنے اہل پر اور حکم کرے ساتھہ کتاب اللہ کے ۔ اور روایت ہے کہ جو حاصل کرے مسلمانون کی زمین مین سے ایک درم یا کم یا زیادہ پھر رکھے اوس کو غیر حق مین تو وہ نہ بادشاہ ہے نہ خلیفہ ۔

چالیس سال آپ نے خلافت کی اور بحکم خداوند تعالیٰ آپ نے شہر یروسلم مین مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی تعمیر شروع کردی تہی اور خود معہ احبار بنی اسرائیل اوس کے بنانے مین مشغول تھے مگر اختتام کو نہ پہونچی کیونکہ بعمر ۶۰ سال سنہ ۵۳۵ موسوی بعد ہبوط آدم سنہ ۴۴۳۲ شمسی مین روضۂ رضوان کو تشریف لے گئے ہمراہ جنازہ کے سوا ے خلق اللہ کے ۴۰ ہزار راہب تہا اور بحکم حضرت سلیمان علیہ السلام طیور نے آفتاب کی تمازت کے باعث جنازے پر سایہ کیا تہا ۔

حضرت سلیمانؑ

اللہ صاحب ۱۹ سیپارہ کے سورۂ نمل کے دوسرے رکوع مین ارشاد فرماتا ہے ۔ اور ہم نے دیا داؤد اور سلیمان کو ایک علم اور دونون نے کہا شکر ہے اللہ کا جس نے

ہم کو بڑھایا اپنے بہت بندون ایمان والون پر اور وارث ہوا سلیمان داؤد
کا اور بولا لوگو ہم کو سکھائی ہے بولی اوڑتے جانورون کی اور دیا ہم کو ہر چیز
مین سے بیشک یہی ہے بڑائی صریح (یعنی وارث ہوا نبی ہوا اور بادشاہ
ہوا باپ کی جگہ) اور جمع کئے سلیمان کے پاس اوس کے لشکر جن اور انسان
اور اوڑتے جانور اون کی مسلین ہین یہانتک کہ جب پہونچے
چیونٹیون کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیون گھس جاؤ اپنے
گھرون مین نہ پیس ڈالے تم کو سلیمان اور اوس کا لشکر (اور اون کو خبر
نہ ہو چیونٹی کی آواز کوئی نہین سنتا مگر اون کو معلوم ہو گئی) پھر مسکرا کر
ہنس پڑا اوس کی بات سے اور بولا اے رب میرے میری قسمت مین دے
کہ شکر کرون تیرے احسان کا جو تو نے کیا مجھپر اور میرے مان باپ پر
اور یہ کہ کرون کام نیک جو تو پسند کرے اور ملالے مجھکو اپنی مہر سے
اپنے نیک بندون مین اور خبر لی اوڑتے جانورون کی تو کہا کیا ہے جو مین
نہین دیکھتا ہدہد کو یا ہو گیا وہ غائب اوس کو مار دون گا زور کی مار یا ذبح
کر ڈالون گا یا لاوے میرے پاس کوئی سند صریح پھر بہت دیر نہ کی کہ ہدہد نے
آکر کہا مین لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تجھکو اوس کی خبر نہ تھی اور آیا ہون
تیرے پاس سبا سے ایک خبر لے کر تحقیق مینے پائی ایک عورت بادشاہی
کرتی اور اوس کو سب چیز ملی ہے اور اوسکا ایک تخت ہے بڑا بیٹھنے کا۔
ایسا تکلف کا کہ ویسا اور کہین یا کسی بادشاہ کے پاس نہ تھا۔

آپ حضرت داؤد کے بیٹے تھے بعثت آپ کی بعد ۱۹۲۱ سال طوفان سے

اور رمضان المبارک کو بطن حنانہ سے ہوئی تیرہ سال کی عمر مین آپ خلیفہ
اپنے والد ماجد مرحوم کے ہوئے اور تخت سلطنت آپ کے اور نبوت
اور عیضان زبور سے مزین تھا آپ کے والد نے جب آپ کو خلیفہ کرنا
اپنی جگہ چاہا تو فرمایا آپ نے کہ آپ بسبب محبت فرزندی کے مجھے خلیفہ
کرتے ہو یا اللہ تعالی کے حکم سے حضرت داؤد نے کہا کہ بسبب محبت
فرزندی کے کرتا ہون آپ نے اوس کے قبول کرنے سے انکار کیا
یہانتک کہ اوسکا حکم کرے اللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ وحی بہیجی
اللہ تبارک وتعالی نے حضرت داؤد کی طرف پوچھنے والا ہون میں بیچ
زبانی تیرے بیٹے سلیمان سے سات باتین پس اگر خبر دے تجھکو تو وارث
کر اوسکو علم اور نبوت کا کہا سلیمان نے کہ پوچھو جو کچھ چاہو کہا داؤد نے
کہ خبر دے مجھکو کہ کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی اور کونسی چیز برف سے زیادہ
ٹھنڈی اور کونسی چیز ہاتھ لگانے مین ریشم سے زیادہ نرم ہے اور
کونسی چیز ہے کہ نہین دکھائی دیتا نشان اوسکا صاف چیزون اور کونسی
چیز ہے کہ نہین معلوم ہوتا اثر اوسکا پانی مین اور کونسی چیز ہے کہ نہین
دکھائی دیتا اثر اوسکا آسمان مین اور کون قریب رہتا ہے ازلی اور حقائق
مین کہا سلیمان نے کہ شہد سے زیادہ میٹھی چیز تو آسایش اللہ کی
ہے واسطے اللہ محبت رکھنے والون کے آپس مین ہے اور ٹھنڈی چیز
زیادہ برف سے وہ کلام ہے کہ وارد ہوا اولیا اللہ کے دلون پر یعنی الہام
اور واردات الہی ہے اور نرم زیادہ ریشمی کپڑے سے اللہ کی حکمت ہے

جس وقت پہلا دن اوس کو اولیاء اللہ اکبر میں سے ۱۳ اور جسکا نہ معلوم ہو نشان
پانی میں وہ آسمان سے کہ چلتا ہے اور نہیں معلوم ہوتا اثر اوس کے
چلنے کا ۱۵ اور جس کا کہ نہیں معلوم ہوتا نشان صاف پتھر میں وہ چیونٹی
ہے کہ گذرتی ہے پتھر پر اور نہیں معلوم ہوتا نشان اوسکا ۱۶ اور جسکا
نہیں معلوم ہوتا نشان آسمان میں وہ جانور ہے کہ اوڑتا ہے اور نہیں
معلوم ہوتا نشان اوسکا ۱۷ اور جو فرحت رہتا ہے ارزانی اور قحط میں
اور وہ مومن ہے جو خوش رہتا ہے اوس پر کہ اللہ نے دیا شکر کرتا اور جب مبتلا کرتا ہے تو صبر کرتا
ہے بلا میں دل اوسکا حق اور روشن ہوتا ہے — پس آوازہ آپ کی حکمت
کا آپ عالم پر کہ تا قیامت رہیگا عین دنیا اور سچا ہر وقت آپکے جلوس
میں تابع رہتے کر رہے حضرت اپنے والد کے آپ نے گیارہ دن روپیہ
خرچ کرکے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کو نہایت شان و شوکت
سے طیار کرایا جنات اور انسان اور شیاطین سب اوس کی تیاری میں
مشغول تھے یعنی ہر فرقہ ایک کام جداگانہ کے لیے متعین تھا ایک
فریق تعمیر کرتا تھا اور دوسرا فریق جن اور شیاطین عمدہ سنگ مرمر
اور بلور کانوں میں سے کاٹ لاتا تھا اور ایک فریق دریا میں غواصی
کرکے موتی اور مرجان سفید سفید ناکہان اور دیگر عمدہ جواہرات و
عبیر مشک و عنبر و دیگر خوشبوئیں کانوں اور دریاؤں وغیرہ سے
اس قدر لاکے جمع کرتا تھا کہ اوس کی مقدار اور شمار اللہ ہی جانتا ہے
اور ایک فریق سونا لاتا تھا اور ایک فریق چاندی لاتا تھا اور وہاں ایکم

بڑا شہر تعمیر کیا تہا جس مین بارہ محلہ بنائے اور قبیلے بارہ سبط کے ہر
محلہ مین بسائے اللہ تعالی نے دو درخت زرد نقرہ کے بطور انار کے
عنایت فرمائے تھے مسجد مین سنگ مرمر اور سنگ زرد اور سبز اور
بلور کے ستون تھے اور چھت اوسکی جواہرات بیش قیمت کی تختیون
سے جڑی تھی اور دیوارون اور چھتون مین موتی اور یاقوت اور تمام
جواہرات لگائے گئے تھے اور زمین مین تختیان فیروزے کی۔ بلندی
اوس سنگین قبہ کی ۱۸ میل تہی اور اوس قبہ پر ہرن سونے کا تہا
جس کی آنکہین یاقوت سرخ کی تہین اور مسجد کا طول ۲۰۰ گز اور
عرض ۲۰۰ گز اور بلندی ۲۰۰ گز تہی بس نہ تہا روئے زمین مین کوئی اور
مکان روشن تر اور پاکیزہ تر اوس مسجد سے یہان تک کہ اندہیری رات
مین مانند چودہوین رات کے چاند کے چمکتا تہا اور اوسکے مکانات کی
تفصیل کتاب التاریخ مین درج ہے ۷ سال مین یہ تعمیر ختم ہوئی تھی
اور جس روز بن چکی وہ روز عید کا تہا علما بنی اسرائیل کو جمع کرکے
اعلان کیا تہا کہ مین نے بنائی ہے خالصًا لوجہ اللہ تعالی اور بلا شبہ
اس مین ہر چیز خالصًا للہ تعالی ہے اور اوس مین دس ہزار قاری
بنی اسرائیل کے یعنی پانچ ہزار دن مین اور پانچ ہزار شب کو عبادت
کیا کرتے تھے ایک ساعت علما ربانی اور اولیا حقانی سے خالی نہ تہی
تہی ایک مدت تک وہی کارخانہ رہا بخت نصر شاہ عراق جواہرات اسباب
لوٹ لیگیا اور اوس کو خراب کیا منجملہ فضائل اوس مسجد کے ایک یہ ہے کہ

اول بحکم خدائے تعالی حضرت اسرافیل نے بعدہٗ سام بن نوح نے بنایا
تہا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زمین پر پہلی مسجد بہی
ہے اور فاصلہ اس مسجد الحرام کا مسجد اقصیٰ تک چالیس سال کا ہے
اور یہ بہی فرمایا کہ جو شخص ارادہ کرے کہ کسی بقعہ بقا جنت کو دیکہون
تو دیکہی اس مسجد الحرام بیت المقدس کو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے دروازہ
آسمان دنیا کا طرف بیت المقدس کے کہولدیا ہے اور جو شخص اس مسجد مین
نماز پڑہے اوس کے لئے ستر ہزار فرشتے ہر روز نازل ہوکر استغفار الٰہی
مین شاغل رہتے ہین اور ایک بالشت بہی زمین اس مسجد مقدس کی خالی
نہین جہان فرشتون نے عبادت نہ کی ہو یا انبیا علیہم السلام نے
سجدہ نہ کیا ہو اور یہ قبلہ جملہ انبیا کا ہے ہمارے رسول خدا صلعم نے ۱۶ ماہ
تک اس مین نماز ادا کی اور یہی زمین قیامت کی ہوگی یہین سے لوگ
جنت اور دوزخ کو جاوین گے اور یہ بہی واضح ہو کہ بسم اللہ شریف کا چار
مرتبہ دنیا مین نزول ہوا ہے اول حضرت آدم علیہ السلام پر جس کی برکت سے
اون کی اولاد نے تمام دنیا کو گہیر لیا اور اپنے قبضہ مین کر لیا مگر بعد وفات
آپ کے لوح محفوظ پر واپس چلی گئی - دویم حضرت نوح پر نازل ہوئی تہی
جس کی برکت سے آپ کی کشتی بلا در طوفان سے محفوظ رہ کر روان رہی
سوم حضرت سلیمان پر جب چاہا کہ تمام روئے زمین پر آپ کی خلافت ہو بحکم
خدائے تعالی حضرت جبریل نے فرشتون کو ہمراہ لے کر تسبیح و تقدیس
سبحانہٗ تعالی کی کرتے ہوئے انگوٹہی بادشاہت کی جسپر بسم اللہ شریف

کندہ تھی اور مثل ستارہ کے چمکتی تہی ۲۷ رمضان شریف یوم جمعہ کو لاکر حضرت
سلیمان کو عنایت فرمائی اور کہا کہ مبارک ہو آپ نے خوش ہو کر جمیع بنی اسرائیل
کو ہمراہ لے کر سجدۂ شکر ادا فرمایا اس انگوٹھی مین بخط نور تین سطرین تہین۔
اول مین بسم اللہ شریف دوسری مین کلمۂ طیب تیسری مین محمد رسول اللہ
صلعم جس کے سبب تمام روئے زمین کیا جن کیا انس کیا طیور رہوا سب آپ کے تابع
ہو گئے بعد انتقال آپ کے وہ انگوٹھی دنیا سے اوٹھ گئی۔ چہارم ہمارے رسول
خدا صلعم پر نازل ہوئی واسطے ہدایت تمام خلق کے جو قیامت تک قایم رہیگی۔
حضرت سلیمان ہر مہینہ کے اول و درمیان و آخر مین تین تین روز جملہ نور وزہ
رکھتے تہے اور باوصف ایسے زہد کے بوجہ طاقت بشری کے ایک ہزار
محل رکھتے تھے جنمین سے تین سو منکوحہ اور سات سو مدخولہ تہین بلقیس
ملکہ و والیہ ملک سبا ملک یمن مین دختر شراجیل بنت ہاہاد اولاد سبا ابن شحب بن
یعرب بن قحطان سے تھی اور ازبس حسین باحشمت تھی اور تخت مکلل جواہرات
و طلا احمر سے رکھتی تہی جسکا طول و عرض ۸۰ گز کا تہا اور اوسنے اپنا ملک
یمن سے قریۂ مبارک تک کہ شام کے گاؤن تھے خوب سرسبز آباد اور گاؤن
بسائے تھے کہ بسبب قرب کے ایک گاؤن سے دوسرا گاؤن نظر آتا تہا۔
اور سفر اونمین بہت آسان بلکہ ایک سیر تھی اور جھیلون کا پانی جو ملک عمان
سے لیا گیا تہا اوس کو سمیٹ کر دو پہاڑون مین روکا تہا اور اوپر نیچے تین
کھڑکیان رکھی تھین کہ جس قدر ضرورت ہو پانی لیا جائے کبھی کمی نہ ہووے
اور گھاٹ پانی پینے کا اوس پہاڑ کے پایان مین تہا ابن عباس سے منقول ہے

کہ سبا صنعا سے تین فرسخ پر تھی اور نہایت سیر حاصل تھی حتیٰ کہ نکلتی تھی عورت ٹوکرا لے کر سر پر باغون مین پس بھر جاتا تہا ٹوکرا طرح طرح کے میوون سے بغیر ہاتھ لگائے کسی چیز کے اور پاکیزگی ایسی تہی کہ وہان نہ مچھر تھا نہ مکھی نہ پسّو نہ بچھو نہ سانپ اور کوئی غربا رہے وہان جاتا تہا تو اوس کے کپڑونکی جوئین مر جاتی تہین بلقیس کو حضرت سلیمان نے آصف بن برخیا سے خط لکھا کر بذریعہ ہُدہُد کے بھیجکر بلوایا اور مسلمان کیا اور اپنے نکاح مین لائے جس کی مفصل کیفیت ہمارے مشفق احمد خان صوفی اکبر آبادی مرحوم نے مثنوی بلقیس و سلیمان فارسی نظم مین تحریر فرمائی ہے جہان کہین آپ کا لشکر پڑتا تہا وہان دس فرسنگ مین لشکر اور پچیس ۲۵ فرسنگ مین دیو و پری ٹھیرتے تھے۔ القصہ جب حضرت سلیمان محکمہ عدالت پر بیٹھتے تھے تو حضرت آصف وزیر اعظم تخت کے سامنے کرسی پر بیٹھکر فیصلہ معاملات کرتے تھے اور چار ہزار عالم دست راست پر اور چار ہزار خواص اور چار ہزار جن و پری کمربستہ خدمت مین اور پرندے اوس مجلس پر اپنے پرون کا سایہ ڈالتے تھے اور وقت زوال تک عدالت مین رہتے اوس کے بعد دیوان محل مین رونق افروز ہوتے اور باورچی خانہ مین بارہ ہزار باورچی تھے اور سات سو گاڑی آٹا اور اوسی کے موافق رنگ برنگ کے سالن پکتے اور راہگون کو کھلاتے تھے اور ایک پیالہ پر کہ جو مثل حوض کے ہوتا تہا ہزار آدمی بیٹھکر کھانا کھاتے تھے اور دیگین چولہون سے اُتر نہ سکتی تہین سیڑھیان لگا کر اون کے مُنہ تک پہونچتے تھے اُنہین کی بعض دیگین ابتک شام مین موجود

ہین اور خود بدولت کی خوراک صرف دستکاری تہی درختون کے پتون سے زنبیل اور بوریا اور پنکہی بناتے تھے اور اوس کو بیچکر جو کی روٹی مسکینون کے ہمراہ کہاتے تھے دیوون نے آپ کے لئے ایک بساط بنائی تہی جسکا عرض وطول ایک فرسنگ تہا اُسپر چار کرسیان بچہتی تہین اور ایک بساط زرین ساختہٗ شیاطین خداوند تعالی نے آپ کو عطا فرمائی تہی جسکا طول دو فرسخ کا تہا اور اوسپر ایک میز طلائی رکہی جاتی تہی اور اوس کے بائین اور دہنی طرف ہزار ہزار زرین کرسیان رکہی جاتی تہی جن پر علما و اکابر بنی اسرائیل بیٹہتے تھے اور کرسیون کے پیچہے جن و شیاطین وطیور حاضر رہتے تھے اور جہان جانا منظور ہوتا وہان ہوا بہ سہولت اور بے تکان جلد پہونچا دیتی ۔

وہ جو تہے شعبدات شیطان کے	عہد اور ملک مین سلیمان کے
جب کہ وہ شعبدہ ہوئے مشہور	پایا آفاق مین رواج فتور
تب سلیمان نے غضب مین ہو	لے لیا سب سے اون فرشتون کو
ایک صندوق مین مقفل کر	گاڑ دی نیچے تخت کے اندر

قولہ تعالی فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب یعنی نرم وخوش آیند ہوا آپکے تابع تہی جو ایسی تیز نہ چلتی تھی کہ ناگوار ہو اور ہلا مارے پس آپ تخت پر بیٹھتے تھے اور جو بنی اسرائیل آپ کے گرد بیٹھتے تھے وہ آپس مین باتین کرتے تھے ہوا اول و آخر روز مین جہنیے بہر کی راہ پر پہونچا دیتی تہی یعنی اگر اول روز دمشق سے چلتے تھے تو اصطخر جو فارس کا ایک موضع ہے وہان پہونچکر قیلولہ فرماتے تھے اور آخیر روز اصطخر

سے چلنے تورات کو کابل مین رہتے اور بعضون نے کہا کہ صبح کا کھانا رے
مین اور شام کا کھانا سمرقند مین کھاتے۔
دیوون نے آپ کے لئے پردار گھوڑے دریا سے نکالے تھی جو گھوڑے اسوقت موجود
ہین اونہین کی نسل سے ہین۔ روایت ہے عبداللہ بن عمر بن العاص سے
کہ فرمایا آن حضرت صلعم نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت سلیمان تعمیر بیت المقدس
سے تو اپنے رب سے تین چیزین مانگین اُن مین سے دو چیز ہین۔ اور مین
امید کرتا ہون کہ تیسری بھی ملی ہو۔ پہلی چیز کہ نہ سزاوار ہو کسی کے لئے بعد انکی
ملک پس دی گئی اون کو دوسری چیز کہ جو اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز پڑہی
پاک ہو گناہون سے جیسا کہ بچہ مان کے پیٹ سے نکلکر۔ آپ نے بعد تعمیر
بیت المقدس ایک پرتکلف مکان موضع تامہ مین اپنے واسطے طیار کرایا تہا
قلم اپکا کاہنی تہا۔ اور ایک لڑکا رحیم نامی آپ کے تہا چالیس سال تک
فرمان روائی کی اور ۵۲ سال کی آپ کی عمر تھی جس مین ۶ سال بیت المقدس
کی تعمیر مین مشغول رہے۔
ذکر وفات حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت سلیمان بیت المقدس مین برس
برس دو دو برس مہینے مہینے دو دو مہینے کم وبیش اعتکاف کرتے تھے خدام کھانا
پانی وہان پہونچا دیتے تھے ایک درخت محراب بیت المقدس مین ہر صبح اُگتا
تھا۔ اور آپ درخت سے اوسکا نام پوچھتے تھے اور وہ اپنا نام اور خاصیتین
بیان کرتا تہا کہ مین فلان مرض کی دوا ہون اور میرا یہ اثر ہے آپ اُسکو
کٹوا لیتے تھے اور اوس کی خاصیت لکھوا لیتے تھے اور اگر اُگتا تہا لگانے کے

لئے تو اوس کو دوسری جگہ لگا دیتے تھے۔ ایک روز حسب دستور عبادت مین
مشغول تھے کہ ایک درخت زمین سے نکلا اور بعد سوال کے عرض کیا کہ میرا نام
خروف ہے اور خرابی سلطنت میری خاصیت ہے خداوند تعالیٰ نے وحی
بھیجی کہ وقت رحلت قریب ہے حضرت سلیمان نے وصیتین کین اور جو امور
لکھوانے تھے لکھوائے اور جناب الہٰی مین عرض کی کہ میری موت ایک برس
تک جنات اور شیاطین پر مخفی رہے تاکہ اس عرصہ مین جو کام مین نے اون کے
سپرد کئے ہین تیار ہو جاوین دوسری مصلحت یہہ تھی کہ آدمیون کو شیاطین و
جنات کے دعوے سے یہ گمان تھا کہ وہ غیب کی باتین جانتے ہین تاکہ آدمی
جان لین کہ جن غیب دان نہین ہین اور اُنکا دعویٰ باطل ہے پھر آپ نے
غسل کیا اور لباس پاکیزہ پہنا اور حسب عادت محراب عبادت خانہ مین تشریف
لائے اور جس لاٹھی پر نماز کی ہین تکیہ کیا کرتے تھے اُسی پر تکیہ کر کے نماز کو کھڑے
ہوئے قابض ارواح نے کھڑے ہونے کی حالت مین ۵۷۵ھ موسوی مین
روح مقدس کو روضۂ رضوان مین پہونچایا جب تک حضرت سلیمان عبادت
خانہ مین تشریف رکھتے تھے ارکین سلطنت مہمات مُلک کو سنبھالتے تھے۔
اور شیاطین آپ کی ہیبت کے مارے بندگی کے وقت سامنے نہ دیکھ
سکتے تھے اور جب آپکی آنکھ کبھی بے اختیار کھڑکیون مین سے پڑتی تو آپ کو
عبادت مین کھڑا دیکھ کر محنت شاقہ کیا کرتے جب ایک سال پورا گذرا او
دابتہ الارض یعنی دیمک نے اوس عصا کی جڑ کھائی جس کی وجہ سے آپ
زمین پر آگئے اور خبر وفات کی عالم مین مشہور ہوئی سبحان اللہ آپکے حالات

ہے کیا عظمت وشان خداوندی ظاہر ہوتی ہے قادر بیچون نے آپ کی فرمان برداری اور اوس کی یاد اور رجوع پر یہ خوبیان دنیا اور آخرت کی عطا فرمائین کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

رجعام

یہ ایک چشم ایک گوش ایک دست ایک پاؤن رکھتا تہا مگر بدعاے آصف وزیر حضرت سلیمان ع صحیح الارکان ہوگیا اور بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوا مگر سختی کے باعث دس اسباط اسکی اطاعت سے نکل گئے صرف سبط یہودا و سبط بنیامین پر حکومت رہی اور یہہ بعد طوفان نوح ۲۰۲۴ کا وقت تہا۔ بقیہ اسباط کا بادشاہ رجعام ہوا اب سلطنت بنی اسرائیل دو حصون پر تقسیم ہوگئی اور بڑے حصہ کا نام اسرائیلی سلطنت ہوا۔ اور اسرائیلی سلطنت کا پایہ جرون مین قرار پایا اور ۲۰۱ سال مین یکے بعد دیگرے ۱۷ بادشاہ ہوئے اُن مین جو بادشاہ دیندار ہوتا تہا وہ توریت اور شریعت کی پابندی کرتا تہا۔ آخیر بادشاہ سلطنت اسرائیل کا خرقیا تہا اور ۲۲۳۲ موسوی مین یہ سلطنت ختم ہوگئی اور دوسری سلطنت کا پایہ تخت شہر یروسلم ہوا۔ اِن دونون سلطنتون مین جنگ وجدال حرب وقتل جاری رہے اور رجعام کے عہد سلطنت مین سمعناہ نبی تھے۔

ابیاہ

بیٹا رجعام کا تہا بعد انتقال اپنے والد کے تخت سلطنت پر بیٹھا۔

آسا

یہ بیٹا ابیاہ بادشاہ کا تہا بعد انتقال اپنے باپ کے تخت نشین ہوا یہ بڑا دیندار تہا اِس کے زمانہ حکومت مین عزریاہ نبی تھے۔

یہوسفط

یہ بیٹا آسا بادشاہ کا بڑا دیندار تہا اسی کے زمانہ مین الیا یعنی الیاس نبی تھے اور میکیاہ نبی بہی۔

یہورام

یہ بیٹا سیوسفط بادشاہ کا تھا مگر دیندار نہ تھا۔

اخزیاہ

یہ چہوٹا بیٹا یہورام بادشاہ کا تہا۔

یوآس

یہ اخزیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا اِس نے بیت المقدس کی از سر نو مرمت کی تھی اور بڑا دیندار تہا اور بہت خوب سلطنت کی

امصیاہ

یہ یوآس بادشاہ کا بیٹا تہا اور بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا۔

عزریاہ

یہہ امصیاہ بادشاہ کا بیٹا تہا سلطنت کو بہت قوت دی اور حضرت زکریا نبی کے حکم پر عمل کیا بہت بامراد بادشاہ تہا اخیر سنہ ۷۹۹ موسوی مین بحکم خدا انتقال کیا۔

یوتام

یہ عزریا بادشاہ کا بیٹا تھا ملک کو بہت ترقی دی حضرت یونس ؑ اسی کے زمانہ مین گذرے۔

آخز

یہ یوتام بادشاہ کا بیٹا تھا۔

حزقیاہ

یہ آخز بادشاہ کا بیٹا تھا بڑا نیک اور صاحب اقبال تھا بیت المقدس کو نجاستون اور بتون سے پاک کیا اور خدا پرستی کو رواج دیا حضرت یسعیاہ بن عاموس اس کے زمانہ مین تھے۔

منسّی

یہ حزقیاہ بادشاہ کا بیٹا تھا بداعمالی کیوجہ سے بابل مین گرفتار ہو گیا جب وہان تائب ہوا تب واپس آکر سلطنت کی۔

آمون

منسّی بادشاہ کا بیٹا تھا۔

یوشیاہ

یہ آمون بادشاہ کا بیٹا تھا اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا بڑا دیندار اور صاحب اقبال تھا بتون کو توڑا اور بیت المقدس کو پاک وصاف اور توریت کو تلاش کیا چونکہ نسخے بیشمار حوادث مین تلف ہو چکے تھے اس لئے مدت ۱۸ سال تک کہین پتہ نہ چلا آخر خلقیاہ کاہن نے کہین سے توریت کو حاصل کیا۔ ازمیاہ نبی ؑ اسکے زمانہ سلطنت

مین تھے۔

یہواخز

یہہ یوسیاہ بادشاہ کا بیٹا تہا۔ بعد انتقال اپنے باپ کے تخت نشین ہوا۔ تین مہینے گذرے تھے کہ الیاقیم ملقب بہ یہویقیم اس کا بھائی بہ امداد شاہ مصر تخت نشین ہوا۔

الیاقیم ملقب بہ یہویقیم

یہ یوسیاہ بادشاہ کا بیٹا تہا۔ چار سال اس کی تخت نشینی کو گذرے تھے۔ سنہ ۹۵۲ یا سنہ ۹۷۸ موسوی مین ۶۰۱ سال قبل پیدایش حضرت عیسیٰ عم بخت نصر بادشاہ شہر بابل ملک عراق مین تخت نشین ہوا۔ اور ملک شام پر حملہ کیا اور بیت المقدس کو خراب کیا۔ اور بہت سے مشایخ کو گرفتار کیا اور لے گیا۔

یہویاکین

یہہ الیاقیم بادشاہ کا بیٹا تہا ۸ سال کی عمر مین تخت پر بیٹھا اور سوا تین مہینے سلطنت کی بخت نصر لے ۸۰۰ کا وسالہ زرین و نقری اور بہت سے ظروف نقری و زرین اور اسباب بیت المقدس کا لوٹ لیا اور دانیال و عزریل علیہم السلام کو بھی اور لوگون کے ساتھ لے گیا تب صدقیاہ اس کے چچا کو تخت پر قایم کیا۔

صدقیاہ

یہہ یوسیاہ بادشاہ کا بیٹا تہا۔ اس کے زمانہ مین حضرت برمیاہ نبی گذری ہین

اس کے زمانہ مین بخت نصر بادشاہ نے نسخہ توریت کو جلایا اور بیت المقدس کو بہی جلاکر مسمار کیا اور اس جھگڑے مین ہزارہا انبیاء بنی اسرائیل قتل ہوئے یہہ حادثہ سنہ ۵۹۹ موسوی مین ہوا تہا گویا سلطنت کی یوں ہے جن لوگون کے اطوار کو خراب کر دیا تہا وہ آخر برباد ہو گئے اور سلطنت بھی انکے ادبار سے جاتی رہی ستر سال مسجد بیت المقدس اور شہر پایہ تخت حکومت اجڑا رہا اور بخت نصر بھی مرکر خاک ہوگیا۔ بعد فوت ہونے بخت نصر کے **خورس** بادشاہ ایران جو قبل دارا کے تھا ملک بابل پر قابض ہوا اور بنی اسرائیل کو جو چالیس ہزار سے زیادہ تھے اور جن مین حضرت عزیرؑ نبی تھے بذریعہ حکم تحریری واسطے آباد کرنے بیت المقدس کے بھیجا یہہ لوگ بیت المقدس و یروسلم پایہ تخت حکومت کو دیکھ کر آنسو بھر لائے اور ارمیا نبیؑ جو پہلے سے یہین تشریف رکھتے تھے اُن کو بھی نسبت آباد کرنے بیت المقدس کے تحریر کیا۔ مگر حضرت عزیر نبیؑ نے متعجب ہوکر کہا کہ انی یحیی اللہ بعد موتہا یعنی اب یہہ کس طرح آباد ہوگا اور نیند آگئی اور سو گئے اور سو برس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اون کو زندہ کیا کھانا اور پانی جو زنبیل مین تہا وہ بدستور تہا اور سواری کا خچر جو باندھ دیا تھا وہ مرگیا اور اوسکی ہڈیان اوسی شکل پر پڑی ہوئی نظر آئین فرشتہ نے دریافت کیا کہ کس قدر سوئے فرمایا ایک دن یا کچھ کم فرشتہ نے کہا تم پر سو برس گزرے پس آپ کے سامنے وہ گدہا زندہ کیا گیا اور اوسوقت اونھون نے بیت المقدس کو آباد پایا اور کہا کہ اللہ قادر مطلق ہے بعدہ یحییٰ و زکریا انبیاء علیہم السلام نے بیت المقدس کو نئے سرے سے بنایا اور جب بنیاد چنی گئی تو نوجوانون نے خوشی کے نعرے مارے اور

بخت ہے جو پہلے بیت المقدس کو دیکھ چکے تھے چیخین مار مار کر روئے بعد تعمیر کے
شمعون صادق کو وہان کا سردار بنایا اور امام مقرر فرمایا اور حضرت عزیر علیہم السلام
نے جمیع موجودہ انبیاء علیہم السلام کو واسطے جمع کرنے احکام وقصص توریت کے
بطور یادداشت لکھا اور پھر بنی اسرائیل مین وعظ وپند امامت وسرداری کرتے رہے
بہشت مین گدہا اور کتا نہوگا مگر حضرت عزیرع کا گدہا اور سگ اصحاب کہف داخل
جنت ہوگا۔

زکریا بن برخیاع

یہ بیت المقدس کے امام تھے آپ کی بی بی کا نام الیساع تھا حضرت زکریاع
بوجہ نہونے اولاد کے بہت غمگین رہتے تھے کہ بعد کو وارث کون ہوگا ایک روز
حضرت مریم کو بے موسم پھل کھاتے دیکھکر پوچھا کہ کہان سے آیا اونھون نے فرمایا
کہ خدا کی طرف سے ملتا ہے اوسوقت آپ کو خیال ہوا کہ مجھ بوڑھے کو بھی کاش
بے وقت اولاد ملے تو کیا عجب ہے چنانچہ بحکم خدائے تعالی آپ کو تین روز دعاء
مین گزرے اور کوئی کام نہ کیا اوس وقت حضرت جبریل ع نے بیت المقدس
مین آپ کو بشارت دی کہ آپ کے صاحبزادہ ہوگا اور اوسکا نام یحیی رکھنا کیونکہ
تمہارے خاندان مین کوئی اس نام کا نہین چنانچہ ۳۱۰۰ سال بعد طوفان نوح
علیہ السلام کے حضرت یحیی پیدا ہوئے اور آپ کی عمر ۱۰۰ سال کی ہوئی۔
خدائے تعالی تیسرے پارہ سورہ آل عمران کے چوتھے رکوع مین ارشاد فرماتا
ہے کہ یہان زکریا نے اپنے رب سے دعا مانگی اور کہا اے پروردگار مجھے اپنے پاس
سے پاک اولاد عطا کر بیشک تو دعا کا سننے والا ہے پس فرشتون نے آواز دی کہ

درانحالیکہ زکریا محراب مین کھڑے نماز پڑہ رہے تھے کہ تحقیق اللہ تعالی تجھے یحیی کی خوشخبری دیتا ہے وہ تصدیق کرے گا کلمہ کی جو خدا کی طرف سے ہے اور سردار اور نبی ہوگا صالحین مین سے۔

حضرت عیسی روح اللہؑ و کلمۃ اللہ

اللہ صاحب نے سورہ زخرف مین فرمایا وہ کیا ہے ایک بندہ ہے جسپر ہم نے فضل کیا اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے۔ یعنی نہین ہے عیسی مگر بندہ کہ انعام کیا ہمنے اوسپر یعنی ساتھ دینے نبوت کے اور ہمنے اوس کو نمونہ قدرت الہی کا یعنی بغیر باپ کے پیدا کیا جو عجیب وغریب قدرت الہی کا عمدہ نمونہ واسطے بنی اسرائیل کے ہے عیسی معرب الیسوع لفظ سریانی کا ہے آپ حضرت مریم بنت عمران بن ثامان بن الیاد بن یہود بن عزمین بن صادق بن عادور بن یافہم بن اسود بن زروبابل کے بیٹے ہین اور یہہ سلسلہ بیس پشت تک حضرت سلیمان تک پہونچا ہے ۲۲۔ رمضان کو بعد ۱۲۰۰ طوفان نوحؑ کی ناصر ایلیل مین آپ پیدا ہوئے اللہ تعالی نے اپنے فضل سے وہان ایک چشمہ پانی کا ظاہر کیا ملایک نے آپ کو اوس چشمہ مین غسل دیا اور حضرت جبریلؑ نے بحکم رب الجلیل ندا دی کہ اے مریم تیرے واسطے نہر جاری ہوئی اور خشک درخت خرما کے سرسبز ہوئے اب کھا تو خرما تازہ اور پی پانی آپ نے بچپن مین کلام کیا کہ مین خدا کا بندہ ہون اور خدا نے مجھے کتاب دی ہے اور مین خدا کا پیغمبر ہون نجومیون نے اطلاع دی تھی کہ یہہ لڑکا بادشاہ ہوگا اور غیر قومین اوسکی تابع ہونگی۔

مجذوم و مبروص وغیرہ سخت مریضون کو آپ بحکم خدائے تعالیٰ تندرست فرماتے
تھے۔ ثوبان کے ہاتھ پاؤن کٹے ہوئے بند بند ملاکر اپنا ہاتھ پھیرا وہ قدرت الٰہی
سے تندرست اور بینا ہوگیا۔ آپ مٹی کا جانور بناکر دم عیسیٰ اوس مین پھونکتے تھے
وہ جاندار ہوجاتا تھا حضرت سام بن نوح اپنی قبر مین سے آپ کی دعا سے اوٹھے
اور آپ کی رسالت کی تصدیق فرمائی آپ کو کلمۃ اللہ اسواسطے کہا کہ آپ کلمۂ کُن کے
کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ اس لئے کہا کہ مردون کو زندہ کرتے
تھے مائدہ کا آپ پر نازل ہونا غرائب واقعات اور عجائب معجزات سے ہے جو ۲۱۔
رمضان سے اوترنا شروع ہوا تھا ہزار آدمی سیر ہوکر کھاتے تھے اور کم نہ ہوتا تھا
جسکا مفصل حال تفاسیر و کتب سیر مین موجود ہے جب آپ ۳۰ سال کے ہوئے
بعد ۶۲۰ سال نزول زبور کی آپ پر وحی نازل ہوئی اور صاحب کتاب انجیل
ہوئے قلم آپکا رومی تھا حکیم جالینوس آپ پر ایمان لایا تھا۔ آپ نے حواریون کو وصیت
کی تھی کہ بعد میرے ایک نبی اُمی عربی زمین تہامہ مین پیدا ہوگا قوم قریش سے اپنی
اولاد کو بطناً بعد بطن وصیت کرتے جاؤ کہ جو کوئی آپ کو پاوے ایمان لاوے
اس جگہ سے پایا جاتا ہے کہ اہل مدینہ بعض اسرائیلی تھے اور بہت سی وصیتین کین
تھین ۳۳ سال کی عمر مین آپ چوتھے آسمان پر اٹھا لئے گئے اور یہ واقعہ غلبہ
سکندر کے ۳۳۶ سال بعد ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکی طبیعت بشری کو دور
کیا اور طبیعت ملائکہ کی عنایت فرمائی آخیر زمانہ تک فرشتون مین رہین گے
بی بی مریم چھ سال تک زندہ رہین اور ۵۳ سال کی عمر مین انتقال فرمایا مریم کے
معنی عابدہ کے ہین اور حضرت مریم اور بی بی آسیہ بنت مزاحم نساء العالمین سے

ہین حضرت مریم کا مزار ایک غار ما ہین جبل قدس وطور واقع ہے اوس نشیب ہین
اندر بطور باؤلی کے اوترنا پڑتا ہے۔ چار زینہ ایک مختصر چوک تک ہین اور ۲۷ زینہ
بہت چوڑے سنگین ہین جسپر گھوڑے بخوبی اوتر جاتے ہین اوس کے اندر سنگ
مرمر کی آپ کی قبر ہے پہر دن چڑہے اجازت عام ہوجاتی ہے چار فانوس چاندی
کے بسبب اندہیری کے ہر وقت رات دن روشن رہتے ہین۔

حضرت ابراہیم ع حضرت اسحٰق ع حضرت لوط ع حضرت یعقوب ع حضرت راحیل
والدہ حضرت یوسف ع حضرت یوسف ع حضرت موسیٰ ع حضرت داؤد ع حضرت
یونس ع حضرت عیسیٰ ع کے مزارات پر جو چادرین ہر سال جدید تیار ہوکر ڈالی جاتی
ہین اونکا خرچ خزانہ خاص محکمہ اوقاف سلطنت روم سے دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن السلام رضی اللہ عنہ صحابی رسول خدا صلعم

خدائے تعالیٰ ۲۶ پارہ سورہ احقاف کے پہلے رکوع ہین فرماتا ہے کہ گواہی
دیچکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایسی کتاب کی مثل پر وہ یقین لایا اور تمنے
غرور کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا ہے گنہگارون کو مفسرین اور اجماع
جمہور کے نزدیک شاہد یعنی گواہ سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام
ہین اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ یہہ آیت مدنی ہے کیونکہ عبداللہ ابن سلام
مدینہ طیبہ ہین اسلام لائے تھے پس اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام
سے آپکا ہونا یقیناً قرآن مجید سے ثابت ہے۔

زیادتی ہین ہے جس طرح مرقوم		اوس کی وجہ نزول کہ معلوم

ابن مسعود وجعفر تیار
جاتے حبشہ کو تھے کہین اک بار

دونو جاتے تھے وی نجاشی پاس
حسب امر جلیل خیر الناس

جب کیا راہ مین اونھون نے قیام
کہین پیش آئی کاروان شام

اونکے ابن السلام عبد اللہ
اور اہل کتاب تھے ہمراہ

ابن مسعود نے اک آیت جب
اُنکے آگے پڑھی وعید کی سب

یہہ آیت تیرہوین رکوع والمحصنات مین ہے۔

یا ایھا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من
اے کتاب والو ایمان لاؤ اسپر جو ہمنے نازل کیا سچ
قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما
بتاتا تمہارے پاس والیکو پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالین کتنی منہ پھر اولٹ دین اونکو پیٹھ کیطرف۔ یا
لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا ○
اونکو لعنت کرین جیسے لعنت کی ہفتے والون کو اور اللہ نے جو حکم کیا سو ہوا۔

سُن کے آیت یکایک اُس کا دل
دین اسلام پر ہوا مایل

الغرض وہ گیا مدینہ کو
شرف دین سے مشرف ہو

آپ سے عرض اس طرح سے کیا
کہ مین سردار قوم عزت تھا

اہل عزت تھے میرے تابعدار
کرتے تھے میری عظمت اور وقار

ہو اگر اُن کو دعوت اسلام
آج آئے اجابت اُنکے تمام

میرے اسلام کی جو پائین خبر
ہون مسلمان وہ سُنتے ہی یکسر

الغرض آپنے بُلائے وے
اور حسب الطلب وہ سب آئے

بیٹھے پھر چھُپ کے گھر مین ابن سلام
کہ وہ آئے نبی کے پاس تمام

پوچھا حضرت نے اُن سے کا ی مرؤ	جانتے ہو بن سلام کو تم
کس طرحکا وہ آدمی ہے بھلا	تم مین رکھتا ہے مرتبہ کیسا
اسطرح دیا سبہون نے جواب	کہ وہ داناترین ہے بہ کتاب
سید القوم ہے وہ سب کا رئیس	ہم مین اوسکے مطیع اور انیس

روایت ہے کہ یہ احوال اسلام کے پہلے سال کا ہے۔ عبداللہ ابن سلام بنی اسرائیل یوسفی ومو سوی مشہور اولاد امجاد حضرت یوشع بن حضرت نون بن حضرت فراہیم بن حضرت یوسف صدیق اللہ علیہ الصلواۃ والسلام سے تھے اور بہت بڑے صاحب تفسیر اور سارے علما یہود مین بڑے عالم تھے توریت وزبور وانجیل ودیگر صحائف الہٰی سے واقف اور سب پیغمبرون کی حقیقت سے ماہر تھے عبداللہ ابن سلام فرماتے ہین کہ جب مین مدینہ طیبہ مین پہونچا اور رسول مقبول صلعم کا چہرۂ مبارک دیکھا تو یقین کرلیا کہ یہہ چہرہ سچا ہے اور آپ حقیقۃً رسول ہین جنکا وعدہ توریت وزبور وانجیل اور دیگر صحائف مین ہے۔ اُسوقت رسول خدا صلعم سلام علیکم کی ہدایت اور فقرا کو کھانا کھلانے اور درویشون اور محتاجون کے ساتھ غمخواری کے لئے فرمارہے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ قرابت قطع نہ کرنا چاہئے اور جب سب لوگ سوتے ہون اور آرام مین ہون تو اوس وقت خداوند تعالیٰ کی عبادت اور نماز پڑھنا چاہیئے۔ یہہ پہلا وعظ تھا جو آپ نے مدینہ طیبہ مین فرمایا ہے جب آپ بعد فراغ وعظ تنہا مکان مین تشریف لے گئے جہان زمین سے آپ میوے چنتے تھے تو مین بھی ساتھ گیا اور مین نے عرض کیا کہ مین پوچھتا ہون

تین چیزون کا حال کہ نہین جانتا اون کو مگر پیغمبر۔ حدیث کی کتاب صحیح مسلم مین
ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھسے اس نے پوچھا جو کچھ پوچھا اور
حالانکہ مجھکو اسکا کچھہ بھی علم نہ تھا یہانتک کہ خدا نے مجھکو اوسکا علم دیا ایک تو
یہہ پوچھا کہ پہلی نشانی قیامت کی نشانیون سے کیا ہے۔ دوسرے
یہہ کہ اول طعام جو کھاوینگے اہل جنت کیا ہے تیسرے یہہ کہ کیا حال ہے
فرزند کا کہ مشابہ ہوتا ہے اپنے باپ کے یا مان کے۔ پس آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ اول علامت قیامت کی آگ ہے جو لوگون کو پورب سے پچھم
کی طرف ہانک لیجاویگی۔ دوم اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کا جگر گوشہ ہے کہ
نہایت لذید ہوتا ہے۔ سوم اگر مرد کا نطفہ سبقت کرتا ہے تو مشابہ ہوتا ہے
فرزند اوس کے اور اگر سبقت کرتا ہے نطفہ عورت کا تو مشابہ ہوتا ہے
اوس کے پس کہا عبد اللہ ابن السلام نے اشهد انك رسول الله
حقًا یعنی بلاشبہ آپ خدا کے رسول برحق ہین اور ایک روایت مین ہے
کہ کہا اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك رسول الله
پھر کہا کہ یا رسول اللہ یہہ یہود بڑی بہتانی قوم ہے اگر وہ جانینگے اسلام
میرا اس سے قبل کہ پوچھین آپ اون سے یعنی احوال میرا تو بے وقعت
کہینگے مجھکو مین چھپ کر بیٹھتا ہون آپ قبل اطلاع میرے اسلام کے
میرا حال یہود مدینہ سے دریافت فرماوین اور آپ الگ چھپ کر جا بیٹھے
اور پھر یہود حاضر ہوئے حضرت ﷺ نے یہود سے دریافت کیا کہ تم مین
عبد اللہ ابن السلام کیسا آدمی ہے رؤسا شہر نے ایک زبان ہوکر کہا

خَیرُنَا وَابْنُ خَیرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا یعنی نیک ہے ہم مین
اور بیٹا نیک ہمارے کا ہے اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا سردار ہمارے کا ہے
فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم اگر اسلام لاوے عبد اللہ ابن السلام تو کیا کہا
اونہون نے اعاذہ اللہ من ذالک یعنی نگاہ رکھے اوسکو خدا اسلام سے
پس نکلے عبد اللہ ابن السلام یعنی حجرے سے اور کہا کہ اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ پس کہا یہودیون نے
خجالت سے شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا یعنی برا ہم مین ہے اور بیٹا ہے ہماری
بُرے کا۔ پس کہا حضرت عبد اللہ ابن السلام نے کہ یہہ وہی بات ہے
جو مین نے کہی تھی ؎

پھر نکل آئے گھر سے ابن سلام	اور لگے کرنے قوم سے یہہ کلام
دشمنان خدا ہوا سے مردم	کیا محمدؐ کو جانتے ہو تم
انکی نعت و ثنا و وصف و کمال	جملہ توریت مین ہے مالا مال
پس یہ آیت خدا نے بھیجی تب	کہ وہی ہین یہود دشمنا حسب

یہہ آیت دوسرے رکوع الم مین واقع ہے وَاِذَا قِیلَ لَھُمْ اٰمِنُوا
کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ اَلَآ اِنَّھُمْ
ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور جب کہا اُن لوگون کو
کہ ایمان لاؤ اس طرح جس طرح ایمان لائے سب لوگ تو کہا اونھون نے
کیا ہم اوس طرح ایمان لائین جیسے ایمان لائے ہین بیوقوف نہین جانتے
پڑھ کے توریت مثل ابن سلام سمجھے قرآن کو جو راست کلام

آکے حبشہ سے ہمرہ جعفر　　لائے ایمان پیش آن سرور

ظلمت ملک شام سے ہمہ تن　　صبح اسلام سے ہوئے روشن

بعض تفسیر مین ہے یون مسطور　　آل یعقوب اسپہ تھے مغرور

کہ ہین ہم جملہ نسلِ ابراہیم　　موردِ بخشش خدائے کریم

وعدۂ حق ہوا ہے جو موعود　　ہے ہمارے لئے وہ سب معہود

اُن کو سمجھاتا ہے خدا اس طور　　کہ ذرا تو کرو تم اس مین غور

ہمنے وعدہ جو پہلے فرمایا　　نہ تمہاری وہ شان مین آیا

بلکہ اولاد سے وہی ہین مراد　　چلتے ہین راہ ہو کے جو منقاد

اون کے فرزند دو تھے پیغمبر　　ماہ و خورشید سے منورتر

دورا سحاق ایک مدت تہا　　اون کی اولاد مین فقط وہ رہا

اب وہ بہیجا باٰل سمعیل　　دولون کے حق مین تہی دعا خلیل

اور اللہ نے یہہ فرمایا　　کہ ہمیشہ سے ایک دین آیا

بہیجتا تھا جو انبیاء کے تئین　　لاتی سب امتین تہین اسپہ یقین

اب دیا تمنے ہاتھ سے انصاف　　چھوڑ بیٹھے اوسے بضد و خلاف

نہین اوس راہ پر ہو تم زنہار　　ہان مگر جو نہ رکھتے ہین انکار

اُن کو دُنیا کے بیچ خواری ہے　　یعنی جزیہ کی رسم جاری ہے

اور اُن کو ہے آخرت مین نار　　وہ بری مار جسکا ہے نہ شمار

بیشک و ریب حضرت اللہ　　نہین دیتا بقوم ظالم راہ

یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و

اوفوا بعهدی اوف بعهدکم و ایای فارهبون ○ وامنوا بما انزلت مصدقا لما معکم و لاتکونوا اول کافر بہ ترجمہ چوتھے رکوع الم مین ارشاد ہوا کہ اے بنی اسرائیل یاد کرو احسان میرا جو مین نے کیا تمپر اور پورا کرو قرار میرا مین پورا کرون اقرار تمہارا اور میرا ہی ڈر رکھو اور مانو جو کچھ مین نے اوتارا سچ بتاتا تمہارے پاس والے کو اور مت ہو تم پہلے منکر اوس کے یعنی توریت مین نشان بتایا تھا کہ جو کوئی نبی اوٹھے اور توریت کو سچا کہے تو جانو کہ وہ سچا ہے نہین تو جھوٹا ہے پس حق اون نعمتون کا جنکا ذکر ابتدا مین ہو چکا ہے اس وقت کہ نزول کتاب جدید و ظہور سید المرسلین صلعم کا ہے اس لئے تمام خلایق سے پہلے تم کو یہ دین قبول کرنا چاہئے اور بہت ہی جلد اس کتاب و پیغمبر صلعم پر ایمان لانا چاہئے اور اوس کو پھیلانا چاہئے تاکہ بزرگی خاندان کی جو اس وقت تمام عالم پر ہے قایم رہے اور مرتبہ اور منصب محافظت کارخانہ شریعت کا جاتا نہ رہے اور یہ عزت اور بزرگی خداوند تعالی نے حضرت عبداللہ ابن السلام رضی صحابہ رسول خدا کے حصہ مین ازل سے فرمائی تھی اور جو دعوت اسلام مین داخل نہین ہوئے اون سے وہ بزرگی جاتی رہی اور مثل عوام الناس کے ہوگئے۔ چنانچہ سات سو سردار و رئیس جو آپ کے رشتہ دار تھے ایمان لائے اور اقرار کیا۔ ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور رسول خدا صلعم نے سب کو خلعت اسلام سے آراستہ فرمایا اور آپ چندے مدینہ منورہ مین حاضر و جان نثار حضور رہے اور یہ امر

بھی قابل نگارش ہے کہ عرب کا قاعدہ ہے کہ جو شخص کثیر الاولاد یا کثیر المال ہو
یا عمر مین زیادہ ہو یا اولاد انبیاء علیہم السلام سے ہو اوس کو از راہ بزرگی شیخ کہتے
ہین چنانچہ جملہ انبیاء علیہم السلام ونیز پیغمبر آخر الزمان صلعم ابتداءً شیخ مشہور تھے
بوقت خطاب سید المرسلین بحکم خدائے تعالیٰ آپ اور اولاد سیدۃ النساء فاطمۃ
الزہرا علیہم السلام کے سید مشہور ہوئے بقیہ اولاد حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی ہنوز شیخ علوی مشہور عالم ہین۔ اور قوم افغان بھی اپنے کو بنی
اسرائیل کہتے ہین وجہ یہہ ہے کہ شنسب جو غور کا امیر تھا اوس نے بمعیت
قیس عبد الرشید بہ زمانہ خلافت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور
آستانہ خلافت پر حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے اور شنسب نے فرمان
امارت غور کا حاصل کیا اسی وجہ سے شنسبی اور قیسی کا شجرہ برابر ہے جو باہم
برادر بابنی عم تھے اور جنکا نسب آبائے حضرت بنیامین تک پہونچتا ہے۔
اکثر افغانان کی نسل کا نشان انہین دونون مین پہونچتا ہے۔ جو جبل غور سے
زمین قندہار و کابل تا حدود کوہ خیبر و پنجاب و سندہ و بعض بلاد دشت سیاہ
مین پھیلتی رہی شنسب کی اولاد مین مدت مدید تک نسلاً بعد نسل و بطناً بعد
بطن جبال غور کی حکومت رہی۔ ابدالی۔ دُرانی۔ دشتیل اتیجی ترین
زیرک زئی میانہ عثمان زئی آلکوزئی اتمان زئی کنارزئی طاہران
لودی لوہانی نیازی افریدی بہلول زئی یعقوب زئی یوسف زئی
سیدزئی وغیرہ وغیرہ ماہو ۱۹۶ خیل افغانان قرار پائے ہین چنانچہ
۶۸۷ سنہ نبوی سے ۹۶۰ سنہ ہجری تک گیارہ بادشاہ خاص ہندوستان مین

تخت دہلی پر حسب ذیل حکمران رہے۔

سنہ جلوس	نام بادشاہ ہندوستان
۶۸۷	جلال الدین فیروز شاہ خلجی
۶۹۵	علاؤالدین غوری
۷۱۶	شہاب الدین
۷۱۶	قطب الدین مبارک
۸۵۵	بہلول خان لودہی
۸۹۴	نظام خان سلطان سکندر
۹۲۳	ابراہیم خان
۹۴۷	شیر شاہ سور
۹۶۰	سلیم شاہ
۹۶۰	مبارز خان پسر نظام خان
۹۶۰	فیروز خان محمد شاہ عادل ولد سلیم خان

چنانچہ ہندوستان میں مولانا کمال الدین المخاطب مولانا کی اولاد سے گذرے ہیں اور یہ مرید اور خلیفہ مخدوم شاہ حسام الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے تھے اور نہایت صاحب ذوق و شوق تھے اور مولانا مذکور وزیر اعظم سلطان سکندر لودہی تا زمانہ سلطان محمد شاہ تغلق کے دہلی میں بہت صاحب مستعد و صاحب تدبیر اور شیر امور سلطنت تھے بعد وفات محمد شاہ تغلق کے غیاث الدین محمد اسکا بیٹا تخت دہلی پر بیٹھ گیا اور فیروز ملک کو پیغام

یہہ کہا کہ باوجود ہونے وارث سلطنت کے آپ وارث نہین ہوسکتے ۔
اوس وقت مولانا کمال الدین ہی ۲۳ محرم ۷۵۲ھ کو باعث تخت نشینی
سلطان فیروز تغلق ہوئے ۔ اور اوس وقت آپ نے فرمایا کہ جو وارث ہی
وہی بادشاہ ہوگا ۔
اور دسوین صدی مین حضرت قطب الاقطاب شیخ عباد اللہ المخاطب مخدوم
بھکاری رح و شیخ المشائخ شیخ سعد اللہ المخاطب مخدوم سدہاری رح برادر
حقیقی آپ کی اولاد سے ہین جن کے بزرگ سنہ ۳۹۶ ہجری مین قبایل کو لیکر
سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ پنجاب آئے تھے اور سلطان کی طرف سے
ان بزرگون کا نہایت اعزاز واکرام ہوا تھا چنانچہ جب یہہ پنجاب پہونچے
تو غزنوی دلاورون کی جان فشانی اور اون کے ہمراہیون کی جان نثاری
سے یہہ ملک فتح ہوا سلطان نے انکی خدمت سے خوش ہوکر اجازت دی
کہ ملک مفتوحہ مین جہان کی آب وہوا خوشگوار اور موافق مزاج ہو وہان
سکونت پذیر ہون وہ مقام اور نیز منصب موروثی کردیا جاویگا لیکن
چونکہ ان بزرگون نے یہہ خدمات فی سبیل اللہ کی تہین اس لئے اس کا
صلہ دنیا کی بادشاہ سے لینا پسند نہ کیا اور تجارت کو معاش قرار دیا
چنانچہ یہہ دونو بزرگ ملک التجا ہوئے لیکن چونکہ خدارسیدہ تھے اس لئے
عارفان الٰہی کی طلب وجستجو مین رہا کرتے تھے انہین دنون مین حضرت
شیخ الاسلام شیخ سلیم چشتی رح کی شہرت کا ڈنکہ بج رہا تھا جس کی آواز اُن کے
کانون تک پہونچی اور معاً حاضر خدمت ہوئے حضرت شیخ نے ہنوز کسی کو

مرید نہین کیا لیکن جب ایک جوہر قابل اُن کو نظر آیا تو مجبور ہو گئے اور مریدان شیخ کی اولیت کا تمغہ مخدوم بھکاری کو عطا ہوا مخدوم صاحب نے مراتب روحانیہ بہت ہی جلد طے کئے اور بہت جلد شیخ سلیم کے خلیفہ خاص ہوئے جب اونکے کشف و کرامات حضرت شیخ پر ظاہر ہونے لگے تو یہہ رائے ہوئی کہ مخدوم صاحب کو کہین اور بھیجا جائے تاکہ دور افتادگان بارگاہی اس چشمۂ فیض سے سیراب ہون لیکن مخدوم صاحب کو اوس رہبر حق کی جدائی منظور نہ تھی اس لئے عرض کیا کہ بندہ را تاب جدائی صحبت گرامی نیست واین بندہ ماموریست ہرچہ حکم شود بجا آرد۔ یہہ سُن کر حضرت شیخ نے معاملہ کو رفت گذشت کیا لیکن کچھہ عرصہ کے بعد پھر تحریک کی اور بالآخر ۹۶۲ھ کو لوازم خلافت وولایت کے ساتھہ قلعہ نرور ریاست گوالیار کو روانہ ہوئے اور یہان بندگان خدا کو ہدایت کرتے رہے اور ۹۷۹ھ مین قریب زمانہ وصال حضرت شیخ الاسلام کے حسب الہام غیبی اکبرآباد تشریف لائے اور اکبرآباد مین رشد و ہدایت فرماتے ہوئے ۱۹ محرم ۱۰۱۰ھ کو واصل بحق ہوئے تاریخ وفات بحر معرفت است ہوئی کیا ہندو کیا مسلمان آپکی زیارت سے مشرف ہوتے رہتے ہین اور فیض پاتے ہین۔ بقول حضرت نظامی رحمتہ اللہ علیہ ؎

درو دم رسائی رسانم درود	بیائی بیایم زگنبد فرود
مرا زندہ پندار با خوشتن	من آیم بجان گر تو آئی بہ تن

مخدوم صاحب کے دو صاحبزادے تھے ایک ملک العلما افضل الفضلا

شیخ الشیوخ شیخ محمد صالح اکبرآبادی دوسرے شیخ المشائخ شیخ خواجہ محمود چنانچہ خواجہ محمود قلعہ بزوریں اپنے پدر بزرگوار کی جانشین رہے اور شیخ الشیوخ کے تقدس وکمال کو جو قبولیت عام نصیب ہوئی اوس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پبلک نے ہمیشہ اون کو شیخ الشیوخ کے معزز لقب سے یاد کیا ایسے بہت کم بزرگ ہوتے ہین جن کو پبلک نے اس قسم کا اعزاز دیا ہو اگرچہ مرید اپنے پیرون کی تعریف اور شہرت کے پل باندہ دیا کرتے ہین لیکن حقیقی تعریف و شہرت اوسی کی ہوتی ہے جس کی تقدیر مین ہو چونکہ پبلک کافی طور پر آپ کی قدر کر چکی ہے لہذا آپ کی تعریف و توصیف کو زیادہ طول دینا فضول ہے آپ کے محامد سے خزینۃ الاصفیا مخبر الواصلین - جواہر فریدی وغیرہ کتب معمور ہین شیخ الشیوخ تاحیات اپنے رشد وارشاد و نور باطن سے ایک عالم کو روشن و منور فرماتے رہے آپ تمام علوم عقلی و نقلی کے ایک بحر مواج و دریائے ناپیداکنار تھے - علما ہمعصر آپ کو اپنا پیشوا سمجھتے تھے آپ کی وفات کا قطعہ مصنف مخبر الواصلین نے حسب ذیل لکھا ہے ؎

اوحد ابو د مرشد و استاد	او مرا علم داد ہم ارشاد
شدہ از التفات او بخدا	دار من قبلہ گاہ شاہ و گدا
شکر واحسان او نہان نہ کنم	کافرم گر چنین بیان نہ کنم
وصف او برتر ست از تقریر	مدحش افزون تر است از تحریر
زین جہان رفت با نکو نامی	قدس اللہ سرہ السامی
ماہ ذیقعدہ بود سیزدہم	کہ بآدینہ شد بہ چرخ نہم

سال نقلش بروئے صدق وصواب	شد رقم بود افضل الاقطاب
مرقد او کہ جائے ارشاد است	خاص در شہر اکبر آباد ست
مرقد او زیب تہ خاک است	گنبدش دور چرم افلاک است

اور شیخ المشایخ شیخ سعد اللہ مخدوم سدہاری رح خاص اکبر آباد میں رونق پذیر رہے اور ہزارہا عالم کو فیض پہونچاتے ہوئے انتقال فرمایا ملک الشعراء خواجہ خضر اسرائیلی نے آپ کی تاریخ وصال حسب ذیل فرمائی آپکا مزار گھٹا عظیم خان بیرون صحن (آپکی) تعمیر کردہ میں آپ کی زیارت گاہ عام ہے ۵

چون شیخ سدہاری آن ولی عہد	از قید وجود خویشتن رست
الحق بوصال حق شرف یافت	ستانہ بدوست دوست پیوست
تاریخ وصال او نوشتم	۹۹۴ از بادۂ جام وصل شد مست

ملک العلماء شیخ اولیاء آپ کے خلیفہ تھے اور آپ کے پانچ صاحب زادے تھے۔ شجرۃ الاسلام وشمائل الرسول منظوم کلام آپ کی یادگار زمانہ ہیں اور بعہد سلطنت انگریزی زمانہ اجارہ کمپنی بہادر نواب سہارنپور و مالوہ و فرخ آباد نواب ہائے روہیلکھنڈ و نواب کرنول دکھن قوم افغانان صاحب ملک تھے اور اب بھی بعہد شہنشاہ معظم العینی ایڈورڈ ہفتم قیصر ہندوستان حسب ذیل چند صاحب ملک ہیں۔

جناب امیر حبیب اللہ خان صاحب والی کابل خلف الصدق حضرت ضیاء الملت والدین امیر عبد الرحمن خان مرحوم۔

جناب ملکہ سلطان جہان بیگم بالقابہا والیہ ریاست بھوپال سیہور

جناب نواب بہادر خان صاحب ریاست جوناگڈھ کاٹھیاوار
جناب نواب محمد حامد علی خان صاحب ریاست رامپور روہیلکھنڈ
جناب نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب ریاست ٹونک دیولی راجپوتانہ
جناب نواب محمد اسمٰعیل خان صاحب ریاست جاورہ مالوہ
جناب دیوان شیر محمد خان صاحب ریاست پالن پور بمبئی
جناب نواب جعفر علی خان صاحب ریاست کھمبی بمبئی
جناب نواب صاحب بہادر ریاست منیر پور سندہ
جناب نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب مالیر کوٹلہ پنجاب
جناب نواب محمد حسین خان صاحب ریاست باؤنی بوندیل کھنڈ
جناب نواب محمد منور علیخان صاحب ریاست کوروائی

فہرست سنہ ۱۹۰۳ء سے بدل گئی ہے

و اللہ عالم الغیب و الشہادۃ ھو الرحمٰن الرحیم
و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

نسب نامہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن السلام صحابی رسولخدا صلعم

چہ عبد اللہ کو ابن السلام است	صحابی حضرت خیر الانام است
ز یوشع تا کنون بگذشت اورا	چہار و بست پشت ای ہمدم ما
جناب یوشع ابن نون بودست	زمین از فیض او ممنون بودست

فراہیم ست نون را والد پاک — نبی حق عروجش تا با فلاک
شده صدیق یوسفؑ والد او — نبی پاک ورشک ماه از رو
ابش کان غیرت ماه تمام ست — ورا یعقوب و اسرائیل نام ست
برای انبیا شجره که بودست — ابش اسحٰق ذی اکرام وجود ست
خلیل اللہ والد بود او را — نموده آن بنائے بیت مولیٰ
نوشته اند پشت پنج اکثر — که شد از جدّا و هود پیمبر
ورا از پشت سه نوح پیمبر — نجیّ اللہ جدِّ پاکست و برتر
جدش در چارمی پشت ہمایون — شده ادریس خاص رب بیچون
جدِ عالی آن شیث نبی بود — ولی گویند پشت دویمی بود
صفی اللہ آدم بو البشر ہست — که مسجود ملایک آن پدر ہست
چو اصلش ثابت و فرعش با فلاک — نوشتم تا ہمائے شجره پاک

قطعہ تاریخ کتاب از میر واجد علی صاحب مدرس اسکول ضلع اٹاوہ

کیا نسب نامہ لکھا ہے واہ وا منظور دین — ارمغان جسکا مضاف لفظ اسرائیل ہے
کیون منور ہو نہ ظلمات سلف کی تیرگی — یہ حقیقت تو سراپا نور کی قندیل ہے
کیا تکلف ہے سن عیسی عیان ہر حال سے — یہ مصنف کی لیاقت کیلئے تمثیل ہے
فکر مین ہجری کی تھا ناگاہ سید آ گئی ندا — مادہ تاریخ کا ـ توریت اسرائیل ہے
۱۹۰۱ء
۱۳۱۸ھ

تقریظ مولانا حافظ ابوالفرح محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی

و مہتمم و بانی قیصری یتیم خانہ آگرہ صاحب تصانیف و تالیفات کثیرہ

خدا کی حمد اور اوس کے صادق رسول کی صفت و ثنا رکا دائرہ پرکار امکان سے مرتسم ہونا اسی قدر محالات عقلیہ سے ہے کہ جیسے موضوعات الفاظ کی جدائی اپنے معانی سے اور حرکت فلک الافلاک سے۔ اس ہیچمدان کا علم اور اوس کے معلومات کا اندازہ لَا اُحْصِی ثَنَائَكَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلَیْكَ کے حد پر منتہی ہوکر عرض رسا ہے کہ میرے عزیز محمد منظور الدین ابن محب بی یا مولوی محمد ظفر الدین صاحب ابن مکرمی مولوی محمد صلح الدین صاحب رئیس ابن رئیس اکبرآبادی نے جو کتاب ارمغان اسرائیل اپنی سعی کاملہ سے ایسے وقت میں کہ صدہا قسم کی تاریخ وغیرہ تصنیف ہوچکی ہین ایک عمدہ اور نادر تاریخ انبیاء کی تالیف کی یہ امداد غیبی ہے۔ اور مجھ ہیچمدان نے بعض اوقات ملاقات مین اوس کے باستعانت نظر فرصت قلیل بعض بعض مقامات دیکھے اور درحقیقت مولف سلمہ نے نہایت عرق ریزی و جانفشانی بقدر امکان بشری اور نہایت صحت اور تلاش کے ساتھ کتاب موصوف کو تالیف کیا ہے خداوند عالم مولف کی کوشش مشکور فرماکر ذریعہ یادگار زندگی عالم بنائے میں صرف اس رسالہ مولفہ کی نسبت اتنا لکھنا کافی خیال کرتا ہون۔

الحق لا یخفی و زعن هذه الرسالة فماذا بعد الحق الا الضلال

تقریظ از جناب منشی شیخ وحید الدین صاحب متوطن اٹاوہ

یہ امر محتاج بیان نہین ہے کہ کسی کام کی اصلاح جب تک اوس کے لئے ایک
باضابطہ ہدایت نہو بہت مشکل ہے فی زمانہ چونکہ ہدایت اور رہادیون کا سلسلہ
اسلام کے لئے ختم رسالت کے ساتھ ختم ہوگیا ہے اور بزرگان دین نے بھی
کنج لحد مین گوشہ عافیت اختیار کر لیا ہمارے راستہ پر سے آفتاب اور ماہتاب
کا پرتو جہالت کے بادلون نے روک دیا لہذا ضرورت ہے کہ بجاے قدرتی
روشنی کے مشعل سے کام نکالا جاے یعنی ہم اپنے انبیا اور بزرگان دین کے
حالات کو یاد کر کے اپنے اخلاق کی درستی کی کوشش کرین کیونکہ موجودہ
زمانہ مین جب تک ہم کو (درحالیکہ خود درستی اخلاق کی قابلیت بے انتہا غفلتون
سے نہین رہی ہے) اخلاق حمیدہ کی نظیرین نہ ملین گی ہمارے دماغ مین
خیال مین دل مین ذہن مین وہ باتین پیدا نہین ہوسکتی ہین جو ہماری اصلاح
کا باعث ہون چونکہ انبیا علیہم السلام خلاصہ اور پیشواے عالم ہوئے ہین
اون کے اخلاق سے بہتر ہم کو کوئی نظیر نہین مل سکتی لہذا بہت ضرورت
ہے کہ ہم اپنے پیشواؤن کے حالات کو معلوم کرین اس وقت مین ایسی
کتابون کی بہت ضرورت ہے جن مین انبیا علیہم السلام کے تذکرے اور صحابہ
بزرگان دین کے حالات درج ہون چنانچہ ہمدردان قوم اس کام کو کر رہے
ہین اسی طرح ہمارے محسن قابل مولف نے اس رسالہ کی ترتیب مین اپنا
بیش بہا وقت جو نہایت عدیم الفرصتی کے ساتھ ہے صرف کر کے قوم پر
بہت احسان کیا ہے کیونکہ تواریخ کا مرتب کرنا کوئی سہل الوصول امر نہین
ہے اور وہ بھی ایسی تواریخ جس کے لئے کتب زمانہ سلف سے احتیاط کے

ساتھ استنباط کرنا اور اس اختصار کے ساتھ کہ اگر پوری کوشش نہ کیجاتی تو یہ کتاب دو سو جز سے کم نہ ہوتی چند ورقون مین لے آنا کوئی معمولی بات نہین ہے لہذا مولف کی اس عرق ریزی پر ہزار آفرین کے ساتھ جمیع مسلمانان کی طرف سے حد درجہ کا شکریہ ادا کرتا ہون امید ہے کہ ناظرین اس اداے شکریہ مین مجھسے اتفاق کرین گے اور مولف کے لئے جزاے خیر ملنے کی دعا کرتا ہون اور امید ہے کہ ناظرین بھی آمین کہین گے۔

تاریخ طبع کتاب ارمغان اسرائیل

از نتائج افکار مجدد السنہ مشرقیہ ابوادریس احمد حسن شوکت مدیر اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند و رسالہ پروانہ میرٹھ تحصل اللہ مرادہ فی الدارین۔

کیا خوب تم نے منشی منظور دین لکھی
ہی منطبق کتاب سے سُنت سے یہ کتاب
ہون نغمہ سنج باغ رسالت مین آ کے سب
کی فکر سال جب تو لب قلب سے مرے

تاریخ انبیا کی جو تھی ہادی سُبل
ایمان ہے مومنون کیلئے اسکا جز وکل
بلبل جو اہل دین ہون تو ہو یہ کتاب گل
شوکت دعا یہ نکلی کہ ہو تحفۃ الرُسل

۱۳۲۰ھ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۱۶	سواری سے	سواری پر
۵۳	۱۴	بنے	بنے
۵۶	۱۱	مبین	سبین
۵۷	۶	تہیں	نہیں
"	۱۴	[illegible]	[illegible]
"	۱۶	[illegible]	[illegible]
۵۹	۲	کوہ	کوہ
"	۱۴	[illegible]	[illegible]
۶۰	۷	[illegible]	[illegible]
۶۲	۲	[illegible]	[illegible]
"	۹	[illegible]	لوان
"	۱۵	[illegible]	[illegible]
۶۴	۱۶	آدمی	[illegible]
۶۵	۱۰	قاوس	قاوس
۶۶	۶	[illegible]	[illegible]
"	۱۴	[illegible]	[illegible]
"	۱۵	اریجان	اریجا
۶۹	۴	اسباط	اسباط کو
"	۱۱	مولب	مواب
۷۱	۹	صاحبزادہ	صاحبزادہ دامن
"	۱۰	[illegible]	دو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۱	۱۶	آپ	پہلے ۱۵ سطر صفحہ ۷۲ کے پڑھیے۔
"	۱۷	پندرہ پندرہ	۱۵ ۱۵
۷۷	۸	للبنی	البنی
۸۰	۵	وی	وحی
۸۲	۱۵	یوشت	یوست
۸۳	۵	علیبان	علیہان
"	۶	یحشون	نحشون
"	[illegible]	تارس	تاریش
	۹	سگاں	[illegible]
	۱۰	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸۵	۶	ابن	مابن
۹۶	۱۶	ابلی	اہلی
۹۰	۹	حمام	[illegible]
۹۰	۸	بیا سیہو سقط	بیٹا یہو سقط
۹۹	۲	ی	وي
"	۷	عامرس	عاموس
"	۱۳	یوشیاہ	یوسیاہ
۱۰۰	۳	یہویقیم	یہویقیم
"	۱۴	خزقیل	حزقیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۳	اطوار	دماغ	۱۰۳	۱۴	ملایک	ملائکہ
〃	۱۲	یحیی	یحیی ہذہ	۱۰۴	۱۲	تمہامہ	تہامتہ
〃	۱۳	زندہ	بیدار	۱۰۶	۳	آئی	آئے
۱۰۲	۲	عزیر علیہ السلام	عزیر علیہم السلام	〃	۶	تیرہوین	چوتھے
〃	۸	یہ بیت المقدس	پہلی سطر سے تاآخر مضمون پڑھ کر سطر ۸ کو پڑھو	۱۰۷	۷	فراہیم	افراہیم
				۱۰۹	۱۸	بیوقوف یہ نہین جانتے	بیوقوف سنتا ہے وہی ہین بیوقوف پر نہین جانتے۔
۱۰۳	۱۱	یافہم	یاضم				
〃	〃	زرومایل	زردمادیل				
〃	۱۲	۳۱۰۰	۳۱۰۰ سال				
				۱۱۴	حاشیہ	مزا	فرار

اطلاع

اس کتاب کو بلحاظ جملہ حقوق مؤلف کے کوئی صاحب بلا اجازت صریح مؤلف کے چھاپنے اور شائع کرنیکا قصد نفرماوین اور بجائے نفع کے نقصان حاصل نہ کرین۔ محمد منظور الدین اکبرآبادی غفر اللہ ذنوبہ

کتاب کے ملنے کا پتہ — مقیم ضلع اٹاوہ محلہ کٹرہ پردل خان مکان نمبر ۲۵ ـ علاوہ محصول قیمت فیجلد ۱۲ر

296   ۱-م

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔